RS36.00

قربِ دیدار

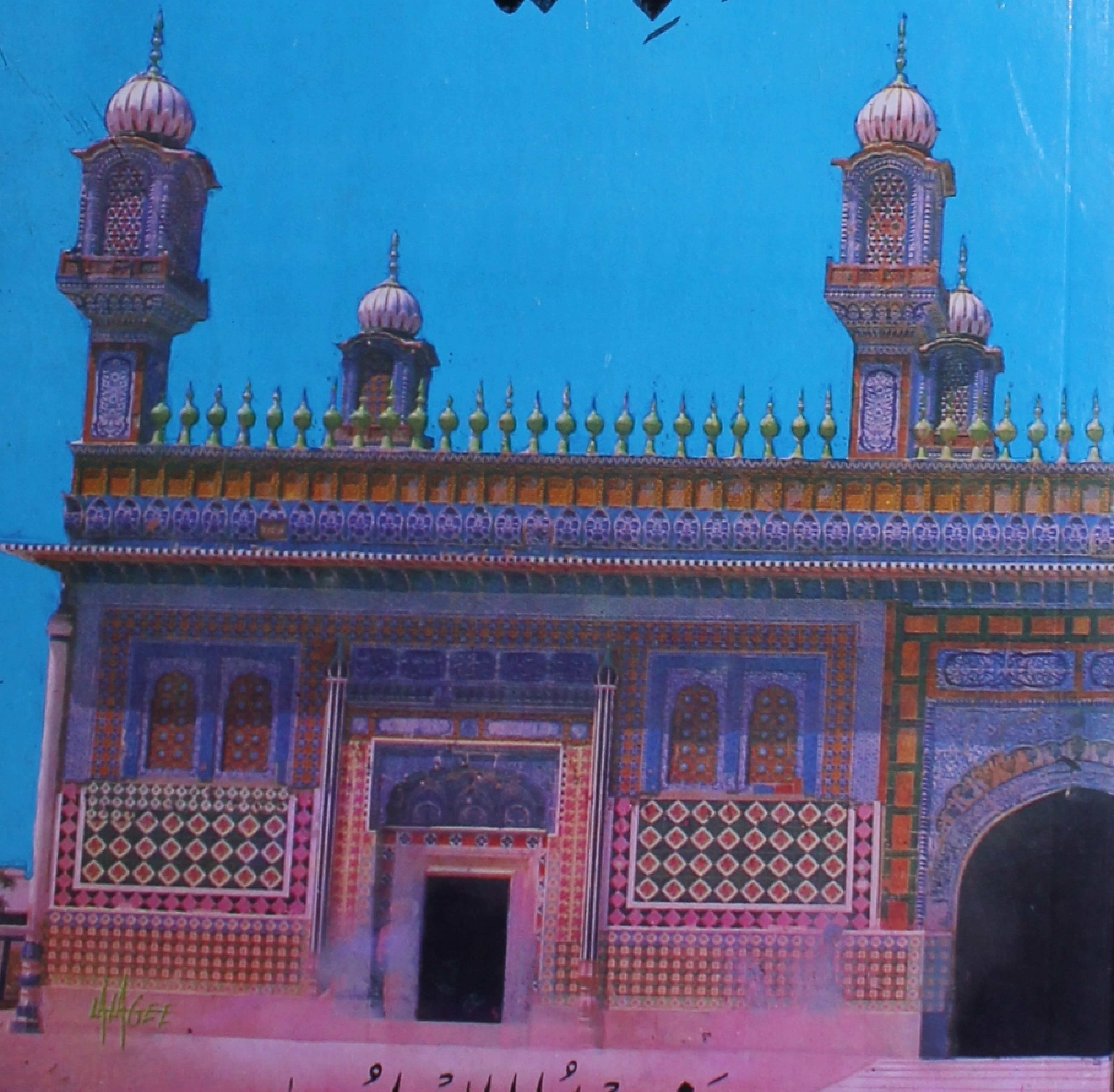

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

Book Series ....
Serial No. ....
Price ....
Date ....

Jamia ...
Bustan-ul Aloom
... Abad Ka...

Marfat.com

روحِ انظار

اردو ترجمہ

قربِ دیدار

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی

پروگریسو بکس

۴۰۔ بی اردو بازار، لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ پبلشرز محفوظ ہیں

ناشر ——— میاں شہباز رسول

پرنٹرز ——— بک پرنٹرز لاہور

مصنّف ——— حضرت سلطان باھوؒ

اشاعتِ باراوّل ——— یکم اگست ۱۹۹۳ء

قیمت ——— 36 روپے

Marfat.com

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	حمد و نعت	۱۷
۲	مرشد کامل کی نشانی	۲۴
۳	فقیر فی اللہ کے مراتب کی تخصیص	۲۵
۴	مراتب کے درجات کی تخصیص	۲۵
۵	صالحین کی نیکیوں کی تخصیص	۲۵
۶	مخلوق کے ذکر کی تخصیص	۲۶
۷	طالب کی تشریح	۲۷
۸	لفظ طالب کی تخصیص	۲۷
۹	مُرشد کی تشریح	۲۸
۱۰	لفظ مرشد کی تخصیص	۲۸

Marfat.com

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۹	صادق طالب اور کاذب طالب میں فرق	۱۱
۲۹	محبوب طالب اور مجذوب طالب میں فرق	۱۲
۳۱	اَمر کا حصول کیسے ہو سکتا ہے؟	۱۳
۳۱	علم ظاہر اور علم باطن میں فرق	۱۴
۳۱	عارف باللہ اور عامل عالم میں فرق	۱۵
۳۲	کشف و کرامت کی تخصیص	۱۶
۳۲	ناقص و مجہول مُرشد کی خامی کا ظہور	۱۷
۳۳	مشکل اور آسان اَمر	۱۸
۳۴	مراتبِ علم میں رجعتوں کا حصول	۱۹
۳۵	فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا حصول	۲۰
۳۵	عالم جاہل کی شناخت	۲۱
۳۵	عارف کے عیب پر نگاہ نہ کرنا	۲۲
۳۶	اصحابِ کہف کے کُتّے کی کیفیت	۲۳
۳۶	تکریم بنی آدم	۲۴
۳۶	محبت کا صلہ	۲۵
۳۶	کامل فقیر کے سونے کی کیفیت	۲۶
۳۷	مقبول عبادت کونسی ہے؟	۲۷
۳۷	قلبی ذکر کی کیفیت	۲۸
۳۷	روحی ذکر کی کیفیت	۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۰	انسان کے مشرف ہونے کی وجہ	۳۷
۳۱	چوبیس حروف کی تحقیق	۳۸
۳۲	حجابات کی دوری کی وجوہات	۳۹
۳۳	مخفی خزانہ کا انکشاف	۴۱
۳۴	موت فقیر کے لیے کیا ہے؟	۴۳
۳۵	کامل قادری کی نشانی	۴۴
۳۶	تصوّر کیا ہے؟	۴۴
۳۷	ہست سے نیست ہونا	۴۵
۳۸	فنا اور بقا کا راز	۴۵
۳۹	تصوّر کی حکمت	۴۵
۴۰	دو علوم کا انکشاف	۴۵
۴۱	علم کی اقسام	۴۶
۴۲	ملعون کون؟	۴۶
۴۳	جمال و وصال میں شرفیابی کا حصول	۴۶
۴۴	فقیر کامل کا طالب کی تکمیل کرنا	۴۷
۴۵	معرفت و وصال کے لیے حجابات	۴۸
۴۶	پہلی لذت	۴۸
۴۷	دوسری لذت	۴۸
۴۸	تیسری لذت	۴۸

Marfat.com

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۴۹	چوتھی لذت	۴۹
۴۹	پانچویں لذت کی تخصیص	۵۰
۵۰	ہدایت کی تخصیص	۵۱
۵۰	نورِ ایمانی کے جوہر کا حصول	۵۲
۵۱	ناقص مُرشد اور کامل مُرشد میں فرق	۵۳
۵۱	کامل مرشد کے لیے ترقی کا حصول	۵۴
۵۱	کامل مُرشد کی نشانی	۵۵
۵۲	نفسانی حجابات کی پرواز	۵۶
۵۳	نورِ ذات سے مشرف بنانا	۵۷
۵۳	ذات میں ذات کامل جانا	۵۸
۵۳	صاحبِ ارشاد فقیر کون ؟	۵۹
۵۴	کامل مرشد اور غیر کامل مرشد کی تعریف	۶۰
۵۴	مُرشد اور طالب کا رشتہ	۶۱
۵۵	محبتِ دنیا کی حقیقت	۶۲
۵۵	کبر کی حقیقت	۶۳
۵۵	پاکیزگی قلب کا علاج	۶۴
۵۶	تصورِ اسم اللہ ذات کے اثرات	۶۵
۵۶	ہدایت کی پیروی کے اثرات	۶۶
۵۷	حُجرے میں ریا کی تخلیق	۶۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۶۸	رحمانی تلوار کون ہے ؟	۵۸
۶۹	فقیر کے لیے عین دیدار الٰہی کا حصول	۵۹
۷۰	معرفت کے حصول کی خصوصیات	۶۰
۷۱	ایک دن میں ولایت کا حصول	۶۱
۷۲	معرفتِ الٰہی سے زبان کا گنگ ہو جانا	۶۱
۷۳	بے خوف بندگانِ خدا	۶۱
۷۴	قبر تک اندھا رہنا	۶۳
۷۵	صاحبِ تصنیف کی تاثیرات	۶۴
۷۶	صاحبِ تصورِ صدیق کون ؟	۶۵
۷۷	ارواحِ قبور کو تکلیف دینے کا ثمرہ	۶۶
۷۸	اقسامِ خاموشی	۶۶
۷۹	خاموشی کی قسمِ اوّل	۶۷
۸۰	غریب و شکستہ کی تعریف	۶۷
۸۱	خاموشی کی دوسری قسم	۶۷
۸۲	خاموشی کی تیسری قسم	۶۸
۸۳	خاموشی کی چوتھی قسم	۶۸
۸۴	زبان گونگی ہونا	۶۹
۸۵	اسلام کا سر کیا ہے ؟	۶۹
۸۶	مومن کا تاج کیا ہے ؟	۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۸۷	خاموشی کے مختلف اسرار و رموز	۷۰
۸۸	ولی اللہ کا تعلق باللہ ہونا	۷۲
۸۹	خاموشی کی پہلی قسم	۷۳
۹۰	خاموشی کی دوسری قسم	۷۳
۹۱	خاموشی کی تیسری قسم	۷۴
۹۲	خاموشی کی چوتھی قسم	۷۴
۹۳	عارف کے لیے دیگر مراتب کا حصول	۷۴
۹۴	ذکر زوال اور ذکر لازوال کی تعریف	۷۴
۹۵	ذاکر کے لیے خدائی ثمرات	۷۵
۹۶	سر سے پاؤں تک نور الٰہی کا سرایت کر جانا	۷۶
۹۷	قلبی ذاکر کی خصوصیات	۷۶
۹۸	کامل فقیر کے مراتب	۷۷
۹۹	پہلا مرتبہ	۷۷
۱۰۰	دوسرا مرتبہ	۷۷
۱۰۱	تیسرا مرتبہ	۷۷
۱۰۲	چوتھا مرتبہ	۷۷
۱۰۳	پانچواں مرتبہ	۷۸
۱۰۴	چھٹا مرتبہ	۷۸
۱۰۵	ساتواں مرتبہ	۷۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۰۶	فقر کی پہچان	۷۸
۱۰۷	فقیر کا خزانہ بخشنا	۷۸
۱۰۸	**تصوّر کی تشریح**	۸۰
۱۰۹	تصوّر کی حقیقت کا انکشاف	۸۰
۱۱۰	اقسامِ تصوّر	۸۰
۱۱۱	تیغِ برہنہ کا حصول	۸۲
۱۱۲	قصّہ خواں کے مراتب	۸۲
۱۱۳	مشاہدات کا حصول	۱۳
۱۱۴	کفر و شرک کی تخصیص	۸۳
۱۱۵	انتہائے فقر	۸۳
۱۱۶	قادری فقیر کی پہچان	۸۵
۱۱۷	**تشریح ذکرِ قلب**	۸۶
۱۱۸	زندگیٔ قلب	۸۶
۱۱۹	بیدارِ قلب	۸۶
۱۲۰	بقاءِ قلب	۸۶
۱۲۱	قوتِ قلب	۸۶
۱۲۲	توفیقِ قلب	۸۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۲۳	قلب کی حقیقی کیفیت	۸۶
۱۲۴	اسمِ اعظم اور اسمِ اللہ ذات کی تاثیرات	۸۷
۱۲۵	مثنوی	۸۹
۱۲۶	غزل	۸۹
۱۲۷	غزل	۹۰
۱۲۸	ابتدائے قادری کیا ہے ؟	۹۱
۱۲۹	سروری قادری طالب کی پہچان	۹۱
۱۳۰	باطنی توجّہ کے اثرات	۹۲
۱۳۱	باطنی درویش کون ؟	۹۲
۱۳۲	کامل مرشد کا ایک اور کمال	۹۳
۱۳۳	طالب کی اعلیٰ مقام تک رسائی	۹۳
۱۳۴	طالب الٰہی کی کیفیت	۹۳
۱۳۵	حقیقت کی کسوٹی	۹۴
۱۳۶	حضورِ الٰہی کا حصول	۹۴
۱۳۷	حضرت محبوب سبحانی تک رسائی کے ثمرات	۹۴
۱۳۸	فقراء کی تخلیق کا محور	۹۵
۱۳۹	فقراء کا بہشتی خاک سے تخلیق ہونا	۹۶
۱۴۰	صحبتِ نبوی کا دائمی حصول	۹۶
۱۴۱	فقراء کے لیے دو باتوں کا حصول	۹۶

Marfat.com

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۹۷	پہلی بات	۱۴۲
۹۷	دوسری بات	۱۴۳
۹۷	قادری غرق فی الحق کی کیفیت	۱۴۴
۹۸	کامل مرشد کا کام	۱۴۵
۱۰۰	فرض عین اور فرض عرض میں فرق	۱۴۶
۱۰۰	خصوصیاتِ علم	۱۴۷
۱۰	علم کے معانی اور اُس کی حقیقت کی شناسائی	۱۴۸
۱۰۱	سب سے بہتر طریقہ کا حصول	۱۴۹
۱۰۳	فقیر کی روح کی پاکیزگی	۱۵۰
۱۰۴	صادق اور صاحب تصدیق طالب کون ؟	۱۵۱
۱۰۴	بے نیاز ہونا	۱۵۲
۱۰۴	اقسامِ دعوت	۱۵۳
۱۰۵	پہلا موقع	۱۵۴
۱۰۵	دوسرا موقع	۱۵۵
۱۰۵	تیسرا موقع	۱۵۶
۱۰۵	توجّہِ فقیر کے اثرات	۱۵۷
۱۰۵	وارثِ انبیاء کون ؟	۱۵۸
۱۰۶	عارف باللہ کی نشانی	۱۵۹
۱۰۷	ثابت قدمی کی بنیاد	۱۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۶۱	دوسری قسم کے لوگ	۱۰۸
۱۶۲	تیسری قسم کے لوگ	۱۰۸
۱۶۳	دروازہ رحمت تک رسائی	۱۰۹
۱۶۴	عارف کے لیے پریشانی کا حصول	۱۰۹
۱۶۵	**دعوت کی تشریح**	۱۱۱
۱۶۶	عاملِ دعوت کون؟	۱۱۱
۱۶۷	فقیر ناظر کی توجہ کی افضلیت	۱۱۱
۱۶۸	اقسامِ دعوت	۱۱۲
۱۶۹	ملک میں بارش کی کمی ہونا	۱۱۳
۱۷۰	قفل کا کھل جانا	۱۱۳
۱۷۱	ارواح سے جواب باثواب کا حصول	۱۱۳
۱۷۲	ہستی سے نیستی کا حصول	۱۱۳
۱۷۳	**شرح دعوت کل الکمال عین الجمال**	۱۱۴
۱۷۴	غنی فقراء کی شانِ فقیری	۱۱۴
۱۷۵	بنیادِ دعوت	۱۱۴
۱۷۶	ارواحِ فقراء سے ملاقات کا حصول	۱۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۷۷	**دعوت کی تشریح**	۱۱۶
۱۷۹	ارواحِ مومنین کا قرآن خوانی کرنا	۱۱۶
۱۸۰	غیبی خزانوں کا مشاہدہ کرایا جانا	۱۱۷
۱۸۱	علمِ لدنّی کا ورود	۱۱۹
۱۸۲	جمعیت کا حصول	۱۱۹
۱۸۳	فقرِ محمدی سے دوری کا سبب کیوں؟	۱۱۹
۱۸۴	**دعوت کی تشریح**	۱۲۰
۱۸۵	**دعوت**	۱۲۲
۱۸۶	ایک لحظہ میں مشکل کا حل ہونا	۱۲۲
۱۸۷	دعوت کی پانچ چابیاں	۱۲۵
۱۸۸	پہلی چابی	۱۲۵
۱۸۹	دوسری چابی	۱۲۵
۱۹۰	تیسری چابی	۱۲۵
۱۹۱	چوتھی چابی	۱۲۵
۱۹۲	پانچویں چابی	۱۲۵
۱۹۳	ایک لاکھ تیئیس ہزار رہ جنتوں کا حصول	۱۲۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کا نام نامی اسم گرامی سلطان محمد، باہو لقب اور تخلص بھی باہو ہی ہے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی بایزید اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی بی بی راستی تھا۔ آپ کے آبا و اجداد عباسیہ دور کے آخر میں دریائے اٹک کے راستہ کالا باغ پہنچے جہاں خٹک اور جنجوعہ قوم کے ہندو راجاؤں سے مقابلہ کر کے وہ علاقہ فتح کر لیا پھر وہاں سے شہنشاہ شاہ جہان کے عہد میں دلی پہنچے۔ آپ کے والد بایزید محمد بڑے پرہیزگار اور بہادر تھے۔ جب نواب ملتان کا مقابلہ راجہ اروت سے ہوا تو آپ نے بھرے دربار میں راجہ اروت کا سر پیش کیا۔ شاہ جہان اس بات پر بہت خوش ہوا اور شور کوٹ میں ایک پورا گاؤں اور پچاس ہزار بیگھہ زمین جاگیر میں دے دی جس کے بعد حضرت بایزید یہیں آباد ہو گئے جس کے کچھ عرصہ کے بعد سلطان العارفین سلطان محمد باہو ۱۰۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب سے پہلے باطنی تعلیم حضرت حبیب اللہ قادری سے حاصل کی۔ اس کے بعد انہیں اس دور کے مشہور استاد پیر عبدالرحمٰن کے پاس دہلی بھیج دیا گیا۔ مصنف "فیض ہدایت" حاجی محمد دین گجراتی کے قول کے مطابق سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دست مبارک پر براہِ راست بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مصنف سلطان بخش قادری اور

Marfat.com

دوسرے تذکرہ نگاروں کے مطابق سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں ایک سو چالیس[۱۴۰] کتابیں تصانیف کی ہیں۔ پنجابی میں ایک کتاب "ابیاتِ باہو" عارفاں دا بادشاہ' چودھری عبدالغفور اظہر لودھیانوی (پرنسپل فارورڈ پنجابی کالج جھنگ صدر) نے مرتب کی ہے۔

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چار بیویاں تھیں پہلی بیوی سلطان بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مخدوم برہاں کے خاندان سے تھی جو جھنگ کے رہنے والے تھے۔ دوسری بیوی حضرت کے اپنے خاندان سے تھی۔ تیسری بیوی اپنے رشتہ داروں میں سے تھی اور چوتھی بیوی ملتان کے ایک ساہوکار کی لڑکی تھی۔ چوتھی شادی کی ایک روایت ہے کہ اس نے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بہاؤالدین ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقبرے میں دیکھا جس کا اس کے دل پر بڑا اثر ہُوا۔ جس وقت آپ مقبرہ سے نکل کر جانے لگے تو اُسی وقت اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئی اور ہاتھوں میں جوتے پکڑ کر ساتھ ساتھ چلتی رہی۔ آبادی سے دُور جا کر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز ادا کرنے کے بعد پیچھے پلٹ کر دیکھا کہ وہ بی بی ننگے پاؤں کھڑی رو رہی ہے۔ آپ نے وجہ پوچھی تو اُس نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اُس وقت آپ سے ملنے کے لیے کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے تھے اُسی وقت اُس بی بی سے آپ نے نکاح کر لیا۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صوفیاء کے اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو اپنے عقائد میں اتباعِ کتاب و سنّت کو اوّلین درجہ دیتے ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کسی ایسے قول و فعل کے قائل نہ تھے جن سے شرعِ محمدی کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ آپ نے تصوّف کے مسائل کو فلسفیانہ رنگ میں پیش کیا۔ لیکن ہر دعوے کے لیے قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی سے دلائل پیش کیے ہیں۔ آپ کی تحریروں کے بارے میں مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے ان کے نزدیک شرع کی حد ہر حال میں سب پر عائد ہوتی ہے چاہے کوئی کتنا ہی بڑا صاحبِ حال کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ وصال کے بعد بھی آپ کا روحانی فیض جاری رہا۔ ایک رحمت نامی چور نے آپ کے مزار پہ پناہ لی اور دعا مانگی پیچھا کرنے والے پکڑنے میں ناکام رہے۔ اس کے بعد رحمت نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ ایک مشہور بزرگ بن گیا۔

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یکم جمادی الاوّل ۱۱۰۲ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ۱۱۸۰ھ میں سیلاب کی وجہ سے مزار میں دراڑ پیدا ہو گئی۔ وہاں سے تابوت نکال کر قصبہ چھیناں میں دفن کیا گیا۔ پھر سیلاب کی وجہ سے دوبارہ خطرہ پیدا ہو گیا۔ ۱۳۲۶ھ میں تیسری دفعہ ماہ محرم میں موجودہ عبدالحکیم میں دفن کیا گیا۔ آپ کی والدہ محترمہ بی بی راستی اور والد بایزید کے مزار شور کوٹ میں ہیں۔ حاضرین دربار میں یہ مشہور ہے کہ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری پہلے سے ان کے والدین کے مزاروں پر حاضری دینا ضروری ہے۔

جناب ابوالطیب **محمد شریف عارف نوری نقشبندی** (میرووالی) نے تصوف کا مذاق رکھنے والوں اور تصوف کے موضوع سے آگاہی کے آرزومند قارئین کے لیے زیر نظر کتاب **رُوحِ انظار** اُردو ترجمہ **قربِ دیدار** کی ترتیب و تھذیب کا علمی کارنامہ انجام دیا ہے۔ طریقت پسند قارئین میں یقیناً یہ کتاب ہر دلعزیزی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ ہمارے صلحائے متقدمین کی خدمات اس فیضانِ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہیں جن سے نسلاً بعد نسلٍ اُمتِ مسلمہ کے قارئین لازماً مستفید ہوتے رہیں گے۔

سیدہ رحیم غیاث ایم اے
چیئر پرسن ظہوری اکیڈمی
بادامی باغ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا شکر و احسان ہے جو جمیع عالم کا پالنے والا ہے۔ جمیع مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے۔ سب کو روزی دینے والا ہے۔ لم یزل اور لایزال ہے۔ دونوں عالم میں اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس کے بعد اُس نبی مرسل کی نعت جو اُمتِ شقی کا پیشوا ہے شفیع۔ انبیاء میں بزرگ ترین محمد اصفیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہیں ؎

شد ہر یکے را صورتش نور از نبی
نور حاضر نور شد عارف ولی

ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تمام صورتیں بنیں۔ اے ولی عارف موجودہ نور نور ہو ا۔

نور نبی از نور اللہ لا زوال
مشتاق مخلوقات بر نورش جمال

ترجمہ: رب لم یزل کے نور سے نبی کا نور ہے تمام مخلوقات ان کے نوری جمال کی مشتاق ہے

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِبَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

Marfat.com

اِس کے بعد غلام عارف کامل، خانہ زاد، باطن آباد، قادری سروری اُویسی تلمیذ الرحمٰن، فقیر باھو ولد بازید عرف اعوان، طالب بامطلوب، مُرید لایُرید ساکن قلعہ شورکوٹ عرض کرتا ہے کہ میں نے اہلِ تحقیق، اہلِ زندیق، اہلِ تقلید اور اہلِ توحید کے واسطے چند مُفید کلمات جمع کیے ہیں جو ایک کامل کسوٹی ہیں نہ کہ ناقص۔

کتاب ہذا رسولِ القُطب، قطب الاقطاب، حق و باطل میں فرق کرنے والی صحیح جواب باصواب، معرفت و فقر کا مغز، مختصر ہدایت، اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمِ ذات کے تصوّر کے مجموعہ کی فہرست ہے، اس کی قرأت کرنے سے ذات کے حقیقی نُور اور خاص الخاص تجلیات کا دیکھنا اور قربِ حق کی حقیقی توفیق کا حصول ہوتا ہے۔

نیز اس کتاب کے مطالعہ سے توجُّہ، تفکّر، تصرُّف، تصوُّف، ذکرِ فیض، فنائے نفس، مراقبۂ مجلس، اللہ کے نبی کی ملاقات، تجرید، تفرید، حضوری الہام مع اللہ، کلیم اللہ اور نظر کی تاثیر کا حُصول ہوتا ہے۔ اس کا قاری صراطِ مستقیم کی انتہا کا مشاہدہ کرسکتا ہے، قُم باذن اللہ پر عیسیٰ رُوحُ اللہ کی طرح صاحبِ قُدرت ہوجاتا ہے۔

نیز کتاب ہذا بطور وسیلہ بمنزلہ خضر ہے اس کی قرأت سے ظاہر و باطن، نص اور حدیث کے موافق ہوجاتے ہیں اور فنافی اللہ بقا باللہ کے ہر نوع کے چھوٹے بڑے طبقات کی شناسائی ہوجاتی ہے۔

کتاب ہذا کو میں نے قربِ دیدار کا نام دے کر غرق فی التوحید، نور ذات لاہوتیت دیدارِ ربُوبیت قادری اور کامل کنجی کا خطاب دیا ہے۔

اگر باطن میں اِلّا اللّٰہ کے ذاتی قربِ دیدار، اور اللہ جل مجدہ الکریم، مدنظر اور مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری وغیرہ، مراتب اسمِ ذات اَللّٰہ کے تصوّر کے حاضرات سے باطنی راہ میں نہ ہوتے تمام سالک بھٹک جاتے۔

ہر کہ منکر می شود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود آں رُو سیاہ

Marfat.com

ترجمہ :۔ جو اس خاص راستے کا منکر ہوا تو وہ کالے چہرے والا آخر کار کافر ہوا۔

اسمِ ذات اَللّٰہ کے تصوّر کا راستہ انبیاءؑ اولیاء کا نتیجہ ہے جو صاحب علم اور صاحبِ حلم کو نصیب ہوتا ہے اور حلیم اسمِ ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ حق الیقین اہلِ حق کی شریعت کا قاضی، اُن اشخاص سے جو تمام عالم کے پالنے والے سے مشرف ہوں موت کے چار گواہوں کو طلب کرتا ہے :۔

۱۔ اوّل یہ کہ اگر کوئی شخص خواب میں ذات باری تعالیٰ کا مشاہدہ کرے تو شریعت کے مطابق جائز و روا ہے اس طرح کا خواب معرفتِ وصال کا خواب ہوتا ہے نہ کہ عام خواب و خیال۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ینام عینی ولا ینام قلبی (میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا) نیز ارشاد فرمایا النوم اخوۃ الموت (موت نیند کی بہن ہے)۔ جو شخص زندہ دل اور مذکور کے ذکر سے باشعور ہے اس کا خواب گویا حضوری سے جواب باصواب ہوتا ہے۔

۲۔ دوم مراقبہ میں دیدار الٰہی بھی جائز اور روا ہے لیکن وہ مراقبہ کچھ اس طرح کا ہوتا ہے جس میں جان جان سے نکل جاتی ہے اور ظاہر کو مُردہ کر کے باطن میں روحانی جسم کے حضور میں لے جا کر حضور سے سوال وجواب کیا جاتا ہے۔ ان مراتب کا حصول قربِ دیدار سے مشرف ہونے پر ہوتا ہے۔ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا موتوا قبل ان تموتو (مرنے سے قبل مر جاؤ) ارشاد باری تعالیٰ اومن کان میتًا فاحییناہ (کیا وہ مُردہ نہ تھا پس ہم نے اُسے زندہ کیا)۔

۳۔ سوم روشن ضمیر کا معرفت کی آنکھ سے عین العین دیدار باری تعالیٰ کرنا کہ جسم روحانی

Marfat.com

سے کیونکہ مشرفِ دیدار اور لامکانی کی مثال قائم نہیں ہو سکتی۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے الموت جسرٌ یوصل الحبیب الی الحبیب (موت ایک پُل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے)۔

جب یہ تینوں مراتب جمع ہو جائیں دل قبہ قبور کی مانند ہو جاتا ہے۔ دل رُوح اور سِر تینوں ایک ہو جاتے ہیں اور خود وہ شخص مشاہدہ حضور میں مغفور وجود والا بن جاتا ہے۔ ایسا شخص عالم و عامل باللہ اور فقیر فی اللہ کامل اور باطن معمور ہو جاتا ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ یخرج الحی من المیت من الحی زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔ یہ مراتب عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ صاحب شریعت اہل ہدایت فقراء کے نصیب ہوتے ہیں۔ بدعتی اس سے بے نصیب رہتا ہے کیونکہ وہ حضرت **محمد رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن۔ اہل شیطان کا تابع اور علماء کا دشمن اور عزازیل کا رقیب ہوتا ہے۔ ؎

ہر کہ منکر گشت ز دیدار اللہ
ہر کہ پوشد حق آں کافر و سیاہ

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا منکر ہے اُس کا فر سیاہ رو سے حق پوشیدہ ہو جاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ (جو شخص دنیا میں نابینا ہے وہ عقبیٰ میں بھی نابینا ہی رہے گا۔

صاحب معرفت فقیر کی نظر اللہ کے دیدار پر رہتی ہے کیونکہ یہی دونوں آنکھیں شاہد ہیں۔ کوئی چیز قلب سے باہر نہیں۔ جو کچھ تو چاہتا ہے کسی اہل دل اور صاحب دل سے طلب کر۔ جو شخص ان لازوال مراتب پر پہنچتا ہے وہ ولی اور عارف باللہ ہو جاتا ہے

Marfat.com

اور اُس کے لیے موت اور زندگی برابر ہو جاتی ہے ان اولیاء اللہ لایموتون بل ینقلبون من الدار الی الدار (تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں) جو شخص صاحبِ معرفت ہے وہ آنکھ والا اور صاحب نظر ہے۔ اس کی نظر اسم ذات اللہ کے تصوّر سے اصلی اور صراطِ مستقیم پر رہتی ہے لیکن بے معرفت بے بصر اور مادر زاد نابینا ہے ؎

دل ز بیدارش بدیدارش دوام
معرفت توحید در دل حق تمام

ترجمہ:۔ دل اس کے دیدار سے ہمیشہ زندہ رہتا ہے توحید کی معرفت اس کے دل میں تیقن ہے۔

لوحِ محفوظ، قرآن کریم، نص، حدیث اور تفسیر کے علوم ضمیر دل کی تختی پر مرقوم کرتے ہیں ؎

ہر کہ را دل زندہ با دیدار شُد
زندہ دل دایم بحق بیدار شُد

ترجمہ:۔ جس کسی کا دل اُس کے دیدار سے زندہ ہوا۔ زندہ دل ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے۔

ایں چُنیں دل شُد مشرف باللقا
ہر کہ را دل زندہ با ذکرش خدا

ترجمہ:۔ ایسے ہی دل ملاقات سے مشرف ہوتے ہیں جس کسی کا دل اللہ کی یاد سے زندہ ہے۔

ایں چُنیں ذکر است ذاکر جاں قلب
ذکرِ قلبی بود ہم رازِ رب

ترجمہ:۔ ذاکر روح و دل سے ایسا ذکر کرتا ہے اور دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

قلب کے تین حرف ہیں۔ ق ۔ ل اور ب
ق سے مراد قربِ الٰہی۔

Marfat.com

ل سے مراد لقائے الٰہی

ب سے مراد بقا باللہ۔

جو شخص ان صفات سے متصف ہے وہ صاحبِ دل ہے نہیں تو اہل کلب۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اس کے لیے یہ مطالعہ باطنی دیدار، معرفت توحید اور قرب حضور سے مشرف ہونے کا وسیلہ بنے گا۔ جو شخص اس طرح پر با اخلاص اسے پڑھے گا اسے دست بیعت، تلقین اور ظاہری مرشد کے ارشاد کی ضرورت نہ ہوگی ۔

خوش بخواں تفسیر با تاثیر تر

از مطالعہ می شوی صاحب خضر

ترجمہ:۔ با کے خواص کی تشریح سمجھ کر پڑھ تاکہ اس کے مطالعہ سے خضر کا مصاحب ہو۔

وعدہ مردانِ خدا رہبر خدا

برد حاضر با حضوری مصطفٰے

ترجمہ: مردان خدا کے وعدوں کا رہبر خدا ہوتا ہے جا دربارِ مصطفوی کی حاضری حاصل کر۔

از نبی تلقین با تعلیم شُد

ذکر قلب معرفت تسلیم شُد

ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین کی تعلیم فرمائی دل کے ذکر سے معرفت تسلیم ہوئی۔

اے با ۔۔۔لب دیدار! باطل نفس کو چھوڑ حق کا رُخ کر ۔

ز ہجرت یک الف یکصد سہ کم بُود

کتابے شد تصوّر را زمحمود

ترجمہ:۔ تقریباً ۱۱۰۳ھ میں حسن تعریف و معرفت الٰہی کے تصور سے ایک کتاب معرض وجود میں آئی۔

عمل شاہی عبیداللہ الہ است

کہ اورنگ زیب غازی بادشاہ است

Marfat.com

ترجمہ:۔ فرمانبردار بادشاہ کا فعل اللہ کا فعل ہے کہ اورنگ زیب غازی بادشاہ ہے۔
طالبِ مولیٰ کے فرض عین ہے کہ مرشد کامل سے جادۂ حق کی تلاش کرے اور سیم وزر نقد وجنس اور گھر بار راہِ للہ دے دے جس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔ (اے صاحبِ ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کے رستے میں سعی کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ) اس وسیلے سے مراد مرشد ہے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مشی عن الراس بدون الاقدام قدموں بغیر سر کے بل چلنا ہے

سر قدم شد قدم را باسر بجو
غرق شو فی اللہ فنا وحدت بگو

ترجمہ:۔ سر قدم ہو گیا تو قدم کو عقل کے مطابق رکھ اللہ میں غرق ہو کر وحدت کی بولی بول۔
حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا غمض عینیک یا علی واسمع فی قلبک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (اے علی اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنو۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مرشد کی دست بیعت بغیر ذکر کی تلقین اور یقین کی تصدیق حاصل نہیں ہوتی خواہ تمام عمر ہی کیوں نہ پڑھتا رہے باطنی معرفت سے دائمی طور پر محروم رہے گا۔ عالم سے ظاہری تعلیم حاصل ہوتی ہے لیکن مرشدِ کامل سے باطن میں معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ دستِ بیعت تلقین کا ارشاد ہے چنانچہ دستِ بیعت کا طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر چار پیر اور چودہ خانوادوں سے فیض بہ فیض عطا بعطا معرفتِ الٰہی کے عارف۔ ذاکر، ذکر، مراقبہ۔ قرب مع اللہ اور حضور سلسلہ وار قیامت تک ایک دوسرے کو پہنچتی رہے گی۔

Marfat.com

جاننا چاہیئے کہ سلطان الفقر کی ابتدا غیر مخلوق نورِ ایمان ہے۔ اور اس کی انتہا غیر مخلوق نورِ ذات رحمان ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کے وجود میں نفس، قلب، رُوح، سِرّ اور نفسی، قلبی، روحی اور سرّی بندگی چاروں ہی مخلوق حجاب ہیں۔ اگرچہ چاروں کے عمل بندگی کا ثواب ہوتا ہے لیکن جب ظلمات نفس، قلب، رُوح اور سر کے حجاب تقلیدی اور ناسوتی وجود سے اٹھ جاتے ہیں تو پھر چوبیس لطائف غیب الغیب کا نور غیر مخلوق اسم اللہ کے ذات تصوّر سے آفتاب کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور سر سے قدم تک ہر ایک اعضاء روشن ہو جاتا ہے۔ قربِ الٰہی اور حضوری حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اہلِ نور کا سخن اور عمل دونوں نور ہوتے ہیں۔ اور ان کا وجود مغفور اور باطن معمور ہوتا ہے ؎

کے تواند بست مثلش راز نور
ہر کہ دیدارش رسد شد با حضور

ترجمہ: نور کے راز کو اس کے مثل کون بیان کر سکتا ہے جس کو دیدار حاصل ہوا حضوری کے ساتھ۔

مُرشدِ کامل کی نشانی

مُرشد کامل وہ ہے کہ جو طالب اللہ کو پہلے ہی دن اسم اللہ ذات کے تصوّر کے شروع میں نور فی اللہ کے مرتبے پر پہنچا دے اور دیدار سے مشرف کر کے صاحب حضوری بنا دے تاکہ طالب کو ریاضت، خلوت اور چلّہ کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اہل حضور لایحتاج کو کیا حاجت ہے کہ ورد و وظائف اور دعوت پڑھے۔ وہ ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ اور مجادلہ سے فارغ ہوتا ہے کیونکہ اُسے عین العین کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

فقیر فی اللہ کے مراتب کی تخصیص

مَیں حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی اصل نسل سے ہوں۔ معرفت، توحید اور قربِ حق سے مشرف ہوں۔ میری اصل حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے نُور سے ہے یہ دونوں مراتب عظیمہ میرے شاہد ہیں کہ ہر وقت اللہ میرے مدنظر ہے اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر اور مشرف بدیدار الٰہی ہوں۔ اس طرح کے مراتب علماء اور اولیاء اللہ، ولی اللہ اور فقیر فی اللہ کے ہیں۔

مراتب کے درجات کی تخصیص

یہ امر یقینی ہے کہ جس طرح ظاہری مراتب کے مختلف درجات ہیں اسی طرح اسم ذات اللہ کا تصور باطنی مراتب ہیں اور ورد وظائف، تلاوت، تقویٰ، طاعت، توفیق، ذکر و فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، کشف و کرامات، ریاضت و مجاہدہ، خلوت، تنہائی، گوشہ نشینی، چلہ کشی، حجرہ وغیرہ سب کچھ عبادات میں شامل ہے۔

صالحین کی نیکیوں کی تخصیص

ملاقاتی علم جادۂ حق ہے اور صالح اعمال کا ثواب ملتا ہے لیکن مندرجہ بالا کام مقربِ حق کے لیے توحید معرفت سے دوری اور مطلق حجاب ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں حسنات الابرار سیئات المقربین (صالحین کی نیکیاں مقربین کے لیے بمنزلہ برائیاں ہیں) ارشاد باری تعالیٰ ہے واذکر ربک اذا نسیت (تو اپنے رب کو اُس وقت یاد کر جب کہ تُو بھول جائے)۔

Marfat.com

مخلوق کے ذکر کی تخصیص

جب محو ہو جاتا ہے تو مخلوق کا تصوّر دل سے مٹ جاتا ہے۔ مخلوق کا ذکر مذکور ظاہری طاعت ہے سو خلقت ظاہری اعمال کو دیکھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ باطنی اعمال کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ان اللہ لا ینظر الیٰ صورکم ولا ینظر الی اعمالکم ولکن ینظر فی قلوبکم و نیاتکم (تحقیق اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے اعمال کو لیکن تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے ۔

جان و دل چیست بمعنی حق ز نور
دل ہمہ چوں نور شد گردد حضور

ترجمہ: دل اور روح کیا ہے سوائے اللہ کے نور کے جب دل مکمل نورانی ہو گیا تو حضور حاصل ہو گئی۔

ہر کہ از خود بگزرد آں یافت
پیشوائے اسم اللہ ساختہ

ترجمہ: جو کوئی اپنے آپ کو معدوم کر لیتا ہے تو اُس کو پا لیتا ہے۔ وہ اپنا پیشوا اسم ذات اللہ کو بنا لیتا ہے۔

(داہیر الکونین)

Marfat.com

طالب کی تشریح

لفظ طالب کی تخصیص

طالب کے چار حروف ہیں:۔

۱۔ ط سے یہ مراد ہے کہ وہ طمع نفس اور دکھلاوے کی طاعت کو تین طلاق دے اور تمام طاعتیں ایک ساعت میں طے کرے۔ طالب حوصلے کا وسیع ہستی میں ہوشیار، خواب میں بیدار اور مشرف نور دیدار ہونا چاہیئے۔ اس قسم کا طالب علم میں عامل اور فیض میں فاضل ہوتا ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ ورنہ ہزار ہا جہلا کو ایک ہی نظر سے دیوانہ بنا دینا بھی دشوار نہیں ہے۔

۲۔ الف سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے محبت و الفت نہ کرے اور نہ ہی مخلوق سے التجا کرے اور ارادہ سے صاحبِ تصدیق اور طالب تحقیق بنے۔

۳۔ ل سے یہ مراد ہے کہ لایحتاج لائق دیدار الٰہی ہو۔

۴۔ ب سے یہ مراد ہے کہ وہ باادب، باوفا، قلب صفا، باحیا، تصرف مال، عارف باللہ اور باوصال ہو۔

Marfat.com

مُرشد کی تشریح

لفظ مرشد کی تخصیص

لفظ مرشد بھی چار حروف پر مشتمل ہے :

۱ ۔ م حرف سے یہ مُراد ہے کہ وہ المومن مراۃ المومن (مومن، مومن کا آئینہ ہے) کا مصداق ہو۔ اللہ کو ایک مانتا ہو اور اسرارِ الٰہی سے واقف ہو، مہربان ہو، ہر ایک ولی اللہ اور نبی اللہ کی مجلس میں پہنچانے والا ہو اور جمعیت جاودانی بخشنے والا ہو ؎

ہیچ نفسے نیست کز آئینہ رو پنہاں کند
دل چو روشن شد کتابے دفتر در کار نیست

ترجمہ : کسی شخص میں یہ طاقت نہیں ہے کہ منہ کو شیشہ سے چھپائے جب دل منور ہو گیا تو دفتر کتاب سے [illegible]

۲ ۔ ر حرف سے مُراد یہ ہے کہ دنیا کی جانب راغب نہ ہو اور نہ ہی آخرت کی طرف متوجہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی ہو۔

۳ ۔ ش حرف سے مُراد یہ ہے کہ وہ لامکانی نورِ قدرت اور اسرارِ سبحانی کا شہباز ہو۔

Marfat.com

۴۔ د حرف سے مُراد یہ ہے کہ اس کا دل توحید فی اللہ کے دریا میں غرق رہے اور دائمی طور پر حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس اقدس کی حضوری اُسے حاصل ہو۔

صادِق طالب اور کاذِب طالب میں فرق

اے جانِ عزیز! صادق و مونس طالب جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے اور کاذِب طالب جان کا دشمن شیطان کی طرح دشمن ہے بلکہ شیطان سے بدتر ہے کیونکہ شیطان تو لاحول پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے لیکن یہ سو بار دفعہ لاحول پڑھنے سے بھی نہیں بھاگتا بلکہ جان لے لیتا ہے۔

باھو گر طالب صادق چو مُرشد را بُپذیر
مے رساند طالباں را با نظر

ترجمہ:۔ اے باھو! اگر طالب صادق نے مرشد کو قبول کر لیا تو مرشد کامل طالبوں کو ایک نظر میں منزل تک پہنچا دیتا ہے۔

مجبوب طالب اور مجذوب طالب میں امتیاز

جاننا چاہیے کہ دنیاوی عزت و جاہ و حشمت کا طالب مجبوب، مردود، مخنث اور بے مقصود ہے۔ عاقبت کا طالب مجذوب اور عاقبت مردود ہے لیکن محبوب طالب کی عاقبت محمود ہے۔ جو شخص ذاتی نورِ معرفت، قربِ الٰہی اور عین العین دیدار سے مشرف ہے وہ دائمی طور محاسبہ کا قاضی خاص کر محاسب نفس کا ہوتا ہے کیونکہ از روئے شریعت قرب دیدارِ الٰہی کے دو شاہد ہوتے ہیں۔ ایک نظر بے مثل دوسرے توفیق ازلی کی قوت سے آگاہ اور ہمیشہ حفظ الٰہی میں محفوظ ہے۔

علم را در درس دیدارش بجو
آنچہ بینی با زباں ہرگز مگو

Marfat.com

ترجمہ: علم کے درس میں اس کے دیدار کو تلاش کر اور جو کچھ تو دیکھے اس کو زبان سے مت کہہ۔

علم را در درس دیدارش بخواں
ہر کہ روشن می شود عین العیاں

ترجمہ: اس کے درس کے دیدار میں علم پڑھ تاکہ یقین کی آنکھ پر روشنی ہو جائے۔

نیست آنجائے مطالعہ قیل وقال
باجمعیت غرق فی اللہ در وصال

ترجمہ: وہ جگہ قیل وقال کے مطالعہ کی نہیں مکمل طور پر اللہ کے وصال میں غرق ہو جا

علم الف و الفتش حق را زبس
آنچہ خوانی غیر حق باطل ہوس

ترجمہ: الف کا علم صرف اللہ الفت ہے اللہ کے سوا جو کچھ تو نے پڑھا وہ باطل اور خواہش نفسانی ہے۔

علم از ذکر است یا ذاکر از علم
علم ذکر تفرقہ سر درد غم

ترجمہ: علم ذکر سے ہے یا ذاکر علم سے ذکر کا علم تفرقہ سر درد اور غم ہے۔

ہر دو را بگذار شو در غرق نور
تا شوی عارف خدا فقرش حضور

ترجمہ: دونوں کو چھوڑ نور میں غرق ہو تاکہ عارف باللہ اور فقر حضوری ہو

خود پسنداں کے شناسند از علم
بے حضوری ذکر ہم خطرات وہم

ترجمہ: خود پسند علم کو کب پہچانیں گے بغیر حضوری کے ذکر میں بھی خطرات و وہم ہیں۔

بہتر کون ؟

فقیر عارف ذاکر اور فاضل بہتر ہے یا فقیر فیاض افضل عالم باطن۔ ظاہری علم سے

Marfat.com

باطنی قلب، قالب اور ہفت اندام پاک نہیں ہوتے جن کا ظاہری وجود علمِ باطنی کے حیطۂ قدرت میں ہے اُسے تمام ظاہری علوم پر بھی دسترس ہوتی ہے۔ خواہ وہ سینہ بسینہ کسی کو علم دے یا کسی سے لے۔ کیونکہ باطنی عالم بہ نسبت ظاہری عالم کے صاحب توحید، عین العیان، عرفان الحق عارف اور غالب ہوتا ہے کیونکہ ظاہری عالم باادب ہوتا ہے اور باطنی عالم فقیر با اَمر۔ ارشادِ باری تعالیٰ واللہ غالب علیٰ امرہٖ (اور اللہ اپنے اَمر پر غالب ہے)۔ ارشادِ نبوی ہے الامر فوق الادب۔

اَمر کا حصول کیسے ہوتا ہے؟

اَمر اسمِ ذات اللہ کے تصوّر سے حاصل ہوتا ہے اور اَدب صفات کا مرتبہ ہے۔ عالم باعمل چراغ کی مانند منور ہوتا ہے لیکن فقیر عارف باللہ۔ فقیر فی اللہ معرفت اور توحید میں سورج کی طرح ہوتا ہے۔ سو چراغ کی کیا ہستی ہے کہ سورج کا مقابلہ کر سکے۔

علمِ ظاہر اور علمِ باطن میں فرق

عِلمِ ظاہر سونے کی مانند ہے اور علمِ توحید و معرفت فولادی تیغ کی مانند۔ سو جو کام فولادی تلوار سے ہو سکتا ہے وہ سونے چاندی سے نہیں ہو سکتا۔

عارف باللہ اور عامل عالم میں فرق

عارف باللہ کا ابتدائی مرتبہ عامل عالم کا انتہائی مرتبہ ہے اور عارف باللہ کی انتہا فقیر کامل کے مراتب ہیں ؎

راہ بسیار است مردم را بقرب حق ولے
راہ نزدیکش دلِ مردم بدست آوردن است

ترجمہ:۔ آدمی کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے بہت سے راستے ہیں لیکن قریب ترراستہ لوگوں کی دلداری کرنا ہے۔

Marfat.com

کشف وکرامت کی تخصیص

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"دل ہاتھ میں لانا ادھوروں کا کام ہے کیونکہ جو دل خطرات شیطانی کا گھر ہو اس کا ہاتھ میں لانا کیسے مفید اور کار آمد ہو سکتا ہے۔ کشف وکرامت میں رہنا ناکمل اور ادھوروں کا کام ہے کیونکہ کشف وکرامت کے سبب رجوعاتِ خلق یادِ حق اور قربِ حق سے باز رکھتی ہے۔ مَردوں کا کام یہ ہے کہ فانی نفس ہو کر بقائے رُوح حاصل کریں اور ہمیشہ عین بعین دیدارِ الٰہی سے مشرف اور اس میں مستغرق رہیں ؎

حواس جمیت طلب کن ز فقر
کہ در فقر اللہ نہاد ایں اثر

ترجمہ: تمام حواس کے ساتھ فقر کو طلب کر کہ اللہ تعالیٰ نے فقر میں یہ اثر رکھا ہے۔

ناقص ومجہول مرشد کی خامی کا ظہور

جو شخص اپنے آپ میں غرقِ عین سے راز کو پہنچائے اسے یاد حواس کی حاجت نہیں راہِ باطنی اور ادھورے اور مکمل کامل اور ناقص سے باخبر ہو اور اگر کوئی شخص کسی کی طرف توجہ ظاہری یا باطنی کرے اور اُسے سر سے لے کر پاؤں تک تمام وجود میں صورت اسم اللہ ذات نقش کر دے اور وہ ذکر کی گرمی سے شب و روز جلے اور کسی اور کو بھی توجہ سے ایسا ہی بنا دے اور اس پر تجلیاتِ لازوال بارش کی طرح برسیں اور اُسے دکھائی دیں تو بھی سمجھ لو کہ یہ ناقص، مجہول اور بے باطن مرشد کی ابتدائی خامی ہے، خواہ وہ علم میں عالم اور فاضل ہی کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

اگر کوئی فقیر یہ سمجھتا ہے کہ اس نے معرفتِ الٰہی اعلیٰ مدارج حاصل کر لیے ہیں تو اس کا یہ استدلال کافی کافی نہیں جب تک یہ تصدیق نہ ہو جائے کہ وہ عیب پوشی کی صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔

ہر کہ واصل گشت با قربش حضور
قرب با قربش رساند ذات نور

ترجمہ: جو کوئی اس کی حضوری کے قرب سے واصل ہو گیا تو اُس کے قرب سے ذات نورانی ہو جاتی ہے۔

مشکل اور آسان اَمر

جس کو مقام قربِ الٰہی ٹھیک طور پر حاصل ہو وہ باتوفیق ہے۔ وہ شخص طالبوں کو ورد و وظائف اور ذکر و فکر میں مشغول نہیں کرتا بلکہ یکبارگی ذات لازوال کے مشاہدہ میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ذکر و فکر کا مرتبہ حاصل کرنا بہت مشکل ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی مجلسِ اقدس کی حضوری اور معرفت الا اللہ میں غرق کر دینا آسان بات ہے جو طالب علم فاضل حوصلے کا وسیع ہو وہ ذاتی نور سے شرف اور دیدارِ حضوری کے لائق ہو جاتا ہے

با خدا یکتا بود ہمراز نور
الہام با الہام قربش با حضور

ترجمہ: وہ خدا کے ساتھ واصل اور نورانی ہو جاتا ہے اسے الہام پر الہام اور قرب حضوری حاصل ہوتا ہے۔

اس قسم کے مراتب اُس شخص کو حاصل ہوتے ہیں جو صاحبِ تصورِ حضور ہو۔ ایسا شخص جس کسی کی صورت کا تصوّر کر کے اسم ذاتِ الٰہی کے نور کے تصرف کے طے میں معرفتِ توحید کے طریق سے جس مقام پر چاہے اَمرِ الٰہی سے پہنچا سکتا ہے بشرطیکہ خود حقیقی فقیر ہو اور نورِ ذات کی معرفت میں غرق اور مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

Marfat.com

کا حضوری ہو ایسا شخص چاہے تو کسی کو مقامِ ازل میں ازل کا تماشا دکھا سکتا ہے چاہے وہ مقامِ اَبد میں اَبد کا تماشا دکھا سکتا ہے۔ چاہے تو مقامِ اَبد میں اَبد کا تماشا دکھائے خواہ عرش سے تحت الثریٰ تک۔ چاند سے مچھلی تک۔ زمین و آسمان کے کل طبقات دنیا و عقبیٰ کے تمام مقامات کا مشاہدہ کرائے، خواہ حور و قصور کا تماشا دکھائے، خواہ معرفت توحید اور ترک و توکل کے مقام پر پہنچائے۔ ارشاد باری تعالیٰ کل یوم ھو فی شان ہر روز وہ ایک خاص حالت میں ہوتا ہے۔

یہ مراتب تصوّر، تصرف، توجّہ اور تفکّر کے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے طالبوں کو جہاں چاہے ناظر مرشد لے جا سکتا ہے۔

مراتب علم میں رجعتوں کا حصول

جاننا چاہیئے کہ مراتب علم میں بہت سی رجعتیں ہیں یعنی دنیاوی درجات۔ اور مراتب ذکر میں آفات کی رجعتیں بے شمار ہیں یعنی رجوعاتِ خلق۔ طریقہ کامل قادری میں نہ دنیاوی رجعت ہے نہ خلقت کی رجوعات۔ کامل قادری انتہاء و ابتداء میں فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اسے لازوال برکات حاصل ہوتے ہیں۔ با مشاہدہ، باوصال اور خاص الخاص ہو جاتا ہے۔ ضرب کلمہ کے ذکر جہر کی آواز سننے والے کو یکبارگی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ ذاکر بے خود ہو کر گر پڑتا ہے اور ستر دنوں تک اسی حالت میں رہتا ہے اور ہر روز ستر نفسانی حجابات دُور ہوتے ہیں۔ پس کامل قادری کو چلّہ اور تنہائی کی کیا حاجت ہے اور اُسے خلل خطرات کا کیا ڈر کیونکہ وہ ذاتِ الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے ؂

مرشدِ توفیق با توفیق بر
مرشدِ نامرد طالب سیم و زر

ترجمہ: جو مرشد فقر کے اوصافِ حمیدہ سے متصف ہوتا ہے وہ باتوفیق مرشد کہلاتا ہے جو بالراست طالب کو روحانی صفائی اور قلب کو روشنی بخشتا ہے۔

Marfat.com

مرشدِ ناظر برد حاضر رسول
معرفت توحید باید حق وصول

ترجمہ: مرشد ناظر کے پاس جا در بارِ رسالت کا حاضر باش ہوتا ہے توحید کی معرفت چاہیے اور اللہ کا وصال۔

فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا حصول

اے جانِ عزیز! سنو راہ باطن، معرفتِ توحید، خدارسیدہ ہونا۔ اور تینوں مراتب یعنی فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا حصول محال ہے کیونکہ ہر ایک مراتب میں طرح طرح کے ذکر، مشاہدات واحوال ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس زمانے میں کوئی ولی اللہ ارشاد۔ دستِ بیعت اور تلقین کے لائق نہیں۔ تو سمجھو کہ وہ شیطانی حیلہ اور ٹال مٹول کرتا ہے اور نفس اسے فریب دے رہا ہے اور وہ متکبر ہے۔ ایسے خیالات معرفت الٰہی سے محروم رکھتے ہیں اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے نصیب ہیں۔ ایسے لوگ جاسوس، راہزن، ڈاکہ زن، غیبت گو، عیب جو ہوتے ہیں اگرچہ ظاہر میں عالم ہوتے ہیں لیکن باطن کے پکے جاہل ہوتے ہیں۔

عالم جاہل کی شناخت

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالم جاہل سے ڈرو تو صحابہ کرام نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! جاہل عالم کون ہوتا ہے۔ فرمایا جو زبان کا عالم ہو لیکن دل کا جاہل ہو۔

عارف کے عیب پر نگاہ نہ کرنا

فقیر عارف باللہ کے عیب ومعصیت پر نگاہ نہ کر بلکہ اس کے قربِ الٰہی کو دیکھ۔ اور

Marfat.com

اور اُس کے باطن اور معرفتِ الٰہی کا خیال کر جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کو غرق کیا، دیوار کو گرا دیا اور پھر بنا دیا اور بچے کو مار ڈالا۔ یہ تینوں کام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں معصیت دکھائی دیئے حالانکہ حضرت خضر علیہ السلام صراطِ مستقیم پر تھے۔ سورہ کہف میں مذکور ہے کہ علم انا اور خود پسندی نے شیطان کو قربِ خداوندی اور حضوری سے دور پھینک دیا۔ ان علیك لعنتی الی یوم الدین (بے شک قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی)۔

اَصحابِ کہف کے کتّے کی کیفیّت

لیکن اَصحابِ کہف کے کتّے کو محبّت نے دوری سے حضوری میں پہنچا دیا۔ تو بھی محبّتِ الٰہی میں کتّے سے کم نہ ہو۔

تکریم بنی آدم

ارشادِ باری تعالیٰ و لقد کرّمنا بنی اٰدم (ہم نے بنی آدم کو مکرم و معزز بنایا)۔

محبّت کا صلہ

حدیثِ قدسی میں ہے عبدی تنعم بی و اٰنس بی انا خیرلك من کل ما سوی اللہ (اے میرے بندے تو مجھ سے محبّت کر اور مجھ ہی سے نعمت میں بسر کر کیونکہ ماسویٰ اللہ میں ہی سب سے بڑھ کر تیرے لیے بہتر ہوں)۔

کامل فقیر کے سونے کی کیفیّت

۱۔ ایک عبادت باقرب اللہ قبول۔

Marfat.com

۲. دوم عبادت فرشتہ، جو پیغام لے جاتا ہے۔

مقبول عبادت کونسی ہے؟

مقبول عبادت وہی ہوتی ہے جو تفکر، توجہ، تصوّر اور تصرّف سے کی جائے اور جس میں قلبی تصدیق اور رُوحی توفیق ہو۔

قلبی ذکر کی کیفیّت

قلبی ذکر یہ ہے کہ دارالفناء سے قطع تعلق کر کے دارالبقاء کا رُخ کیا جائے۔

رُوحی ذکر کی کیفیّت

رُوحی ذکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رویت اور لقاء کا شوق ہو۔

پس معلوم ہوا کہ اگر کامل فقیر سو جائے تو خواب میں بھی نور ذات کے مشاہدہ میں ڈوبا رہے گا اگر بیدار ہوگا تو بھی فانی النفس اور باقی الرّوح ہو کر دیدار کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور جب کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے لقاء و دیدار سے مشرف ہوگا اور جب آیاتِ قرآنی اور احادیث شریفہ کی تلاوت کرے گا تو مشاہداتِ ذات میں حضوری دیدار باشعور دیکھے گا اور دیدار کے مراتب اسے معلوم ہوں گے جن کی مثال بیان نہیں ہو سکتی اسی کو توحید مطلق کہتے ہیں۔

انسان کے مشرف ہونے کی وجہ

انسان اس وجہ سے مشرف ہے کہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ولقد کرمنا بنی آدم

Marfat.com

(ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی) تلاوت کی برکت سے قربِ قرآنی اور ذکر رحمانی حاصل ہوتا ہے۔

چوبیس حروف کی تحقیق

جاننا چاہیئے کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں، دن رات کے چوبیس گھنٹے ہیں اور دن رات میں انسان چوبیس ہزار سانس لیتا ہے سو عارف باللہ اہل قرب اور اسم اللہ ذات کا صاحب تصور شخص کے دل پر قرب الانوار کے تفکر سے چوبیس ہزار دموں میں سے ہر دم نور ذات میں نازل ہوتا رہتا ہے۔ یہ ہے صاحب تصور و تفکر فقیر۔ ایسا شخص معرفتِ الٰہی کا عالم اور فاضل ہوتا ہے اور وہ نور دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ سر سے پاؤں تک ساتوں اعضاء اور تمام جسم کو اس طرح جلاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔ اگر اس وقت جلالیت کے نور سے قہر و غضب کی نظر سے دیکھے تو تحت الثریٰ سے آسمان تک اور قاف سے تا قاف بلکہ دونوں جہانوں کو توحید قدرت الٰہی کی آگ کی تجلی سے جلا کر خاکستر کر سکتا ہے۔ اس بار بردار وجود کے وسیع حوصلے پر صد آفرین کہ اسم اللہ ذات کی توحید کے تصور کی گرمیٔ آتش کو برداشت کرتا ہے اور مخلوق کو ضرر نہیں پہنچاتا حسب ذیل آیہ شریفہ کے مطابق اسم اللہ ذات دونوں عالموں سے بھاری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

ترجمہ:۔ ہم نے جب امانت ارض و سماوات اور پہاڑوں کے سپرد کی تو انہوں نے اس نے اس کے اٹھانے سے اپنی عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے جو ظالم و جاہل تھا اس امانت کے بوجھ کو اٹھا لیا۔

Marfat.com

اسم اللہ بس گراں است بار بر
اسم را برداشت فقرش زود تر

ترجمہ:۔ اسم اللہ بار گراں ہے اور جس نے برداشت کر لیا اُسے بہت جلد فقر حاصل ہو گا۔

اللہ اللہ گفت مردم خاص و عام
ہر کہ کُنہش یافتہ عارف تمام

ترجمہ:۔ ہر خاص و عام اللہ اللہ کہتا ہے مگر جس نے اس کی حقیقت کو جان لیا وہ عارف ہو گیا۔

اسم اللہ بر زُباں گردد رواں
ہر کہ یابد کنہ اللہ شُد عیاں

ترجمہ:۔ اللہ کا نام زبان پر جاری رہتا ہے جس نے اس کی حقیقت کو جان لیا اُس پر اللہ ظاہر ہو گیا۔

اِبتدا اللہ انتہا
از تصوّر اسم اللہ شد بقا

ترجمہ:۔ ابتدا بھی اللہ ہے انتہا بھی اللہ ہے اللہ ہی کے تصوّر میں بقا ہے۔

با تصوّر ذات بر ذاتش نگر
تا شوی عارف خدا صاحب نظر

ترجمہ:۔ اس کی ذات کے تصوّر سے ذات کو دیکھ تا عارف باللہ اور صاحب نظر ہو جا۔

حجابات کی دُوری کی وجوہات

جب تصوّر اسم اللہ ذات کے غلبات کی انتہا ہو جاتی ہے۔ تو جسم کے ساتوں اعضاء رگ و پوست اور مغز اور ہڈیوں میں بلکہ جسم اور جان دونوں میں نور ذات کی تجلیات اثر کر جاتی ہیں اور نور ذات سے یک رنگ ہو جاتا ہے اور یگانگت سر سے پاؤں تک تمام جسم کو اپنی قید کے قبضے میں لے آتی ہے اور تمام نفسانی حجابات

Marfat.com

دنیاوی خطرات اور عزتِ خلق کے حجاب وجود سے اُٹھ جاتے ہیں۔ حواس خمسہ ظاہری بند ہو جاتے ہیں اور باطنی کھل جاتے ہیں۔ بُرے خصائل دُور ہو جاتے ہیں اور مُرغ چہار یعنی چاروں نفس امّارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ اور شہوت کا مرغ، زینت کا مور، ہوا کا کبوتر، حرص کا کوّا ذبح کرتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کا اشارہ اسی جانب ہے قال فخذ اربعة من الطیر۔ کہا چار پرندے لو، جب یہ تمام باتیں ہو چکتی ہیں تو اس کے بعد دل کی ذکر الٰہی کے غلبات سے زُبان کُھلتی ہے اور جوش خروش کرنے لگتا ہے اور مخلوق کی آواز اسے نہیں بھاتی اگرچہ داؤدی گلے کا گایا ہوا ہی کیوں نہ ہو اور مخلوق کے خط و خال کا حسن اسے بُرا دکھائی دیتا ہے خواہ وہ حسن حضرت یوسف علیہ السلام جیسا ہی کیوں نہ ہو اور نفس قلب کا لباس پہنتا ہے اور باطنی طاعت کرنے لگتا ہے ارشاد باری تعالیٰ یوم لاینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم (اس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد۔ البتہ وہ شخص فائدے میں رہے گا جو اللہ کے پاس قلب سلیم لائے گا)۔ اور قلب رُوح کا لباس پہنے گا اور رُوح سِر کا لباس پہنے گی اُس وقت قالب۔ قلب۔ رُوح اور سِر سب کچھ نور ہی نور ہو جائے گا۔ یہ صاحب انتہا کا تفکُّر ہے۔ ایسا شخص ذات نور کے مشاہدے اور قرب الٰہی کے لائق ہوتا ہے چنانچہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفکر ساعة خیر من عبادة الثقلین

ترجمہ:۔ ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے:" دوئی کی آنکھ درمیان سے اُٹھ جاتی ہے اور یگانگت اور یکتائی کی آنکھ سے بے حجاب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

بدریائے محبت را چہ آرائی خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ:۔ دریائے محبت میں خطاب آرائی کی گنجائش نہیں جب حباب سے ہوا نکل جاتی ہے تو پانی بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مخفی خزانہ کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ عام لوگوں سے خزانہ گنج مخفی ہے۔ اس خزانہ میں دین و دنیا کی خالص چاندی بھری پڑی ہے جس کی راہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصوّر ہے اس میں سراسر وحدانیت ہے۔ یہ راہ محض عطائے الٰہی ہے۔ ریاضت سے ہاتھ نہیں آتی۔ یہ فیض الٰہی بے مجاہدہ ہے محنت سے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ خزانہ ربّانی ہے جو محنت و مشقت سے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ معرفت اور محبّت ہے۔ یہ رحمتِ الٰہی کی راہ ذکر و مذکور سے نہیں بلکہ قربِ حضور سے ہے۔ یہ راہ محض لطف الٰہی ہے فکر سے حاصل نہیں ہوتی، یہ فنائے نفس ہے، یہ ارادہ اولیاء اللہ کا شرف ہے، کوئی دنیا مردار کی طلب نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہونے سے حاصل ہوتی ہے نہ دعوت کی سراگاہ ہے۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس کی دائمی حضوری سے حاصل ہوتی ہے اس میں قلب زندہ رہتا ہے اور نگاہ تصور پر رہتی ہے اس راہ میں سراسر جمعیت ہے رجعت ہرگز نہیں۔ ذات وصفات کے یہ تمام مقامات ناف نفس سے لے کر قلب اور دماغ تک کی انگشت تفکر سے ستر مشقوں کے ساتھ منکشف اور حاصل ہوتے ہیں اور ان سے کل وجز واضح ہو جاتے ہیں۔ وجود کی مشق مرقوم سے نور محمود کا راز ظاہر ہوتا ہے جو پوری جمعیت، معرفت کا مقصود اور معبود کی توحید ہے۔

نگار جلوۂ ذاتی زبان بکشاید گر بنگرم جاں می رود گر جاں رود چوں بنگرم

ترجمہ: اگر جلوہ ذات کو بیان کرنے کیلئے زبان کھولتا ہے اگر میں بیان کروں تو جان چلی جاتی ہے اور جب جان نہیں جاتی تو کیسے دیکھتا ہوں۔

کہ در مشاہدۂ حق دم زنی غلط است حیراں دریں کارے شدم یا بنگرم یا جاں دہم

ترجمہ: مشاہدۂ حق میں دم مارنا غلطی ہے میں اس مسئلہ میں حیران ہوں یا دیکھتا ہوں یا جان دیتا ہوں۔

وجود کا نقشہ اگلے صفحہ پر ہے۔

Marfat.com

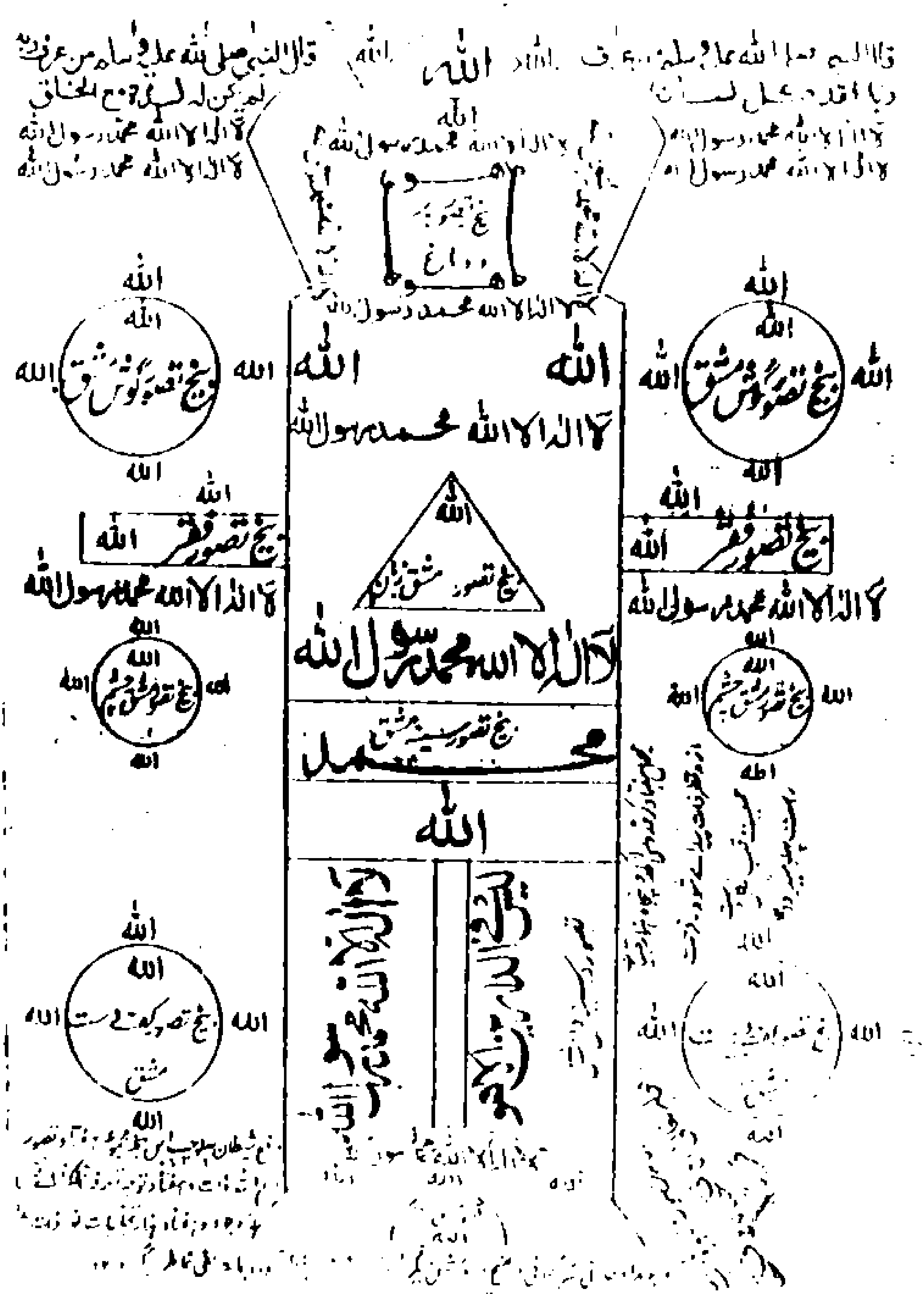
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف ربہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ
اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
محمد
اللہ

Marfat.com

از تصور اسم جثہ نور شد
باطنش معمور جاں مغفور شد

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے تصور سے نورانی ہوگیا اس کا باطن منور اور جان کی مغفرت ہوگئی۔

یہ مراتب تصورِ کل وجزو اور وجود کے طے کرنے سے پختہ طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس ہ

از خلافِ نفس شد ایں راہِ راز
ہر کہ از خود خود فنا شد چشم باز

ترجمہ:۔ اس راستہ کا راز نفس کی مخالفت ہے جس نے اپنے آپ کو مٹا دیا اس کی آنکھ کھل گئی۔

انتہاء در ابتدا آمد ختم
شد وجودش نور وحدت نیست غم

ترجمہ:۔ انتہاء ابتداء میں اگر ختم ہوتی ہے اس کا وجود نور وحدت میں فنا ہو جاتا ہے اور وہ بے غم ہو جاتا ہے۔

گر ترا طلب است وحدت حق لقا
اگر تصور شد بحاصل جاں بقا

ترجمہ:۔ اگر تجھ کو طلب ہے تو وحدت حق تلاش کر اگر تجھ کو یہ تصور حاصل ہوگیا تو حیات جاودانی حاصل ہوگئی۔

آوش از موت مولے یافتن
موت را با خود رفیقے ساختن

ترجمہ:۔ مرنے سے مولیٰ کا پانا ہے موت کو اپنا رفیق بنانا ہے۔

موت فقیر کے لیے کیا ہے؟

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا موتوا قبل ان تموتوا (مرنے سے پہلے مر جاؤ)۔ دراصل یہی مقام ہے کیونکہ موت سے ہی فقیر کامل ہوتا ہے۔

Marfat.com

کامل قادری کی نشانی

مشق مرقوم وجودیہ کے تصوّر اور اسم اللہ ذات کی تاثیر سے تمام جزوی اور کُلّی علوم کا عالم ہو جاتا ہے۔ جو کامل قادری ہے اسے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ ہر ایک بات میں کامل ہوتا ہے۔ اسے ریاضت ومحنت وغیرہ کی حاجت نہیں ہوتی وہ تقلید اور دکان پریشان کو چھوڑ دیتا ہے اور ذاتِ الٰہی میں ڈوب جاتا ہے اسے ناقص تقلید سے نجات ہو جاتی ہے۔ کامل قادری کے زندگی موت برابر ہو جاتی ہے۔ ؎

تصوّر در آید شود غرق نُور
کہ صاحب تصوّر بدائم حضُور

ترجمہ:۔ تصور میں آنا نور میں غرق ہونا ہے کہ تصور کرنے والا ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے۔

تصوّر کیا ہے؟

تصوّر ہی توفیق ہے اور تصوّر ہی تحقیق ہے اور صاحبِ تصوّر حق کا رفیق ہے اور تصوّر ہی قربِ الٰہی کا طریقہ ہے ؎

کہ روشن تصوّر بہ از آفتاب
حجابش نماند شود بے حجاب

ترجمہ:۔ تصور کی روشنی آفتاب سے زیادہ ہے کوئی پردہ نہیں رہتا تمام پردے اُٹھ جاتے ہیں۔

تصوّر حقیقت میں مجاہدے کے بغیر مشاہدہ ہے ؎

کسے را تصوّر بتاثیر شُد
کہ غالب بکونین آں میر شُد

ترجمہ:۔ جس کے تصور میں تاثیر پیدا ہو گئی کہ دونوں جہان کا وہ سردار ہو گیا۔

Marfat.com

ہست سے نیست ہونا

تصوّر سے غلبات سے نفس کے وُجود کے اندر غلام، مغلوب، تابع اور فرمانبردار بن جاتا ہے اور گفتگو کرنے لگتا ہے اور باتوجّہ تصوّر سے نفس کی شناسائی حاصل ہوتی ہے اور وہ ہست سے نیست ہو جاتا ہے۔

فنا اور بقا کا راز

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم نے فرمایا ہے:-

من عرف نفسه فقد عرف ربه من عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء۔

ترجمہ:- جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا، جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اُس نے اپنے رب کو باقی سمجھا۔

تصوّر کی حکمت

تصوّر کے غلبات سے قلب کو قربِ الٰہی کی قدرت اور قوت حاصل ہوتی ہے نیز رُوح کو ذاتِ الٰہی کے نُور کی لذّت حاصل ہوتی ہے اور نفس کی قید آزاد ہو جاتی ہے۔ نیز تصوّر کے غلبات سے اللہ تعالیٰ کے مختلف اقسام کے انوار واسرار کھُل جاتے ہیں اور فقیر لایحتاج غلبات کے تصوّر کے سبب صاحب سرّ اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔

دو علوم کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

کی بنیاد کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصوّر ہے۔ اس تصوّر والے پر پہلے دو علوم کا انکشاف ہوتا ہے:

۱۔ عبادات اور معاملات کا ظاہری علم۔

۲۔ معرفت توحیدات اور نور ذات کے مشاہدات کا باطنی علم۔

علم کی اقسام

علم دو اقسام میں منقسم ہے:

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات ارشاد فرماتے ہیں:

العلم علمان علم المعاملة و علم المكاشفة

"علم دو ہی ہیں ایک علم معاملہ دوسرا علم مکاشفہ"

ملعون کون؟

ابتدا میں صاحبِ تصوّر کے لیے ضروری ہے کہ ظاہری علم کے لیے علمائے ظاہر سے قرآن و حدیث سیکھے اور علم باطنی اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے اولیاء اللہ کی خدمات حاصل کرے۔ جب صاحبِ تصوّر انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو علماء اور اولیاء پر غالب آجاتا ہے کیونکہ اس وقت وہ فقر فنا فی اللہ میں قدم مارنے لگتا ہے۔ جو شخص علوم ظاہری اور باطنی اور قرآن و حدیث کا مخالف ہے اس سے گفتگو نہ کرنی چاہیئے کیونکہ ایسا شخص شیطان ملعون کا ساتھی ہوتا ہے۔

جمال و وصال میں شرف یابی کا حصول

جو شخص باعمل عالم اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پختہ ہے وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم میں قوی ہے، وہ ہمیشہ مجلسِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر رہتا ہے بعض خود کو پہچانتے ہیں اور بعض خود کو بھی نہیں پہچانتے۔ جو خود کو پہچانتے ہیں وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں جمال و وصال سے مشرف ہوتے ہیں۔ جو لوگ خود کو مجلسِ قرب میں حاضر نہیں سمجھتے اُن کی دُعا کو ملائکہ مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں لے جاتے ہیں اور اس دُعا کو حاضر کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو ہماری دعائے خیر کو مقبول بنا۔

فقیرِ کامل کا طالب کی تکمیل کرنا

جاننا چاہیئے کہ فقیر کامل سے دو طالب مکمل ہوتے ہیں۔ ایک عالم باللہ۔ عالم باللہ اسے کہتے ہیں جسے تمام قرآن و حدیث از بر ہو اور باطن کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی ارواح سے ملاقات کرے اور ہر نبی مرسل اصفیاء کی صحبت میں رہے اور جب چاہے خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچا دے۔

دوسرے طالب فقیر فی اللہ۔ فقیر فی اللہ اُسے کہتے ہیں جس کا نفس ہمیشہ فانی ہو اور ہمیشہ ذاتِ الٰہی کے انوار کے مشاہدہ میں رہے ؎

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا
لذتِ فانی چہ باشد بے بقا

ترجمہ: فقر میں جو لذت خدا تعالیٰ کی معرفت اور قربِ ملاقات میں ہے اس سے بہتر کوئی لذت نہیں دنیا فانی ہے اور دنیاوی عیش و آرام اور دولت سب فانی ہیں۔

گر نبودے وجودِ اصلِ خُدا
کے رسیدے بذاتِ نور صفا

ترجمہ: اگر خدا کا اصل وجود نہ ہوتا تو اس کی ذات کے نور مصفا تک کیسے پہنچتے۔

Marfat.com

ذات را از ذات جو باذات گو
غیر ذاتش ہرچہ ہست از دل بشو

ترجمہ:۔ ذات کو ذات میں تلاش کر اور ذات سے اُس کی ذات کے سوا جو کچھ ہے دل سے دھودے۔

تابیابی ذات با ذاتش حُضور
تا رسی در معرفت توحید نُور

ترجمہ:۔ تاکہ تو اُس کی ذات میں حضوری حاصل کرلے تاکہ معرفت میں توحید کے نور تک پہنچے۔

باھو از بہر خدا ذاتش نما
نفس را بگذار حاضر شد لقا

ترجمہ:۔ باہو خدا کے واسطے اس کی ذات کو دیکھ نفس کو چھوڑ ملاقات کے لیے حاضر ہو۔

معرفت ووصال کے لیے حجابات

اے جانِ عزیز! جاننا چاہیئے کہ جہان میں چار لذات ہیں جن سے نفس کو حظ حاصل ہوتا ہے لیکن معرفت ووصال کے لیے بمنزلہ حجاب ہیں:

پہلی لذت

نفس کا بڑے ذوق وشوق سے مختلف قسم کے کھانے کھانا۔

دوسری لذت

عورت کی مجامعت سے حظ اُٹھانا کیونکہ شہوت نفس پر سوار ہوتی ہے۔

تیسری لذت

حکومت کی لذت جو مخلوق کے لیے زوال کا سبب ہے۔

Marfat.com

چوتھی لذت

علم کے دائمی مطالعہ سے لذت کا حاصل ہونا جو لذت کمال ہے۔

پانچویں لذت کی تخصیص

یہ چہار لذات نفس کو جان کے برابر عزیز ہیں لیکن جب پانچویں لذت یعنی معرفت خداوندی، لقائے نور ذات، اسم اللہ ذات کے تصور کی لذت آتی ہے تو پہلی چہار لذات نسیاً منسیا ہو جاتی ہیں۔ اور ان چہار لذات سے نفس ایسا متنفر ہو جاتا ہے جیسے بیمار کھانا کھانے سے نفرت کرتا ہے۔

ہر کہ داشد رہبرے حق پیشوا
رفت باطل ہرچہ بیند از لقا

ترجمہ:۔ جس کا رہبر پیشوا حق ہو گیا باطل رخصت ہوا جو کچھ دیکھے گا لقا ہوگا۔

مثل بستہ کے تواند نور را
رفت زوما و منی و چوں چرا۔

ترجمہ:۔ نور کو راز مرتبہ کی طرح کب تک پوشیدہ رکھ سکتے ہو یہ تو عارف باللہ کے دل پہ بالراست منکشف ہو جاتا ہے جو چون و چرا اور کسی واسطے کا محتاج نہیں ہوتا۔

احتیاجے نیست مرشد راہبر
مد نظرش دائمی باحق نظر

ترجمہ:۔ اس کو مرشد و راہبر کی حاجت نہیں ہے جس کے ہمیشہ حق مد نظر رہتا ہے۔

ایں بہ تعلیم است تلقین از خدا
ظاہر و باطن ہدایت خود نما

ترجمہ:۔ یہ تعلیم اور خدا کی طرف سے تلقین ہے کہ ظاہر و باطن کی ہدایت خود کرتا ہے۔

Marfat.com

ہدایت کی تخصیص

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

انك لا تھتدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء

ترجمہ :۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے۔

جس شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم سے ہدایت ہو وہ روزِ ازل سے ہی ہوتی ہے۔ یہ فضلِ الٰہی اور ہدایت باعنایت ہے ؎

مرشدے بازید باید خویش را
صورتے آں خویش بخشد جاں صفا

ترجمہ :۔ مجھے مرشد کامل کھلاڑی چاہیئے تاکہ اس کی صورت تصور جان کو صفائی بخشے۔

طالب بسیار مرشد بے شمار
مرشدِ حق بخش طالب جاں نثار

ترجمہ :۔ طالب بھی بہت مرشد بھی بے شمار مرشد برحق عطا کر اور جان نثار مرید۔

نورِ ایمانی کے جوہر کا حصول

جاننا چاہیئے کہ فیضِ الٰہی کی فراست نے بہت سے علوم فضیلت کے درجے تک حاصل ہو سکتے ہیں۔ شعراء کو صرف خط و خال حُسن و احوال کا علم ہوتا ہے لیکن فقراء کو معرفت، تصوف، توحید اور قربِ خداوندی کا علم حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اجازت سے بذریعہ قربِ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اہل اللہ اور اولیاء اللہ کتب کا مطالعہ تو نہیں کرتے لیکن ان کے مسکہ خام میں شہد کی سی مٹھاس اور کماحقہ لذت ہوتی ہے فقراء کی باتیں کُن کی کنہ سے ہوتی ہیں اور انھیں الہامِ الٰہی سے آواز آتی ہے۔ فقراء کو

Marfat.com

مجمع جمعیت سے نورِ ایمانی کا جوہر حاصل ہوتا ہے اور مشاہدۂ جمال میں ڈوب جاتے ہیں۔

ناقص مُرشد اور کامل مُرشد میں فرق

جاننا چاہیئے کہ طالب اللہ کے لیے فرضِ عین ہے کہ پہلے مُرشدِ کامل کی تلاش کرے خواہ اسے مشرق سے مغرب اور قاف سے قاف تک ہی کیوں نہ تلاش کرنا پڑے۔ ناقص مُرشد تقلیدی ہوتا ہے لیکن کامل مُرشد کی ابتدا و انتہا ایک ہی ہوتی ہے اسے تصوّر کا سلوک، توحید کا تصوّر، قربِ مع اللہ کی معرفت، تجلیاتِ نورِ ذات کا مشاہدہ اور جادۂ حق کا حصول ہوتا ہے۔ ناقص مُرشد جس قدر مُرید زیادہ کرتا ہے اسی قدر دنیا و عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوتا ہے اور معرفتِ خداوندی کے قرب سے محروم اور خراب ہوتا ہے۔

کامل مُرشد کے لیے ترقی کا حصول

کامل مُرشد خواہ کتنے ہی مرید کرتا جائے انھیں شب و روز قربِ فی اللہ کے درجات حاصل ہوتے ہیں اور انھیں ظاہر و باطن میں ترقی ہوتی ہے اور مقربِ حق اور خدا رسیدہ ہو جاتے ہیں۔

کامل مُرشد کی نشانی

یہ اَمر یقینی ہے کہ ذکر، فکر، مراقبہ اور مکاشفہ میں مشغول کرنے والے بے شمار مُرشد ہیں۔ ایسے لوگ نفس کی قید میں ہوتے ہیں۔ جو مُرشد صاحب ورد و وظائف و تلاوت، دعوت کنندہ دائروں کا پُر کرنے والا، خلقت اور موکلوں کو مسخر کرنے والے ہیں بہت سے ہیں اور وہ مُرشد جنہیں قربِ معرفت نورِ ذات کے مشاہدہ کی جمعیت اور حضورِ نبی غیب دان حضرت محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہے بہت کم ہیں۔ اہلِ دیدار اور

Marfat.com

کامل مُرشد وہ ہے جو اپنے ظاہر کو تعلیم کرے اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں تلقین سے سرفراز کر لے۔

نفسانی حجابات کی پرواز

جاننا چاہیئے کہ تعلیم کسے کہتے ہیں اور تلقین کیا شے ہے۔ تعلیم سے علم ظاہری کی وضاحت ہوتی ہے اور تلقین سے دونوں جہان کی روشنضمیری حاصل ہوتی ہے وہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے علم سے چہار تعلیمات کا امیر ہوتا ہے اور باطن میں حضور نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے چاروں تلقینات حاصل کرتا ہے۔ ایسا شخص پہلے طالب اللہ کو اسم اَللّٰہ ذات کے حاضرات سے تعلیم کا تصوّر کرتا ہے اور باطن میں توجّہ باطنی کے ذریعے مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں لے جاتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اسے تلقین سے سرفراز فرماتے ہیں اور جو نفسانی حجابات ہوتے ہیں وہ وجود سے بالکل اُٹھ جاتے ہیں۔ دل سے سراپردہ اُٹھ جاتا ہے اور ازل سے اَبد تک کا تماشا نظر آتا ہے اور عین بعین دکھلا دیتا ہے۔ طالب اللہ کے ظاہر کو قدرت سے علمِ ظاہری کی تعلیم دیتا ہے اور باطن میں خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین کرتا ہے۔ ظاہر میں حلم اور باطن میں دلی اطمینان اور جمعیت بخشتا ہے۔ علم و دانش میں باشعور اور مجلسِ محمدی میں ہمیشہ باشعور۔ یہ مراتب بمتدی قادری کے ہیں۔ کامل مُرشد سے طالب کو حاضرات اسم اَللّٰہ ذات کی تعلیم اور تصوّر کے ذریعے مجلسِ محمدی کی حضوری سے مشرف کرتا ہے اور اسے حضور نبیٔ رحمت احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خذ بیدی فرما کر تلقین کرتے ہیں اور جو کچھ باطن میں حکم ہوتا ہے حضور سے اس کی شرح ہو جاتی ہے ظہور اسی بات کا نام ہے۔ باطنی مراتب سے معمور اور وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے فتوحات قادری

Marfat.com

طالب کے نصیب ہوتے ہیں۔

نُورِ ذات سے مشرف بنانا

تیسرے مرتبے میں کامل مُرشد طالب اللہ کو اسم اَللّٰہ ذات اور تفکر اور تصرُّف سے تعلیم کرتا ہے اور باطنی نظر سے مجلس محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقین دلاتا ہے اور نوازش کرتا ہے اور توحید فی اللہ کے دریا میں غرق کرتا ہے اور طالب کو حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تلقینی نظر سے فانی النفس اور نُورِ ذات سے دائمی مشرف بنادیتا ہے اور لقائے الٰہی کے مشاہدہ میں عارف باللہ بنادیتا ہے۔ اہلِ سِر فقیر لا احتیاج اور بے نیاز ہوتا ہے۔

ذات میں ذات کا مل جانا

چوتھے مرتبے میں کامل مُرشد طالب اللہ کو معرفتِ توحید سے توجُّہ کے ساتھ حاضراتِ اسم اَللّٰہ ذات کے تصوُّر کی تعلیم دیتا ہے اور باطن میں مجلسِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری سے مشرف کرتا ہے اور حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات لطف و کرم اور توجُّہ سے اسے بغل میں لیتے ہیں یا صرف نگاہ سے فضل کے مراتب عنایت کرتے ہیں اور یقین اور تصدیق سے یہ اُمور اُسے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر وہ سلطان الفقر کے سُپرد ہوتا ہے۔ پھر نورِ رحمتِ الٰہی کا فیض اور قُربِ الٰہی کا حضور حاصل ہوتا ہے اذا تم الفقر فھو اللہ۔ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچتا ہے تو ذات میں ذات مل جاتی ہے۔

صاحبِ ارشاد فقیر کون؟

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:۔

Marfat.com

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

" فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے "

ارشاد باری تعالیٰ :-

لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

ترجمہ : جیسا کہ تو نے بھلائی کے ساتھ میری طرف فقر بھیجا۔

جو کامل فقیر طالب اللہ کو ایک دم میں یہ چاروں مراتب چہار تعلیمات اور چہار تلقینات کے ساتھ عطا کرتا ہے وہ لائق ارشاد ہے، اگر ایسا نہ ہو تو فوراً طالب اللہ کو اس سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ مُرشد خام فساد کا سرمایہ ہے جو صاحب قصہ اور افسانہ ہے۔ وہ فقر کی راہ کی باطنی معرفت کا علم نہیں رکھتا وہ اس راہ سے ناواقف ہے۔ طالبی اور مُرشدی آسان کام نہیں۔ مُرشد اور طالب کے مَراتب میں حضوریت کا مشاہدہ بڑا بھاری بھید ہے۔

کامل مُرشد اور غیر کامل مُرشد کی تعریف

جاننا چاہیئے کہ مُرشد خام تیلی کا بیل ہے۔ کامل مکمّل اور اکمل مُرشد تمام طبیعتوں کا جامع ہوتا ہے۔ اس کی قید میں چھوٹے بڑے مقامات ہوتے ہیں۔ طالبوں کے لیے ریاضت اور مجاہدہ بمنزلہ راہزن ہیں۔ کامل مُرشد ابتداء و انتہاء میں طالب کو ایک ہی بات میں حضوری مشاہدے کی معرفت اور قربِ الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ اس کا کلام گُنہ کُن سے ہے فَیَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (پس وہ اسے کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے) نام اور ناموس کے خواست گار مرشد شمار سے باہر ہیں۔ اور مُرشد کامل عالم باللہ اور فقیر فی اللہ جہان میں کم ہیں۔

مُرشد اور طالب کا رشتہ

تصوّر کے سلک سلوک کی ابتداء و انتہا حضوری ہے۔ مُرشد کامل صاحب کل الکلید

Marfat.com

کو چاہیئے کہ ایک دم میں طالب پر ابتدا و انتہا منکشف کر دے۔ اگر مُرشد ایسا کامل ہو تو طالب اللہ کا یقین بالکل درست ہو جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

الطالب عند المرشد کالمیت بین یدی الغاسل

"مُرشد کے ہاتھ میں طالب اس طرح ہوتا ہے جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں۔"

محبتِ دُنیا کی حقیقت

اگر کسی کے دل میں ذرہ بھر بھی دُنیاوی محبت ہو تو خواہ رُوئے زمین کے تمام اولیاء کرام ایک جگہ جمع ہو کر چاہیں کہ معرفتِ خداوندی کی محبت کا ذرہ اِسے عطا کریں تو ہرگز نہیں کر سکتے۔ پس معلوم ہُوا کہ جس قدر کسی کے دل میں دنیاوی محبت ہو گی اسی قدر وہ نفاق، جھوٹ، طمع، خودپسندی، حرص، حسد، خواہش اور کبر کا مجموعہ ہو گا۔

کبر کی حقیقت

حضور سیّدِ عالم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من کان فی قلبہ ذرۃ من الکبر لایدخل الجنۃ

"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہو گا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گا۔"

پاکیزگیٔ قلب کا علاج

دل کی پاکیزگی اور صفاتِ قلب کا یہ علاج ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق مرقوم ہمیشہ کرے۔ اس سے طمع، حرص، خودپسندی اور کبر وغیرہ تمام ناشائستہ صفات دفع ہو جاتی ہیں۔ اور خطرات کا خناس خرطوم ہو جاتا ہے۔ جس کسی کا قلب

Marfat.com

اسم اللہ ذات کے تصوّر کے غلبات سے چاک ہو جاتا ہے تو وہ خناس خرطوم اور شیطان کے حیطۂ قدرت سے باہر ہو جاتا ہے اور اخلاص سے ہمیشہ اللہ کے ساتھ رہتا ہے ایسا شخص روشنضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ مشق وجودیہ کی ابتدا میں کسی فقیر کامل کی طلب کرنی چاہیئے۔

تصوّرِ اسم اَللہ ذات کے اثرات

جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کے حضرات کی تعلیم سے طالب اللہ کی لیاقت و استعداد بڑھ جاتی ہے۔ روشنضمیر ہو جاتا ہے۔ اس کا قلب عین العیان سے قبور کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں مخصوص ہوتا ہے اور ہمیشہ بارگاہِ خداوندی میں منظورِ نظر رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے روبرو رہتا ہے اور مطلق عارف باللہ بن جاتا ہے۔ عرش سے تحت الثریٰ تک تمام اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے اور دنیا و عقبیٰ کے تمام خزانے اس کے رُوبرو حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس کا دل دنیا و عقبیٰ کا تماشا دیکھنے سے بیزار ہوتا ہے۔ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ فقیر مردِ خدا ہوتا ہے۔

ہدایت کی پیروی کے اثرات

جاننا چاہیئے کہ دنیا کا طالب مخنث، عقبیٰ کا طالب مؤنث اور مولیٰ کا طالب مذکر ہوتا ہے اس کے بعد ہر طرح سے اس کے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے اور نفسانی خصلت بالکل مر جاتی ہے، پھر توجہ رواں ہو جاتی ہے۔ دینی اور دنیاوی اُمور میں اس کی طرف توجہ ایسی مؤثر اور رواں ہوتی ہے کہ جس کی طرف توجہ کرتا ہے اس کا کام روز بروز ترقی پر ہوتا ہے اور وہ ترقی قیامت تک متواتر چلی جاتی ہے اسے توفیق کُلی کہا جاتا ہے جن

Marfat.com

کو دراصل توجّہ کا یہ طریقہ آتا ہے اُسے کیا حاجت ہے کہ دنیاوی درموں اور اہل دنیا کے لیے دُعا کرے اور دعوت پڑھے۔ یہی ولایت ہدایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

"اور وہ شخص سلامت ہے جس نے ہدایت کی پیروی کی"

اللہ بس باقی ہوس۔

باھو ؎

کاملاں را نیست مشکل رازِ راہ
طالباں را می رسانند یک نگاہ

ترجمہ:۔ راستوں کا راز کاملوں کے لیے مشکل نہیں طالبانِ حق کو ایک نگاہ سے منزل پر پہنچا دیتے ہیں۔

حُجرے میں ریا کی تخلیق

جاننا چاہیئے کہ فقیر کامل ولی اللہ عارف باللہ اسم اللہ ذات کے تصور والا عین بعین دیکھتا ہے۔ چلّہ کرنے اور حُجرے میں بیٹھنے سے نفس میں ریا پیدا ہوتا ہے۔ تنہائی میں خطرات کا خلل ہوتا ہے۔ منتہی کامل کو ان باتوں کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ دنیا اور نفس و شیطان پر غالب ہوتا ہے ؎

خلوتے خلل است حجرہ با حجاب
عین بیناں را نباشد ایں عذاب

ترجمہ:۔ تنہائی خلل ہے حجرہ پردہ ہے دیکھنے والی آنکھ کو یہ عذاب نہیں دیا جاتا۔

ہر کہ در توحید غرقش یا نبی
با حضوری خلوتش قرب از قوی

ترجمہ:۔ جو کوئی توحید و رسالت میں غرق ہے اس کی حضوری خلوت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نزدیک تر ہے۔

Marfat.com

بے حسابش خاصگاں ہم بے حجاب
ہر کہ در زندانِ خلوت شد خراب

ترجمہ:۔ خواص لاتعداد اور بے حجاب بھی ہیں جو کوئی خلوت کے قیدخانہ میں خراب ہو۔

باھو از بہر خدا ہم راز کُن
ہم راز را آواز کُن از کن سُخن

ترجمہ:۔ اے باہو خدا کیلئے ہمراز بنالے اور ہمراز کو آواز دے کہ کن فیکون کے تحت کلام کرے۔

رحمانی تلوار کون ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فیقول لہٗ کن فیکون

"پس اُسے کہتا ہے ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔"

اذا تم الفقر فهو الله۔ جب فقر انتہائی درجے پر پہنچ جاتا ہے تو ذات ذات میں مل جاتی ہے۔ وہ کُنہ کُن کی باتیں کرتا ہے یعنی فقیر جس شے کو کہتا ہے کہ حکمِ ربانی سے ہو جا وہ فی الفور ہو جاتی ہے بشرطیکہ فقیر صاحبِ سخن کو کن کے ہر مقام اور توحید معرفت کی خبر ہو۔ قُربِ الٰہی حاصل ہو، نورِ الٰہی میں غرق اور فنا فی اللہ ہو۔ اگرچہ صاحب کُن فقیر عین العیاں بات اور جواب باثواب حق کی حضوری سے کرتا ہے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے۔ پھر بھی اس کی بات جف القلم بما هو كائن۔ جو کچھ ہونا لکھا گیا، کی طرح ہوتی ہے۔ گویا قلم کی زبان اس کے منہ سے نکلتی ہے اور ازل کی سیاہی منہ سے گراتا ہے۔ ایسی بات کی تاثیر دن بدن ترقی پر ہوتی ہے اور محشر تک وہ ترقی مسدود نہیں ہوتی جیسا کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:۔

Marfat.com

لسان الفقراء سیف الرحمٰن
"فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہوتی ہے"

فقیر کے لیے عین دیدارِ الٰہی کا حصول

جاننا چاہیئے کہ فقراء کا مُنہ، قلب اور رُوح کی زبانیں سراسر بھید ہو جاتی ہیں۔ اسمِ اللّٰہ ذات کے تصوّر سے عالم باللہ، فقیر فی اللہ، فانی النفس اور مشرف بلقائے حق ہو جاتا ہے۔ اہلِ معرفت اور اہلِ تصوّف فقیر کو موکل کی آواز سننے کی حاجت نہیں ہوتی وہ عین بعین دیدار الٰہی کرتا ہے۔ طالب دیدار اللہ بس۔ ماسوا اللہ ہوس ؎

رزق دانی چیست برسد از خُدا
بہر لقمہ چوں بہر در ایں گدا

ترجمہ:۔ تو جانتا ہے کہ رزق اللہ کی طرف سے آتا ہے تو لقمہ مانگنے ہر دروازے پر فقیر کیوں جاتا ہے۔

گر بر درش قدمے رود صاحب نظر
نظر عارف کیمیا و سیم و زر

ترجمہ:۔ اگر اس کے دروازے پر صاحب نظر قدم رکھ دے عارف کی نظر کیمیا اور سونا چاندی ہے۔

گر بگرداند خُدا بہر از کرم
گر روم یا مے نشینم نیست غم

ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالیٰ کرم میں حصہ مقرر کر دے تو چاہے میں جاؤں یا بیٹھوں کوئی غم نہیں۔

نفس را رسوا کنم بہر از گدا
بر درش قدمے برم بہر از خُدا

ترجمہ:۔ میں نفس کو ذلیل کروں گا گداگری سے اس کے دروازے پر میں خدا کے لیے جاؤں گا۔

Marfat.com

زیر قدم فقر گنج بیکراں
قدم فقر بر سرِ شاہِ جہاں

ترجمہ:۔ فقیر کے قدم کے نیچے بے اندازہ خزانہ ہے فقیر کا قدم جہان کے بادشاہوں کے سر پر ہے۔

فقر رازِ حق بحق یابد بحق
در مطالعہ فقر لوح دل یک ورق

ترجمہ:۔ فقر راز الٰہی ہے اللہ کے فضل سے اس کو تلاش کرنا ہے فقیر کے مطالعہ میں دل کی تختی ایک ورق ہے۔

از تصوّر اسم اللہ جاں صفا
از تصوّر اسم اللہ شُد بقا

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے تصور سے جان کی صفائی بلفظ اللہ کے تصور سے بقا حاصل ہوتی ہے۔

کے تواند بست صورت بے مثال
ہر کہ صورت را بہ بیند در زوال

ترجمہ:۔ بے مثال کی صورت کون بنا سکتا ہے جو کوئی اُس کی صورت دیکھنا چاہے وہ زوال دیکھتا ہے۔

باھو بانظر اللہ چو دل بیدار شُد
بیدار دل را دائمی دیدار شُد

ترجمہ:۔ باھو جب اللہ کی نظر توجہ سے دل بیدار ہوا تو زندہ دل کو ہمیشہ کا دیدار حاصل ہُوا۔

معرفت کے حصول کی خُصوصیات

معرفت کسے کہتے ہیں؟ شناسائی اور پہچان کو، جس نے پہچان لیا، اُس نے دیکھ لیا، وہ ذات نور کی توحید کو پہنچ گیا، معرفت کی لذت حاصل کی اور مشاہدہ دیدار کا مزہ پایا۔ جو شخص معرفت حاصل کر لیتا ہے اُس کے قلب کی آنکھیں ہمیشہ کیلئے مشرف بہ دیدار الٰہی ہوتی ہیں۔ وہ باادب اور خاموش رہتا ہے، شریعت میں ہوشیار

Marfat.com

ہوتا ہے۔

ایک دن میں ولایت کا حصول

معرفت کے یہ مراتب عالم باللہ اور فقیر ولی اللہ کو حاصل ہوتے ہیں جو تفکرؔ و تصوّر کی توجہ اور تصرف سے طالب کو پہلے ہی دن عالم باللہ بنا دیتا ہے اور اولیاء اللہ کے تصوّر و تفکرؔ اور نظری تصرّف سے طالب پہلے ہی دن اولیاء اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔

معرفت الٰہی سے زبان کا گنگ ہو جانا

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

من عرف ربه فقد کل لسانه

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان گونگی ہو گئی۔"

بے خوف بندگانِ خدا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

"خبردار! بالتحقیق اولیاء اللہ کو کچھ خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

دنیا نجس و مردار اور شیطان مردود ہے ؎

تا نہ بینم با چشم باور کجا
دیدہ بیدار بیند سر ہوا

ترجمہ: جب تک میں اپنی آنکھ سے نہ دیکھوں تو یقین کہاں بیدار آنکھ خواہش کے مطابق دیکھتی ہے۔

Marfat.com

ایں چشم پُر آب خوں خواب بر
چشم نورش معرفت نور اَز نظر

ترجمہ :. آنسوں اور خون سے بھری ہوئی آنکھ نیند لے گئی اس کی آنکھ کا نور نور معرفت کی نظر سے ہے۔

ہر طرف بینم بیابم ذاتِ نُور
یک نظر عارف برد باحق حُضور

ترجمہ :. جس جس طرف میں دیکھتا ہوں اس کی ذات کا نور پا تا ہوں عارف کی ایک نظر سے حق کے حضور میں پہنچ جاتا ہے۔

گر توجہ می کُند آں اہلِ راز
فقر لایحتاج گردد بے نیاز

ترجمہ :. اگر راز دار توجہ کر دے اور فقیر بے حاجت اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔

چشم دو عین است آخر شد دو عین
اَز دوئی برخیز یکتا جانبین

ترجمہ :. چشم دو آنکھیں ہیں آخر دونوں ایک ہو گئیں دوئی اُٹھا دے تو دونوں جانیں ایک ہو جاتی ہیں۔

شد بد اسکندری خود درمیاں
درمیاں خود رفتہ شد عین العیاں

ترجمہ :. سد اسکندری خود درمیان رکھی ہے اسکو درمیان سے ہٹا دے تو عین العین ہو گا۔

پردہ بیروں آمدن حکمت نُما
غرق شو با اسم اَللّٰہ دِل صفا

ترجمہ :. پردے سے باہر آنا حکمت دیکھنا ہے اسم اللہ میں ڈوب جا دل صاف رکھ۔

ذکر فکرِ پردہ شُد علمش حجاب
ذکر را بگذار مذکورش بیاب

ترجمہ :. ذکر و فکر پردہ اور علم حجاب ہے ذکر کو چھوڑ مذکور (جس کو یاد کیا جائے) کو حاصل کر۔

Marfat.com

ذکر بے مذکور گردد صد حجاب
غرق فی التوحید فی اللہ کامیاب

ترجمہ:۔ بغیر مذکور کے ذکر سو پردے ہے اللہ کی توحید میں غرق ہوکر کامیابی حاصل کر۔

غرق با عین است عین از غرق بیں
تا شوی عارف خدا دیدار بیں

ترجمہ:۔ عین میں غرق ہونا ہے اور عین (ذات خدا) کو غرق ہوکر دیکھ تاکہ تو عارف خدا برو بدار کے ساتھ دیکھ۔

مرد طالب دم کا ہمدم، قلب و رُوح سے با دیدار اور مشتاق ہوتا ہے اور نُور روئے اشتیاق ہل من مزید پکارتا ہے

نظر بر دیدار دِل دیدار دَر
دِل نظر یکتائے نظارتَر

ترجمہ:۔ دل پر نظر رکھنا دروازے کا دیدار ہے۔ دل کی نظر اس یکتا کے نظارے سے تر ہے۔

اگر تجھے فقرا کی آنکھ حاصل ہے تو دیدار کا رُخ کر۔ نہیں تو اہل دیدار فقر کا گلہ اور انکار نہ کر نہیں تو دونوں جہان میں ذلیل وخوار ہوگا

خندہ ابر سینہ صافاں می کنی ہوشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندی می کند

ترجمہ:۔ صاف دل لوگوں کی تو مذاق اڑاتا ہے ہوشیار ہو جا جو کوئی شیشہ کو دیکھ کر ہنسا وہ اپنی ہنسی خود اڑاتا ہے۔

قبر تک اندھا رہنا

اگر مادر زاد اندھے کو ہزار مرتبہ سورج اور شیشہ دکھایا جائے تو کبھی اسے کچھ نظر نہیں آتا۔ مُردہ دل قبر کی دیواروں تک اندھا ہی رہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی جو دنیا میں اندھا ہے وہ عقبیٰ میں بھی اندھا رہیگا۔

Marfat.com

چشم باطن معرفت بادل نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ:۔ باطن کی آنکھ معرفت کے ساتھ دل پر نظر رکھنا ظاہر کی آنکھ گائے اور گدھے پر نظر رکھنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مازاغ البصر وما طغیٰ[1]

"نہ آنکھ جھپکی اور نہ سرکشی کی۔"

دنیا را بگذار و عقبےٰ را ببیں
نظر بر اللہ بود عارف یقیں

ترجمہ:۔ دنیا کو چھوڑ اور عقبیٰ کو دیکھ عارف کی نظر اللہ پر یقینی ہوتی ہے۔

صاحبِ تصنیف کی تاثیرات

اگر کسی تصنیف کا مصنف عارف باللہ فقیر کامل اور نفس پر حکمران ہے تو اس تصنیف کے مطالعہ سے وجود میں کُلّی تاثیر ہوتی ہے اور قاری روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اس کے دل کی آنکھ کھُل جاتی ہے اور خود بانظر عامل، کامل اور اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔ اگر مصنف کی تصنیف میں تاثیر کُلّی ہو تو اُس کے مطالعہ سے تجلیاتِ ذاتی کا مشاہدہ ہوتا ہے اور قربِ خداوندی اور مطلق وصال حاصل ہوتا ہے ؎

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

ترجمہ:۔ تفسیر سے بہتر کوئی علم نہیں تاثیر (عالم باعمل) سے بہتر کوئی تفسیر نہیں۔

اگر عالم صاحب تفسیر اور بے تاثیر ہے تو سراسر مفسد ہے۔ اگر چلّہ کرنے

Marfat.com

والا بے تاثیر اور بے تفسیر ہے تو رجعت کھا کر مرتے وقت دیوانہ یا کافر ہو جائے گا۔

جو جاہل ہے وہ عارف نہیں اور جو فقیر ہے وہ جاہل نہیں ؎

علم را آموز از مہد تا لحد
انتہائے نیست علمش حد ز حد

ترجمہ: پنگوڑے سے قبر تک علم حاصل کر ایک حد سے دوسری حد تک علم کی انتہا نہیں۔

علم جان کا مونس ہے جاہل فقیر شیطان کا مصاحب ہے ؎

علم ظاہر شیر باطن شد شکر
ہر دو را آمیز بہ از شہد تر

ترجمہ: علم ظاہر دودھ اور باطن شکر ہے دونوں (ظاہر باطن) کو ملائیے تاکہ شہد سے بہتر ہو۔

دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے جو عامل، کامل، وجود مغفور ہو اور اُسے روحانی قُربِ الٰہی حاصل ہو اور عین العیانی ہو اور وہ صاحبِ توجّہ توفیق اور صاحب تصوّر تحقیق ہو اور نیز صاحب تصوّر تصدیق ہو۔

صاحب تصوّرِ صدّیق کون؟

صاحب تصوّرِ صدّیق وہ ہے جو فنا فی اللہ، عارف باللہ اور اسمِ ذات میں ڈوبا ہوا ہو اور مشاہدۂ باطنی میں نُورِ ذات کی تجلّیات اُس پر ہوتی ہوں۔ ایسا شخص اس بات کے لائق ہے کہ اولیاء اللہ روحانی اور اہلِ قبور کی قبروں پر دعوت پڑھ سکے۔ جب کامل صاحب دعوت کسی ایسی قبر پر جائے جس میں کار روحانی بمنزلہ تیغ برہنہ ہو اور وہ قبر کے نزدیک بیٹھ کر قرآن مجید سے سورۂ ملک یا سورۂ یٰسین یا سورۂ مزمل یا جس قدر کہ قرآن اسے حفظ ہو پڑھنے اور دل سے روحانی کی طرف متوجہ ہو۔ اگر دعوت خواں غالب ہے تو پڑھتے ہی روحانی ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گا اور باادب ہو کر قرآن مجید سُنے گا۔ اگر

Marfat.com

قاری ناقص ہے تو روحانی ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر باادب بیٹھ کر قرآن مجید سُنے گا اور اُس وقت دعوت خواں علی ترکیب و ترتیب سے اس روحانی کو قید کر لے گا جو تمام عمر اس کی قید سے ہرگز رہا نہ ہوگا جہاں چاہے گا وہ روحانی حاضر ہو جائے گا۔ صاحب باطن، عارف باللہ ناظر اولیاء اللہ میں سے ایک رُوح میں اس قدر قوت اور توفیق ہے کہ اگر تمام جہان جن، انس اور ملائکہ اور جو کچھ رُوئے زمین پر ہے، ایک جگہ جمع ہو تو وہ روحانی ان تمام پر غالب آئے گا۔

اَرواحِ قُبور کو تکلیف دینے کا ثمرہ

اگر صاحبِ دعوت باترتیب دعوت پڑھے گا تو تمام انبیاء کرام علیہم السّلام صحابہ کرام علیہم الرضوان، اولیاء کرام علیہم الرحمٰن، غوث، قطب، شہید، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش، عارف، ولی، مومن، مسلمان حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک کے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کے تمام روحانیات اس گرداگرد صف بصف کھڑے ہوں گے اور وہ سب کے ساتھ مصافحہ کرے گا اور مجلس کی ملاقات اُسے زندگی اور مَوت دونوں میں نصیب ہوگی۔ ایسے شخص کو دعوت پڑھنا شایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عین العیاں کے لیے قُبور پر دعوت پڑھنا اور قرآن مجید کی برکت اور حکم الٰہی سے تمام اَرواح کو مقید کرنا مناسب ہے۔ جس اہلِ دعوت کامل کو ایسا رستہ یاد نہیں اسے دعوت خواں نہیں سمجھا جاتا۔ جو فقیر اہلِ دعوت، اہلِ حُضور اور غالب ہو کر قبروں کی روحوں کو تکلیف دے گا وہ دنیا اور عقبیٰ دونوں عالم میں ذلیل وخوار ہوگا۔

اقسامِ خاموشی

جاننا چاہیئے کہ خاموشی بھی چار اقسام میں منقسم ہے:

Marfat.com

خاموشی کی قسمِ اوّل

خاموشی کی قسمِ اوّل یہ ہے کہ اہلِ دنیا متکبر اور ظالم نفسانی تکبر کی وجہ سے غریب عاجز، مظلوم، مسکین اور فقیر کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا۔

حضور نبی کریم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:-

اللّٰھمّ اجعلنی مظلوماً ولا تجعلنی ظالماً

"اے اللہ! تو مجھے مظلوم بنا نہ کہ ظالم"

نیز فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:-

اللّٰھمّ احینی مسکیناً و امتنی مسکیناً و احشرنی فی زمرۃ المساکین۔

"اے اللہ! تو مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت مار اور مساکینوں کے ہی زمرے میں میرا حشر کرنا"

غریب و شکستہ کی تعریف

غریب اُس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے وجود میں غلطی، غیبت، غلاظت، غضب اور غصّہ نہ رہے اور شکستہ اُسے کہا جاتا ہے جس نے طاعتِ الٰہی کا طوق گلے میں پہنا ہو اور مسکین کو ربُّ الارباب سے ہر ولی اللہ کا خطاب ہے۔

خاموشی کی دوسری قسم

خاموشی کی دوسری قسم یہ ہے کہ عیب پوشی کی خاطر خاموشی اختیار کرنا۔ ایسی خاموشی خود فروشی اور دکانداری ہے۔ جس کا دکاندار ظاہر میں باجمعیت ہوتا ہے لیکن باطن میں

Marfat.com

سخت پراگندہ خیالات ہوتا ہے۔ ایسی درویشی سراسر مکروفریب ہے۔ ایسی خاموشی حلیمی اور سلیمی بڑے آدمیوں کا جال ہے۔

خاموشی کی تیسری قسم

خاموشی کی تیسری قسم یہ ہے کہ وہ خاموشی جو قلب کے تفکرُ، ذکر، فکر، مراقبہ اور دل کی طرف متوجّہ ہونے سے ہوتی ہے۔ یعنی قلب اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ رہتا ہے اور اس سے کُن فیکون کے الہام اور الست کے پیغام لیتا ہے۔ خاموشی اسی کی ٹھیک ہے جو عین در عین اور مقرب رحمٰن ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

الرحمٰن علی العرش استویٰ

"رحمٰن عرش پر قائم ہے"

عرش اکبر دل بود از دِل بہ بیں
نظر حق بر دِل بود حق الیقین

ترجمہ:۔ دل سے دیکھ دل عرش اعظم ہے یہ بات یقیناً حق ہے کہ اللہ کی نظر دلوں پر ہوتی ہے۔

خاموشی کی چوتھی قسم

خاموشی کی چوتھی قسم یہ ہے کہ اُس شخص کی خاموشی جس کی جان شوقِ الٰہی کی آگ سے کباب ہو گئی ہو اور خون جگر پیتا ہو اور وہ خلقت، شیطان اور دنیا کو فراموش کر کے معرفت فی اللہ میں لگا ہو۔ ایسی خاموشی عارف باللہ کے لیے فرض عین ہے، جو توحید ذات میں غرق ہو اور جسے نور ذات کا دیدار حاصل ہو۔ ایسی خاموشی اللہ تعالیٰ سے خلوت ہے۔ اس میں باطن مست اور ظاہر شریعت میں ہوشیار رہتا ہے اور بدعت اور نامشروعہ باتوں سے

Marfat.com

ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ اسی کو ذکر ذوق لازوال اور یاد ذکر اللہ یگانہ کہتے ہیں اور زیادہ فضول گو کو رجعت لاحق ہوتی ہے۔ ناقص کو معرفت اور حکمت حضوری کی باتیں نہیں بتانی چاہئیں۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:۔

لا تکلم کلام الحکمۃ عند الجھال

" جاہلوں کے پاس حکمت کی باتیں نہ کیا کرو۔"

یعنی جو شخص علم تصوّف، علم باطن اور معرفتِ الٰہی سے جاہل ہے۔"

زبان گونگی ہونا

حضور سیدِ عالم نُورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

من عرف ربہ فقد کل لسانہ

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زُبان گونگی ہوگئی۔"

اسلام کا سَر کیا ہے؟

حضور خواجۂ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

السکوت راس الاسلام

" خاموشی اسلام کا سَر ہے۔"

مؤمن کا تاج کیا ہے؟

حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:۔

السکوت تاج المومنین ومن سکت سلم ومن سلم نجیٰ۔

Marfat.com

"خاموشی مومن کا تاج ہے جو خاموش رہا وہ سلامت رہا جو سلامت رہا وہ
بچ گیا"

خاموشی کے مختلف اَسرار و رُموز

خاموشی قربِ خداوندی ہے۔
خاموشی انیسِ رحمانی ہے۔ اللہ سے خاموشی قلب کا قول ہے۔
خاموشی علوم کو زندہ کرتی ہے۔
خاموشی بہتر ہے۔
خاموشی جنت کی کلید ہے۔
خاموشی عزازیل سے محفوظ رہنے کے لیے بمنزلہ قلعہ ہے۔
خاموشی حکمت کی کلید ہے۔
خاموشی سے قلب محفوظ رہتا ہے۔
خاموشی سے نفس مُردہ ہو جاتا ہے۔
خاموشی سے قلب زندہ ہو جاتا ہے۔
خاموشی رُوح کی سلامتی ہے۔
خاموشی ہدایت کا نُور ہے۔
خاموشی ایمان کا پھل ہے۔
خاموشی مخلوق کی نجات کا سبب ہے۔
خاموشی توحید کی خلوت ہے۔
خاموشی جامع الجمعیت ہے۔

Marfat.com

قُرب اے دیدار

لب بجنبد عارفاں روئش نگر
عارفاں را دائمی باحق نظر

ترجمہ:۔ عارفین لب ہلاتے ہیں اُن کے چہروں کو دیکھ عارفین ہمیشہ اللہ پر نظر رکھتے ہیں۔

ہر کہ گوید غیر او شُد خر آواز
خاموشی خلوت خانہ شُد حق براز

ترجمہ:۔ جو کوئی اس کے سوا بولے اس کی گدھے کی آواز ہے خلوت خانہ میں چپ بیٹھنا اللہ کیساتھ راز دانی

سر ز تن گردد جُدا سخنش مگو
عارفاں ہم سخن باحق گفتگو

ترجمہ:۔ اگر سر جسم سے کاٹ دیا جائے تب بھی اس کی بات مت بیان کر عارف کی بات اللہ تعالیٰ سے ہم کلام

باھو ظاہر باخلق باطن حق کلام
ظاہر و باطن ز باطن شُد تمام

ترجمہ:۔ باھو ان کا ظاہر مخلوق میں باطن میں اللہ سے گفتگو ظاہر و باطن باطن سے مکمل ہوتا ہے

یافتہ دیدار در دیدہ درو
دیدار در دیدہ بیں خوش روبرو

ترجمہ:۔ دیکھنے والے کے اندر اُس کا دیدار پایا۔ دیکھنے والے کی آنکھ میں اُس کے سامنے خوش ہو کر دیدار کر۔

تو درو دیدار با دیدار دَرہ
ہر یکے تحقیق کُن ناظر نظر

ترجمہ:۔ تو اس میں دیدار کر دروازہ کے دیدار سے ہر ایک کی تحقیق کر اے نظر کرنے والے ناظر۔

ہر کہ دعویٰ کرد من دیدار در
منصفی انصاف دہ مثل خضر

ترجمہ:۔ جس کسی نے در کے دیدار کا دعویٰ کیا اے منصف انصاف کر وہ خضر کی مثل ہے۔

Marfat.com

رُو درِ آئینہ عکسی بیں شود
زشت و زیبا ہر یکی عکسی دہد

ترجمہ:۔ جا آئینہ کے میں عکس دیکھنے والا ہو وہ اچھے بُرے کا عکس ظاہر کرتا ہے۔

بایک نظر ناظر کند ناظرِ خُدا
بایک نظر حاضر برد با مصطفیٰ

ترجمہ:۔ ناظر خدا ایک نظر میں خدا کو دیکھنے والا بنا دیتا ہے اور ایک نظر میں بارگاہ مصطفیٰ میں پہنچا دیتا ہے۔

راہِ ایں کامل نظر ناظر ز نُور
بایک نظر با تو رساند در حُضور

ترجمہ:۔ ایسے کامل نظر کا راستہ کہ وہ نور خدا کے ساتھ نظر کرتا ہے ایک نظر میں تجھ کو حضور میں پہنچا دیتا ہے۔

ذکر فکر و باز وارد از خُدا
کشف کراماتش ز نفس باہَوا

ترجمہ:۔ ذکر فکر خدا سے دُور رکھتے ہیں کشف و کرامت نفسانی خواہشات سے ہیں۔

عین بیں از عین با عین است راز
ہر کہ با دیدار دائم در نماز

ترجمہ:۔ عین (ذات باری) کو عین سے دیکھ اس عین بیں ہی راز ہے جس کا دیدار ہمیشہ ہے وہ ہر وقت نماز میں

پنج پنجاہ رحمتش نازل نود
ہر کہ پنجاہ پنج یابد با سجود

ترجمہ:۔ اس کی پچپن رحمتیں نازل ہوتی ہیں جو کہ سجدوں کے ساتھ پچپن پاتا ہے۔

ولی اللہ کا تعلق باللہ ہونا

اس قسم کا صاحب تصوّر و تصرّف و توجّہ و تفکّر، معرفت، توحید، تجرید اور تفرید میں

Marfat.com

یگانۂ روزگار ہوتا ہے۔ روحانی اور شے ہے۔ عیانی اور خیالی اور احوالی اور حجابی اور ہے ؎

از نظرِ حق است گم یعنی خضر
از خضر گم گشتہ عارف را زبر

ترجمہ:۔ یعنی خضر نظرِ حق بین سے گم ہے عارف باللہ خضر سے بھی گم ہے۔

حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

"بیشک میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں اور میرا غیر یا میرے سوا اور کوئی انہیں نہیں پہچانتا"

نیز خاموشی چار اقسام میں منقسم ہے:۔

خاموشی کی پہلی قسم

خاموشی کی پہلی قسم یہ ہے کہ متکبر اور ظالم اہلِ دنیا کے دکھلاوے کی خاموشی جو بوجہ تکبّر وہ غریب مسکین اور مظلوم سے ہم کلام نہیں ہوتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللّٰھم اجعلنی مظلومًا ولا تجعلنی ظالمًا

"اے اللہ! مجھے مظلوم بنا اور ظالم نہ بنا"

خاموشی کی دوسری قسم

خاموشی کی دوسری قسم یہ ہے کہ اہلِ دکان اور بے باطن مشائخ کی خاموشی۔ جو وہ اپنی عیب پوشی کے لیے از روئے مکر و فریب کرتے ہیں۔

حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

Marfat.com

نعوذ باللہ من غضب الحلیم۔

"میں حلیم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

خاموشی کی تیسری قسم

خاموشی کی تیسری قسم یہ ہے کہ قلبی ذاکر مومن کی خاموشی، کیونکہ وہ مراقبہ ذکر اور فکر کے ذریعے اپنے دل کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے۔

خاموشی کی چوتھی قسم

خاموشی کی چوتھی قسم یہ ہے کہ عین العیان تصوّر والے کی خاموشی، کیونکہ وہ ہمیشہ معرفتِ الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے۔

عارف کے لیے دیگر مراتب کا حصول

عارف باللہ کو اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم نبیٔ مکرم رسول معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے حکم والہام ہوتا ہے۔ اس قسم کا حال قال میں آتا ہے اور قرآن مجید سنتا ہے۔ اگر حکم ہو تو وہ بھی دیکھتا ہے نہیں تو دست بستہ رہ کر گوشِ ہوش اور نظرِ چشم سے معرفتِ خداوندی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

ذکرِ زوال اور ذکرِ لازوال کی تعریف

جاننا چاہیئے کہ ایک ذکرِ زوال ہے اور دوسرا ذکر اللہ لازوال ہے۔ جس شخص کے وجود میں ذکر اللہ لازوال مع قرب معرفت الٰہی آتا ہے۔ اس سے نفس، خلق، دنیا اور شیطان کو زوال آتا ہے اور یہ چاروں اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے وجود سے دوئی اُٹھ جاتی ہے۔ یہ ہے ذکر اللہ باد باطن آباد کی شرح ہے

ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خُدا
خود پرستی رفت از وے دِل صفا

ترجمہ: جس کسی نے ذاکر ہونے کا دعویٰ کیا اس پر خود پرستی ختم ہوگئی اور دل صاف ہوگیا۔

ذاکر کے لیے خُدائی ثمرات

اس قسم کا صاحب ذکر الٰہی، ہردم ذکر الٰہی میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے ماتحت رہتا ہے۔ اسے مخلوق کا سرود پسند نہیں آتا خواہ داؤدی گلے کا گایا ہُوا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کے کان حق کے سننے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کی آنکھیں نور حضور کے دیدار کے اشتیاق میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اسے کسی مخلوق کے خط و خال کا حُسن پسند نہیں آتا خواہ وہ حُسن یوسف علیہ السلام کے حُسن کا سا ہی کیوں نہ ہو اور لبیں بند کیے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے اور اس کی زبان سے ماسوا حق کے کچھ اور نہیں نکلتا خواہ اُسے ہر بات کے عوض سلیمانی ملک ہی کیوں نہ دیا جائے ہے

مرا از پیرِ طریقت نصیحتے یاد اَست
کہ غیر یادِ خُدا ہر چہ ہست برباد اَست

ترجمہ: مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے اللہ کی یاد کے سوا جو کچھ ہے برباد ہے۔

دولت بسگاں داند نعمت بخراں
من اَمن امانیم تماشا نگراں

ترجمہ: اُنھوں نے دولت کتوں کو دی نعمت گدھوں کو میں امن و امان میں تماشا دیکھنے والا ہوں۔

قدرتِ ازلی اور فیض فضلی سے قلب در قلب اس کے قلب میں اسم اعظم کا فیض

Marfat.com

لکھا ہے اس اسمِ اعظم کا نام حیّ، قیوم ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔
اولٰئِکَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانُ
" یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب میں ایمان ہے"

سَر سے پاؤں تک نورِ الٰہی کا سرایت کر جانا

قرب اللہ رحمان کے ذریعے سے معلوم ہے کہ وہ اسم ذات اعظم دل میں مخلوق ہے اور اسم اللہ ذات کا تصوّر غیر مخلوق ہے اور یہ کہ وہ دل کے درمیان سے ایمان اعظم کے نُور سے پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ نور پیدا ہوتا ہے تو سَر سے پاؤں تک ہر عضو میں نُورِ الٰہی سرایت کرتا ہے اور ماسوی اللہ وجود سے نکل جاتا ہے۔

قلبی ذاکر کی خصوصیات

جاننا چاہیئے کہ قلبی ذاکر کا قلب بیدار رہتا ہے، قلبی ذکر سے دل زندہ ہوتا ہے اور قلبی ذاکر کو زندگی اور موت میں نا فنا ہونے والی بقا حاصل ہوتی ہے۔ خواب میں وہ محشر گاہ میں پلصراط سے بآسانی گزر جاتا ہے اور بہشت میں داخل ہو کر دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ جو شخص خواب یا مراقبہ یا باطن میں دیدار سے مشرف ہو کر مستغرق ہوتا ہے اور نُور توحید کا دیدار کرتا ہے اس کا دل دائمی طور پر بیدار ہوتا ہے اور وہ زندگی میں، اور موت کے بعد قبر میں مٹّی اور کیڑے مکوڑوں اور گل سڑ جانے سے بچ جاتا ہے۔ بروزِ محشر وہ صحیح سلامت بدن کے ساتھ اس طرح قبر سے اُٹھے گا جیسے کوئی سو کر اُٹھتا ہے۔ جب ایسا شخص قبر سے اُٹھے گا تو عرشِ اکبر پر سَر ٹکرائے گا اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دامن مبارک پر ہاتھ مارے گا تو اُس وقت آپ زبان مبارک

Marfat.com

سے فرمائیں گے کہ اے قلب کے ذاکر! زندہ دل فقیر! تجھے دائمی طور پر بقا حاصل ہے اور تو اللہ رب العالمین کے لقاء کا مست، دیوانہ، مشتاق اور عاشق رہا ہے۔ آج باخبر و باشعور ہو کہ قیامت کا دن ہے۔ پھر وہ مجلسِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بہشت میں آئے گا اور دیدار لقاء کے مراتب سے اس کا دل بقا حاصل کرے گا۔ اور پھر کبھی اُس کی نگاہ دیدارِ الٰہی سے الگ نہ ہوگی۔ جو شخص ان صفات سے متصف نہیں اُسے زندہ دل اور دل بیدار نہیں کہنا چاہیئے ؎

طلب کن از ذکرِ قلبش و از قلب
ذاکرِ قلبش بحرم راز رب

ترجمہ:۔ دل لگا کر اس سے ذکرِ قلبی طلب کر۔ ذاکرِ قلبی اللہ تعالیٰ کا ہم راز ہوتا ہے۔

کامل فقیر کے مراتب

کامل فقیر کے سات مراتب ہیں:۔

پہلا مرتبہ

ظاہر میں محتاج باطن میں لایحتاج

دُوسرا مرتبہ

ظاہر میں عاجز گدا باطن میں غنی۔

تیسرا مرتبہ

ظاہر میں اہلِ رنج باطن میں صاحب تصرف گنج۔

چوتھا مرتبہ

ظاہر میں اہلِ سوال باطن میں عارف باللہ ولی اللہ اور صاحب وصال۔

Marfat.com

پانچواں مرتبہ

ظاہر میں دنیاوی علم سے جاہل باطن عالم فاضل اور عارف۔

چھٹا مرتبہ

ظاہر میں گمنام اور باطن میں اٹھارہ ہزار عالم میں معروف۔

ساتواں مرتبہ

ظاہر میں اہل تقلید باطن میں اہل توحید۔

فقیر کی پہچان

جو کچھ تو طلب کرنا چاہتا ہے فقیر سے طلب کر۔ فقیر کی پہچان یہ ہے ۔ مخلص اور معتقد ہو کر طالب مولیٰ کرے اور رازداری کے علم سے باشعور ہو اور جمعیت باطن سے صاحب حضور ہو۔

فقیر کا خزانہ بخشنا

فقیر کامل کلید کُل کا ورد با قدرت ہوتا ہے۔ اس کا الہام، ذکر، فکر، تصوُّر، توجہُ تفکُّر، تصرّف، آواز، نظر، راز، مشاہدہ، ہاتھ، قلب، رُوح، سِرّ، نفس، کان، معرفت، قرب، حضور، فیض، فضل، عطا اور جمعیت۔ سب کے سب قدرت نورانی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں نُور اور مذکور کا تصوّر ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں نور حضور کی ہزار ہا تجلیات ہوتی ہیں۔ جس شخص پر ایک لحظہ

Marfat.com

یہ تمام انوار صادر ہوں وہ عین اللقاء سے مشرف ہونے کے لائق ہوتا ہے اور دونوں جہان کا فقیر بننے کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ اس ولی اور فقیر کامل کے مراتب ہیں جو ظاہری و باطنی علم میں پوری مہارت رکھتا ہو ایسا شخص کسی کو خزانہ بخشتا ہے تو اُسے لایحتاج کر دیتا ہے۔

هر که می بیند بداند آں کسے
شد بدیدار مرا اللّٰه بسے

ترجمہ:۔ جو کوئی دیکھتا ہے تو جانتا ہے۔ وہ کون ہے۔ مجھے دیکھنے کے لیے صرف اللہ ہی کافی ہے۔

عین را با عین بیند عین بیں
نیست آنجا آسماں و نے زمیں

ترجمہ:۔ ذاتِ باری تعالیٰ کو اپنی اصل ذات رُوحِ امرِ ربی سے ذاتِ احدیت کو دیکھ کیونکہ اس مقام میں آسمان و زمین نہیں ہیں (امیرالکونین)

Marfat.com

تصوّر کی تشریح

تصوُّر کی حقیقت کا اِنکشاف

بے ریاضت بھید، بے محنت معرفت اور بے اذکار قُرب کا نام تصوُّر ہے۔
اس کا ابتدائی سی حرفی قاعدہ قربِ اللہ کا تصوّر کرنا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونا ہے۔ پہلے ہی سبق میں قُرب فی اللہ لامکانی، لاتعداد اور بے شمار ہدایت رحمانی، طواف القلب، مدینۃ القلب، صفینۃ القلب اور بیان عنایت الٰہی کے تصوُّرات سکھائے جاتے ہیں جس سے وہ فرد الفرد ہو جاتا ہے۔ اس کی رُوح کو فرحت ہوتی ہے۔ جمعیت کل کے قُرب کے سرِ اسرار اور تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حُسنِ جمالیت اس پر منکشف ہوتے ہیں۔

اَقسامِ تصوُّر

تصوُّر کی پہلی قسم کا نام غواثی ہے۔

تصوُّر کی مندرجہ ذیل ستائیس اقسام ہیں:

Marfat.com

تصوّر کی دوسری قسم کا نام غیاثی ہے۔

تصوّر کی تیسری قسم کا نام غوثی ہے۔

تصوّر کی چوتھی قسم کا نام قطبی ہے۔

تصوّر کی پانچویں قسم کا نام اخلاصی ہے۔

تصوّر کی چھٹی قسم کا نام حیاتی ہے۔

تصوّر کی ساتویں قسم کا نام مماتی ہے۔

تصوّر کی آٹھویں قسم کا نام توحیدی ہے۔

تصوّر کی نویں قسم کا نام تجریدی ہے۔

تصوّر کی دسویں قسم کا نام تفریدی ہے۔

تصوّر کی گیارھویں قسم کا نام دعوتی ہے۔

تصوّر کی بارھویں قسم کا نام توفیقی ہے۔

تصوّر کی تیرھویں قسم کا نام طریقی ہے۔

تصوّر کی چودھویں قسم کا نام حقیقی ہے۔

تصوّر کی پندرھویں قسم کا نام جامع الجمعیت کل ہے۔

تصوّر کی سولھویں قسم کا نام کلید ہے۔

تصوّر کی سترھویں قسم کا نام نمائشد ہے۔

تصوّر کی اٹھارھویں قسم کا نام فکر ہے۔

تصوّر کی انیسویں قسم کا نام فنائے نفس ہے۔

تصوّر کی بیسویں قسم کا نام قلبی ہے۔

تصوّر کی اکیسویں قسم کا نام رُوحی ہے۔

تصوّر کی بائیسویں قسم کا نام سری ہے۔

Marfat.com

تصوّر کی تئیسویں قسم کا نام **بقاء البقاء** ہے۔

تصوّر کی چوبیسویں قسم کا نام **فناء الفناء** ہے۔

تصوّر کی پچیسویں قسم کا نام **فضلی** ہے۔

تصوّر کی چھبیسویں قسم کا نام **فیضی** ہے۔

تصوّر کی ستائیسویں قسم کا نام **ذاتی و صفاتی** ہے۔

جو شخص بیک وقت مرشد کامل سے یہ ستائیس اقسام تصوّر ایک قدم میں عبور کرے اُس کا وجود پختہ اور حوصلہ وسیع ہو جاتا ہے اور وہ عالم باللہ فقیر فی اللہ اور حقیقی کرامات کا مالک بن جاتا ہے۔

تیغ برہنہ کا حصول

کامل مکمل اور اکمل عارف باللہ شہوار ہاتھ میں ننگی تلوار لیے ہوئے زندہ قلب ہو کر دونوں جہان کا تماشا دیکھتا ہے، اُس کی رُوح بیدار ہوتی ہے۔ وہ نُور ذات کے مشاہدات اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کے لائق ہوتا ہے ؎

ہر کرا تصوّر کامل الکلّی وصال
عین با عینش رسد حق الجمال

ترجمہ: جس کا تصور کامل ہے اُس کو مکمل وصال حاصل ہے ذات ذات میں فنا ہوتی ہے حق جمال ہوتا ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق
زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو کوئی اللہ کے ذکر میں دیوانہ ہو گیا اس کے پاؤں کے نیچے عرش کرسی چودہ طبق ہیں۔

قصہ خواں کے مراتب

قصہ خواں اور افسانہ گو کے بہت سے مراتب ہیں لیکن ان کا باطن معرفتِ خداوندی

Marfat.com

سے بے خبر ہوتا ہے۔ جو شخص مستی میں شریعت احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر راسخ قدم ہے، وہ معرفت کا مغز، صاحب تحقیق اور توفیق بحق رفیق اور عین بعین دیدار خداوندی کا نظارہ کرنے والا ہے۔

مشاہدات کا حصول

جو سر صحیح سے معتبر ہے اُسے ازل سے ابد تک اور دنیا سے عقبیٰ تک نور ذات کے مشاہدات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ باہوش اور عقل ہوتا ہے اور نامشروع، بدعتی کاموں اور دنیاوی محبت سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

کفر و شرک کی تخصیص

جس شخص کی آنکھ ازلی فیض کی وجہ سے دیدار خداوندی سے مشرف ہو جائے تو اُس کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور وہ روشن راز آنکھ سے بے کھٹکے نہیں رہ سکتا کیونکہ حق کا چھپانا کفر ہے اور دینی معاملات میں جھوٹ بولنا بمنزلہ شرک ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

اِنتہائے فقیر

جاننا چاہیئے کی فقیر کامل کی انتہا یہ ہے کہ اس کے ورد و وظائف، آواز، تلاوت، نماز، ذکر، فکر، مذکور، الہام، حضور، تصوّر، تصرّف، راز، نظر، مشاہدہ، نور، توحید، ذکرِ زبان، ذکرِ رُوح، فنائے نفس، سر، فیض اور عطاسب قدرت الٰہی کے مذکورہ کاموں سے ہوں اور وہ فنا فی اللہ اور مع اللہ ہو۔

یہ مراتب نورِ الٰہی کے مراتب سے ہیں۔ ان ہی سے ہر مرتبے میں ہزار ہا بلکہ

Marfat.com

بے شمار انوار ہیں۔ ان مراتب کا صاحب حضور اور وجود مغفور ہوتا ہے۔ گو خلقت میں گمنام ہوتا ہے لیکن باطن میں اٹھارہ ہزار عالم میں معروف ہوتا ہے ؎

فقر از نور است نور از نور شُد
قلب قالب نور و جاں مغفور شُد

ترجمہ:۔ فقر نور سے ہے نور ہوا قلب کا قالب نورانی اور جان روح مغفرت شدہ ہے۔

فقر سرّے از خدا اسرار راز
با حضوری قلب قالب با نماز

ترجمہ:۔ فقر کے اسرار خدا کے سر الاسرار ہیں دل کی حضوری کی وجہ سے قالب تمام جسم نماز میں ہے۔

گر ترا چشم است نیں احوال بیں
پنج را با پنج بردارد یقیں

ترجمہ:۔ اگر تیری چشم بینا ہے تو اس حالت کو دیکھ کر اس نے پانچ کو پانچ پر یقین کے ساتھ رکھا ہے۔

ہر طرف بینم بہ بینم ذاتِ نُور
قبلہ نورش سجدہ با جاں شُد حُضور

ترجمہ:۔ میں جس طرف دیکھتا ہوں اُس کی ذات کا نور دیکھتا ہوں اس کے نور کے قبلہ کو سجدہ اور جان کے ساتھ اُس کے حضور حاضر۔

دل ترا رفتہ است با خطرات گاہ
با ادب در سجدہ بر قبلہ نگاہ

ترجمہ:۔ اگر کبھی تیرا دل خطرات کی طرف چلا گیا تو سجدہ میں مؤدب ہو اور قبلہ پر نظر رکھ۔

در عبادت سجدہ دل تو کے ربود
عارفاں رد قبلہ دل با حق نمود

ترجمہ:۔ عبادت کے سجدہ میں تیرا دل کون لے گیا عارفین کا چہرہ قبلہ کی طرف اور دل سے اللہ کا دیدار کرتے ہیں۔ الٰہی! نماز میں راز عطا فرما۔ جس نمازی کا دل با نیاز ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور

Marfat.com

میں ہم راز ہے۔ اور حق بر حق اور صاحب ذکر ہے۔

قادری فقیر کی پہچان

جاننا چاہیئے کہ فقیر ولی اللہ، عارف باللہ، کامل کل، جامع الجمعیت، کل الکلید، قادری چند ایک باتوں سے پہچانا جاتا ہے:

۱۔ وہ مخلوق کی نگاہوں میں گداگر ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک غنی ہوتا ہے۔

۲۔ وہ مخلوق کے نزدیک رنجیدہ ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک وہ صاحب خزائن الٰہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے خزینے اور گنجینے عطا فرما کر لایحتاج کر دیتا ہے۔

۳۔ وہ مخلوق کے نزدیک اہلِ سوال ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک وہ عارف باللہ ولی اللہ اور با قرب وصال ہوتا ہے۔

۴۔ وہ مخلوق کی نظروں میں جاہل ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک عالم و فاضل، فیض بخش اور نافع المسلمین ہوتا ہے۔

جاہل اسے کہتے ہیں جو عالم کے علم کا مخالف ہو وہ مخلوق کے نزدیک اہلِ تقلید ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک فنا فی اللہ اور فنا فی التوحید ہوتا ہے ؎

مرد آں باشد کہ باشد شہ شناس
می شناسد شہ را در ہر لباس

ترجمہ: مرد وہ ہوتا ہے جو بادشاہ پہچانتا ہو۔ وہ بادشاہ کو ہر لباس میں شناخت کرے۔

باھو می شناسد اولیاء را با نظر
ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

ترجمہ: باھو اولیاء کو ایک نظر میں جان جاتا ہے جیسے سنار چاندی سونے کو پہچانتا ہے۔

Marfat.com

تشریح ذکرِ قلب

زندگی قلب، بیدارِ قلب، بقاقلب، قوۃ قلب توفیق قلب

قلب کی حقیقی کیفیت

جاننا چاہیئے کہ جو قلب ایک دفعہ بیدار ہو جاتا ہے وہ دائمی طور پر رویت ربوبیت میں مستغرق اور دیدار الٰہی کے لیے مشتاق عاشق، دیوانہ، مبتلا اور متوجہ رہتا ہے۔ بعض کو مراقبہ میں، بعض کو خواب میں وصال ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خواب خیال نہ ہو، بعض عین عیاں دیکھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ نفس، حبِ دنیا اور خطرات شیطانی سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ جو قلب ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اُسے ہمیشہ کی بقا حاصل ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو کر اسی میں مستغرق رہتا ہے۔ زندگی میں وہ اللہ کے ساتھ رہ کر اُس کی قدرت کے عجائبات سے حظ اُٹھاتا ہے، قبر میں بھی نہیں مرتا۔ ایسے صاحب قلب کے لیے قبر بمنزلہ خلوت خانہ ہے اور اس میں ذکرِ الٰہی کی برکت سے خواب فی اللہ میں ہوتا ہے نہ اسے کیڑے مکوڑے کھاتے ہیں نہ مٹی بلکہ قلب دائمی طور پر زندہ رہتا ہے۔ ایسا صاحبِ قلب قیامت کے دن قبر سے اس طرح اُٹھے گا

Marfat.com

جیسے کوئی سو کر اُٹھتا ہے اور وجد، جذبہ، سکر سے عرش اکبر پر سر ٹکرلیئے گا اور دامن مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنار کو پکڑے گا جو اُسے لطف و کرم سے فرمائیں گے کہ اے صاحب ذکر د جذب قلب ہوش میں آؤ کیونکہ آج قیامت کا دن ہے۔ پھر وہ شخص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ بغیر حساب کتاب بہشت میں داخل ہوگا۔ یہ مراتب اُن اشخاص کے ہیں جو مرنے سے پہلے مر جاتے ہیں۔ صفا باطن والے قلبی ذاکر جب زندگی یا موت میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں تو دنیا و عقبیٰ اور اُن کی نعمتوں اور حور و قصور کو بھول جاتے ہیں۔ ذکر قلبی اشخاص کو روز ازل سے ہی الٰہی فیض و فضل سے نصیب ہوتا ہے۔

ے ذکر قلبی طلب کُن قرب از قلب
ذاکرِ قلبی بحرم رازِ رب

ترجمہ:۔ دلی قرب کے ساتھ ذکر قلبی کر قلبی ذکر والا رب کے رازوں کا محرم ہوتا ہے۔

اسمِ اعظم اور اسمِ اللہ ذات کی تاثیرات

پس معلوم ہوا کہ اسم اعظم قدرتِ الٰہی سے قلب میں تحریر ہے اور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے ایمانی نُور قلب کو حاصل ہوتا ہے جس کی برکت سے وہ روشن ضمیر اور عین العیان ہو جاتا ہے۔ اسم اعظم اور اسم اَللہ ذات کی تاثیر سے قلب میں سے ایمانی نور سورج کی مانند طلوع ہوتا ہے اور روشن ہوتا ہے جو محض عطائے الٰہی ہے۔ قلب کے مابین سے نور الحق ایمان جلوہ گر ہوتا ہے۔ پھر سر سے پاؤں تک قرب الٰہی سے ایمانی نور ہر عضو میں سرایت کرتا ہے اور وجود میں جو غل اور غل و غش ہوتی ہے نکال دیتا ہے اور نفسانی، شیطانی اور دنیاوی پریشانی اور خطرات نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اسم اللہ ذات کا تصور آتا ہے تو اسم اللہ کے چار حروف سے چار دریا توکل، ترک، معرفت اور توحید کے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ان دریاؤں کی غواصی کرتا ہے وہ فقیر

Marfat.com

عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے مراتب ضرب، قدرت، قوت نور الہدیٰ قادری کو حاصل ہوتے ہیں ؎

قادری صاحب ادب راسخ یقیں
قادری از عین رحمت راز بیں

ترجمہ:۔ قادری باادب پختہ یقین رکھنے والا۔ قادری رحمت کی آنکھ سے رازوں کو دیکھتا ہے۔

قادری صاحب نظر صاحب کرم
باحیا و قادری اہل از شرم

ترجمہ:۔ قادری صاحب نظر اور صاحب کرم ہوتا ہے۔ قادری حیادار باشرم ہوتا ہے۔

قادری را شیر نر روبہ نظر
با نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ:۔ قادری کے سامنے شیر ببر لومڑی نظر آتا ہے قادری سونے چاندی کو ہرگز کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا۔

غزل

نیست آرام دراں دل کہ ہوس بسیار است
گل شود غنچہ دراں باغ کہ خس بسیار است

ترجمہ:۔ اس دل کو آرام نصیب نہیں ہوتا جس میں بہت زیادہ ہوس ہوتی ہے جس باغ میں کانٹے بہت زیادہ

دل بے وسوسہ از گوشہ نشیناں مطلب
کہ ہوس در دل مرغانِ قفس بسیار است

ترجمہ:۔ گوشہ نشینوں کے دل کو وسوسہ سے خالی گمان مت کر قفس میں بند پرندوں کے دل میں ہوس بہت

از بداں فیض محال است بہ نیکاں برسد
حق بیداریٔ دزداں بعس بسیار است

ترجمہ:۔ بدوں سے فیض ملنا مشکل ہے نیکوں کے پاس جا۔ چوروں کی شب بیداری کا حق

Marfat.com

مثنوی

پشت پازن بر دو عالم تا فلک پیما شوی

از سریٔ دنیائے دُوں برخیز تا رعنا شوی

ترجمہ:۔ دونوں جہانوں پر لات مار تاکہ سیاہ افلاک ہو کمینی دنیا کے خیال کو چھوڑ تاکہ رعنائی حاصل ہو۔

ترک کبر و عُجب کن تا قبلۂ عالم شوی

خصلتِ ابلیس را بگذار تا آدم شوی

ترجمہ:۔ تکبر خودپسندی کو چھوڑ تاکہ جہان کا قبلہ ہو۔ شیطان کی عادتوں کو چھوڑ تاکہ تو انسان بنے۔

مجو آرائش از دل نامرادی تا نظر دارد

کہ نخلِ ایمن نباشد از تزلزل تا ثمر دارد

ترجمہ:۔ دل سے آرائش مت تلاش کر نامرادی پر نظر رکھ تذبذب سے امن کے درخت کو پھل نہیں لگتا۔

غزل

سادہ لوحانِ جنوں از بیمِ محشر غافل اند

بیم رسوائی نباشد نامۂ ننوشتہ را

ترجمہ:۔ سادہ دل پاگل محشر کے خوف سے غافل ہیں خط نہ لکھنے کو رسوائی کا خوف نہیں ہوتا۔

جمع کردن خویش را در عہدِ پیری مشکل است

پیش راہ نتواں گرفتن لشکرِ برگشتہ را

ترجمہ:۔ بڑھاپے کی عمر میں اپنے آپ کو مطمئن کرنا مشکل ہے بھاگے ہوئے لشکر کو راستہ پر واپس لانا ناممکن ہے۔

مطلبِ کونین در آغوشِ ترکِ مدعا است

آں نیابد مطلبش تا مدعا دارد کسے را

ترجمہ:۔ دل سے دونوں جہان کو طلب نہ کر عداوت کا ترک بہتر ہے اس کو نہیں پائے گا طلب نہ کر جب تک [illegible]

Marfat.com

غزل

پیراں تلاش رزق فزوں ازجواں کنند
حرصش گدائے شود شام بیشتر دارد

ترجمہ:۔بوڑھے جوانوں سے زیادہ رزق تلاش کرتے ہیں اس کی حرص گدا ہوتی ہے شام کو بہت زیادہ

مہائے فنا را از علائق نیست پروا
نیندیشد زخار آنکس کہ دامن درکمر دارد

ترجمہ:۔فنا کی مہموں کو علائق کی پرواہ نہیں ہے جو آدمی دامن کو کمر سے باندھ کر رکھتا اُسے کوئی خوف نہیں ہوتا۔

ز ابراہیم ادہم پرس قدر ملکِ درویشی
کہ طوفاں دیدہ از آسائشِ ساحل خبر دارد

ترجمہ:۔ملک درویشی کی قدر ابراہیم ادہم سے معلوم کر آسائشوں کا طوفان دیکھا طوفان کی خبر ساحل رکھتا ہے۔

اے عزیز! معرفت کسے کہتے ہیں، اور وہ کیا شے ہے؟ اور توحید کس علم سے حاصل ہوتی ہے؟ مشاہدۂ نورِ ذات اور دیدارِ حضور سے مشرف ہونے کا کون سا راستہ ہے؟ اور قربِ الٰہی جمعیت باجمال اور عین بعین وصال سے کون واقف ہے؟ عین العیاں تک کس کی نگاہ پہنچ سکتی ہے؟ ۔

خود نماند درمیانش بے حجاب
معرفت توحید ہر یک را جواب

ترجمہ:۔اپنے آپ کو درمیان سے فنا کر دے تو پردہ اُٹھ جائے گا توحید کی معرفت پر بات جواب ہے۔

آب جو در آب گم شد آب گو
ہمچناں است قرب دیدارش برد

ترجمہ:۔نہر کا پانی دریا کے پانی میں گم ہو گیا ہے سب کو پانی کہ۔قرب یہی ہے اس کے دیدار کو جا۔

Marfat.com

نیست آنجا ذکر و فکر و نے آواز
عین با عین است فی اللہ غرق راز

ترجمہ :۔ اس جگہ ذکر فکر اور آواز نہیں ہے عین عین کے ساتھ ہے فنا فی اللہ راز ہے۔

حیرتش عبرت نباشد در جمال
شد حضوری وحدتش با حق وصال

ترجمہ :۔ اس کو عبرت حیرت جمال میں نہیں ہوتی۔ وحدت کی حضوری اور وصال حق حاصل ہوتا ہے۔

انتہا با ہر طریقہ شد تمام
قادری را ابتداء شُد ایں مقام

ترجمہ :۔ تمام سلسلوں کی جہاں انتہا ہوتی ہے قادری سلسلہ کی اُس جگہ سے ابتدا ہوتی ہے۔

اِبتدائے قادری کیا ہے ؟

قادری کی ابتداء یہ ہے کہ قرب حق کی وجہ سے عرش سے تحت الثریٰ تک کا تماشا اپنے قدموں کے نیچے دیکھے اور ہر طبقے کی سیر اُڑ کر کرے۔ یہ مراتب سروری اور قادری طالب کے اَدنیٰ مراتب ہیں۔

سروری قادری طالب کی پہچان

سروری قادری طالب وہ ہے جو ظاہر میں عامل اور باطن میں کامل ہو۔ ظاہر میں عامل وہ ہے جو تمام جزوی و کلی علوم سے واقف ہو اور باطن میں کامل وہ شخص ہے جو دل، روح اور سِر کی آنکھوں سے اسرارِ الٰہی کی معرفت کا صاف مشاہدہ کرے۔ نیز قدرتِ سبحانی کے کل وجزو اور کونین و مکان کو دیکھے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہمیشہ لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرے اور چاند سے

Marfat.com

مچھلی تک دیکھے اور قدرت الٰہی کی سیر کرے تو یہ تماشا طبقات باطن کا نہیں۔ ایسا شخص معرفتِ توحیدِ الٰہی سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگر مرشد چاہے تو مرید کو باطن میں خواب یا مراقبہ میں علم نص، حدیث، قرآن، تفسیر، مسائل فقہ کی تعلیم کر سکتا ہے جس سے طالب یا مرید روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ علم باطنی کی قدرت سے ظاہری علم و فاضل پر غالب آتا ہے اور مقابلہ میں جواب باثواب دیتا ہے۔

یہ تمام مراتب اہلِ حجاب کے ہیں۔ جو معرفت توحید الٰہی سے باطن میں بے خبر ہیں۔ ایسا عالم علماء کے مرتبے پر ہے نہ کہ فقراء کے مرتبے پر۔

باطنی توجُّہ کے اثرات

اگر مرشد کسی کو باطن میں توجُّہ باطنی سے خواب یا مراقبہ میں ذکر کی تلقین اور دست بیعت کر لے تو ذکر ظاہر و باطن میں جاری ہوتا ہے اور باتوجّہ ذکر کی گرمی تاثیر کرتی ہے اور تن بدن میں آگ سی پُھنک جاتی ہے جس سے وہ دن رات بے قرار رہتا ہے اور بے خود اور مست مجنوں اور دیوانہ بن جاتا ہے۔ اس قسم کے مراتب والا باطنی معرفت مشاہدہ حضوری اور قربِ وصال سے محروم رہتا ہے اور اس کا ذکر ذکر زوال ہوتا ہے۔ ایسا مرشد خام بے بصر اور خام خیال۔ وہ نفس کی تجلیات دیکھتا ہے جو دراصل آگ کی تجلیات ہوتی ہیں جسے وہ احمق خیال کرتا ہے کہ یہ دیدار دیدار الٰہی کی تجلیات ہیں۔ ایسا شخص نور حضور، معرفت الٰہی سے بہت دُور ہے۔

باطنی درویش کون؟

توحید الٰہی کی باطنی معرفت والا درویش کسے کہتے ہیں؟ اور توحید الٰہی کی باطنی معرفت کیا ہے؟ مشاہدہ ذات اور خاص قرب مع اللہ اور حضور با اخلاص یہ ہے۔ باطن کیلئے

Marfat.com

دو طریق ۔ دو توفیق ۔ دو راہ رفیق ہیں اور عین الحق وحق الیقین کا اس امر کے لیے دو گواہ تحقیق طلب کرتا ہے ۔ ایک تصور اسم ذات اللہ جس سے ایک لحظہ میں ذات وصفات کے تمام مقامات طے کرتا ہے اور حاضرات کے ذریعے وجود زندہ رہتا ہے ۔

کامل مرشد کا ایک اور کمال

دوسرے ناظرات میں عین العیاں ۔جو کامل مرشد ناظر منظر ہے وہ ہمیشہ حاضر باعین ہے ۔ وہ طالب اللہ کو عین باعین پہنچاتا ہے اور اسے ذکر فکر اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی ۔ طالب اللہ کو پہلے ہی روز اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاضرات اور عین العیاں ناظرات کا سبق پڑھاتا ہے ۔

طالب کی اعلیٰ مقام تک رسائی

مرشد کامل کی توجہ سے سبق کے شروع ہی میں طالب اپنے آپ کو جس جگہ اور جس مقام پر چاہتا ہے، پہنچاتا ہے ۔معمور باطن والا مُرشد کامل اسم اللہ ذات کی توجُّہ سے حاضرات کے تصوّر اور ناظرات کی توفیق کے ساتھ باطن میں ٹھیک مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کی تعلیم اور ذکر کی تلقین اور بہت سے منصب اور مراتب دلاتا ہے ۔

طالبُ النّبی کی کیفیّت

اگر طالب کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پُورا پُورا یقین ہو تو اُس کے وجود میں خلق وخصلت وخود بوئی جمیعت محمدی تاثیر کرتے ہیں ۔ اس قسم کا باطن بے باطل

Marfat.com

اور برحق ہوتا ہے کیونکہ اسے حق اور طریق با توفیق حاصل ہوتا ہے۔ واقعی وہ سیدھی راہ پر ہوتا ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طالب نیک عاقبت والا ہوتا ہے۔

حقیقت کی کسوٹی

اگر طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتقاد نہ رہے تو وہ نفس مَردود کی قید میں ہو جاتا ہے کیونکہ مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انجام اور مرشد کامل کی تلقین کسوٹی ہے جس پر صادق و کاذب کو پرکھا جاتا ہے۔

حُضور الٰہی کا حصول

اگر مرشد کامل اسم اللہ ذات کے حاضرات اور فی اللہ ذات کے تصوّر کی تاثیر سے وہ مع اللہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ حضور الٰہی حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بن جاتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں پاک و صاف ہو جاتا ہے خواہ مخلوق اسے پسند نہ کرے۔ اسے مخلوق کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اس طرح سے توفیق کے ساتھ باطن بے باطل ہو جاتا ہے۔

حضرت محبوب سُبحانی تک رسائی کے ثمرات

اگر کسی کو مُرشد کامل اسم اللہ ذات کے تصوّر کے حاضرات و ناظرات کے ذریعے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کے حضور سے مشرف کر کے آپ سے تعلیم و تلقین دلائے اور آپ کو اُس کی نوازش فرمائیں تو وہ دائمی طور پر مجلس میں حاضر رہے گا۔ اس قسم کا باطن بھی بے باطل ہوتا ہے کیونکہ طریق با توفیق سے ہوتا ہے

Marfat.com

برحق ہوتا ہے اور تحقیق ہوتا ہے۔ ان تینوں مراتب کو ذاتِ الٰہی سے مشرف بدیدار مطلق۔ توحید قرب اللہ حضور کہتے ہیں ؎

شُد قادری را سہ مراتب سہ مقام
بے ذکر بے فکر در وحدت تمام

ترجمہ:۔ قادری کے تین مراتب اور تین مقام ہوتے ہیں بغیر ذکر بغیر فکر کے توحید میں کامل ہوتا ہے۔

مرشدِ کامل بود ایں رازِ راہ
با توجہ برد مجلسِ مصطفیٰ

ترجمہ:۔ اس راستہ کا رازدان پیر کامل ہوتا ہے ایک توجہ سے بارگاہِ رسالت میں پہنچا دیتا ہے۔

باھو را ہو بردغم غیرت نماند
قلب باہو روز و شب اللہ بخواند

ترجمہ:۔ باھو کو ہو میں پہنچا دیا غیریت کا غم نہ رہا۔ باھو کا دل دن رات اللہ اللہ پکارتا ہے۔

کاملاں را ختم آخر ہُو تمام
کنہ اعظم اللہ نداند اہلِ خام

ترجمہ:۔ کاملین کا کام ہو پر ختم ہوتا ہے اللہ کے اسم اعظم کی حقیقت نا اہل نہیں جانتے۔

یہ راہ باطنی جان پر کھیل جانے سے ہاتھ آتی ہے کیونکہ اس بظاہر جہان میں لایحتاج اور بے نیاز ہونا پڑتا ہے اور ذاتِ الٰہی کے نور میں ڈوبا رہنا پڑتا ہے۔

فقراء کی تخلیق کی محور

فقر کے انتہائی مراتب یہ ہیں کہ نور ذات کے حضور میں ہو۔ وجود مغفور اور باطن معمور ہو۔ حضور خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

خلقت العلماء من صدری وخلقت السادات من صلبی و

Marfat.com

خلقت الفقراء من نور اللّٰہ تعالیٰ۔

"علماء میرے سینے سے، سادات میری پیٹھ سے، اور فقراء نورِ الٰہی سے پیدا کئے گئے ہیں۔"

فقراء کا بہشتی خاک سے تخلیق ہونا

فقیر میں طمع، حرص، حسد اور کبر اس لیے نہیں ہوتے کہ اس کا دل اسم اللّٰہ ذات کی تاثیر سے سیر ہوتا ہے اور اسے دائمی دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں:۔

خلق اللّٰہ تعالیٰ کل شئ من طین الارض و خلقت الفقراء من طین الجنۃ۔

"اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو تو زمین کی مٹی سے پیدا کیا لیکن فقراء کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا۔"

صحبتِ نبوی کا دائمی حصول

جس فقیر کو نورِ الٰہی کا اصلی وصل حاصل ہے اس کا باطن مکمل ہے اور اسے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی دائمی صحبت حاصل ہے۔ دنیا و عقبیٰ اس کی طلب میں شب و روز حلقہ بگوش اور فرمانبردار غلام کی طرح ہیں۔ دنیا و آخرت کے تمام الٰہی خزانوں کا تصرف اسے حاصل ہوتا ہے۔ اور اُسے پورا اختیار ہوتا ہے۔

فقراء کے لیے دو باتوں کا حصول

رحمت الٰہی سے فقراء کو ابتداء ہی میں دو باتیں حاصل ہو جاتی ہیں:۔

Marfat.com

پہلی بات

دنیا کی طرف سے ان کا دل سرد ہوتا ہے۔

دُوسری بات

باطنی جمعیت انھیں پوری پوری حاصل ہوتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من له المولیٰ فله الکل

"جس کا اللہ اُس کا سب کوئی"

ع در مدرسہ دیدار توحیدش سبق
شد مطالعہ کل و جزو جملہ خلق

ترجمہ:۔ دیدار کے مدرسہ کا سبق توحید ہے تمام مخلوق کے جزو کل کا مطالعہ ہو جاتا ہے۔

کُنہ کن را یافتم لاریب غیب
ہر کہ احمق کرد ظاہر نیست غیب

ترجمہ:۔ یقیناً کل کی حقیقت کو میں نے غیب سے جانا جو کوئی احمق ظاہر کرے وہ غیب نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب

"جو متقی غیب پر ایمان لاتے ہیں"

ان کے لیے یہ سراسر ہدایت ہے۔

قادری غرق فی الحق کی کیفیت

وہ سلک سلوک کونسا ہے جس میں طالب اللہ ہر وقت اپنے آپ کو معرفت الا اللہ

Marfat.com

میں پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ قرب معرفت مشاہدۂ نور توحید اور ذات حضور کی راہ ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصوّر سے اسرار ربانی، جمعیت جاودانی، عین العیانی منکشف ہوتے ہیں۔ ایک لحظہ میں توجّہ کے ساتھ لامکان تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قادری غرق فی الحق، فی اللہ فانی کے ابتدائی مراتب ہیں ؎

گر تو خواہی معرفت توحید ذات
با تصوّر مُردہ دل را کُن حیات

ترجمہ:۔ اگر تو توحید ذات کی معرفت چاہتا ہے تو تصور سے مردہ دل کو زندہ کر۔

عرش زیرش فرش۔ روے خوش نشیں
معرفت توحید کُلی ایں بہیں

ترجمہ:۔ عرش اُس کے فرش کے نیچے ہے اس پر خوشی سے بیٹھ توحید کی مکمل معرفت اُس کو جان۔

کامل مُرشد کا کام

جاننا چاہیئے کہ ذکر و فکر کے سلسلے میں رجعت و زوال کی مصیبت ہے اور ورد و وظائف اور دعوت پڑھنے کے سلسلے میں رجوعاتِ خلقت کی رجعت کا خوف ہے اور چلّہ اور خلوت کے سلسلے میں خطراتِ شیطانی کا ڈر ہے اور حُجرے کے سلسلے میں وسوسہ اور وہم کا خوف ہے۔ یہ تمام مطلق حجاب ہیں۔ معرفت الٰہی کی قریب کی راہ اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے کیونکہ اس سلسلے میں سب کچھ طے ہو جاتا ہے اور تمام مقام اور درجات کی سیر ہو جاتی ہے۔ کامل مُرشد وہی ہے جو اسم اللہ ذات کے طے کرنے میں تمام مطالب حل کر دے ؎

با تو گویم بشنو اے اہلِ ہوس
ہر مطالب اسم اللہ با تو بس

ترجمہ:۔ اے اہل ہوس میں تجھ سے کہتا ہوں سن۔ بس تُو تو صرف اللہ کے اسم کو طلب کر۔

Marfat.com

اسم اللہ ذات بڑی بھاری اور وزنی شے ہے اس کے اٹھانے کے لیے بڑا وسیع حوصلہ چاہیئے اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہنا چاہیئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدنیا لکم والعقبیٰ لکم مولیٰ لی۔

"دنیا اور آخرت تمھیں لو مجھے مولیٰ کافی ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما زاغ البصر وما طغیٰ

"نہ اس کی آنکھ چوکی اور نہ اُس نے نافرمانی کی۔"

حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو کانت نصیب المشتاقین بدون جماله فواویلاه ولو کانت النار نصیب المشتاقین بجماله فواشوقاه۔

"اگر اُس کے جمال بغیر مشتاقوں کو جنت نصیب ہو تو سخت افسوس اور بدقسمتی ہے اور اگر اس کا جمال دوزخ میں ملے تو بڑی خوش قسمتی ہے۔"

علم بہر از معرفت روشنضمیر
ہر کہ خواند بہر دنیا بے نظیر

ترجمہ: روشن ضمیر کے لیے علم معرفت سے حصہ ہے اگر علم دنیا کے لیے پڑھے تو بینظیر ہے۔

علم بہر از تقوئے طاعت حق پسند
گر ترا عقل است بشنو ہوشمند

ترجمہ: متقی کا علم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو پسند کرتا ہے اے ہوش مند اگر تجھے عقل ہے تو سن لے۔

عالم دیں درم بے دین طلب
با تو گویم بشنوائے بے ادب

ترجمہ: عالم دین اگر بے دین سے روپیہ طلب کرے تو میں تجھ سے کہتا ہوں اے بے ادب سن لے۔

Marfat.com

علم بہر از راز راہبر باخدا
با تو گویم بشنو اے سرّ ہوا

ترجمہ: علم راز کے لیے خدا ایک رہبری کرتا ہے میں تجھ سے کہتا ہوں اے ہو کے رازدار سُن لے۔

فرضِ عین اور فرضِ عرض میں فرق

علم زیادہ پڑھنا فرضِ عین ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور معصیت کا ترک کرنا فرضِ عرض ہے۔

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

لا فرق بین الحیوان والانسان الا بالعلم

"حیوان اور انسان میں صرف علم کا فرق ہے"

خصوصیاتِ علم

علم وہ ہے جس سے انسان خدا رسیدہ بنے، علم وہ ہے جس سے حق حاصل ہو، اور معرفت کی حقیقت کو پہنچ جائے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل ہو کر دیدار سے مشرف ہووے۔

علم کے معانی اور اُس کی حقیقت کی شناسائی

علم کے معنی ہیں جاننا، لیکن کیا جاننا؟ یہ کہ جس سے حق و باطل میں تمیز ہو سکے۔ اور انانیت، کفر، شرک، کبر، خودپسندی، طمع، حرص، حسد اور خواہشات نفسانی دُور ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جائے، خواہشاتِ نفسانی جاتی رہیں اور رُوح کو بقا حاصل ہو۔

Marfat.com

ز دل چشم بکشا بہ بیں ذاتِ نُور
تو نفس ایں فنا کن روی در حُضور

ترجمہ:۔ دل کی آنکھ کھول ذات باری کے نور کو دیکھ تو اپنے نفس کو اس کے حضور فنا کردے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وفی انفسکم افلا تبصرون۔

"اور وہ تمہارے نفوس میں ہے کیا تم اسے نہیں دیکھتے"۔

بندے اور اللہ تعالیٰ کے مابین اگر کوئی پردہ ہے تو صرف یہی ایک نفس ہے جب درمیان سے اُٹھ جائے تو پھر معاملہ صاف ہے ؎

ز شہرگ نزدیک چوں گویند دُور
اِسم اللہ برد مارا در حُضور

ترجمہ:۔ وہ شہ رگ سے زیادہ نزدیک پھر اُس کو دور کیوں کہتے ہیں اسم اللہ کا ورد مجھ کو حضور میں لے گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فاینما تولوا فثم وجه الله

"پس جس طرف رُخ کرو اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے"۔

؎ ہر طرف بینم بجلوہ ذاتِ نُور
از تصوُّر اسمِ اللہ باحُضور

ترجمہ:۔ میں اس کی ذات کے نور کا جلوہ ہر طرف دیکھتا ہوں اللہ کے نام کے تصور سے حضور میں ہوں۔

سب سے بہتر طریقہ کا حُصول

وہ کونسا طریقہ ہے جس میں دعوت کا تمام علم و عمل یکبارگی عمل میں آتا ہے اور دعوت رواں ہو جاتی ہے اور عالم عامل بن جاتا ہے یہ طاعت اور توفیق طاعت سے ہاتھ نہیں

Marfat.com

قسم ہے۔ دعوت کے بارے میں عالم اور کامل وہ شخص ہے کہ پہلے قرآن یا دُعا سیفی یا اسماءِ باری تعالیٰ یا دور مدوّر کلمۂ اللہ مع اللہ کی دعوت پڑھے اور دعوت مع اللہ کے دور مدوّر پڑھنے کا جواب باثواب جانے، پھر اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دور مُدوّر پڑھے پھر اسی طرح مع حضرت آدم تا حضرت خاتم النبیین یا تمام انبیاء اور مرسل کے ساتھ پڑھے۔ پھر موکل فرشتہ کے ساتھ دور مُدوّر دعوت پڑھے اور جانے۔ پھر تمام شہداء، غوث، قطب، فقیر اور درویشوں کے ہمراہ دور مُدوّر پڑھے اور جانے۔ پہلے دعوت کا حکم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرے اور دعوت کی اجازت حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰت والتسلیمات سے حاصل کرے، پھر تمام صحابہ کرام اور پنجتن پاک سے طلب کرے۔ پھر حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی از روئے لطف و کرم و مرحمت دعوت کا حکم دیں اور اس کے بعد تمام انبیاء، اولیاء اللہ، مرسل، اصفیاء، غوث، قطب اور فقیر اسے اجازت دیں تو وہ دعوت میں کامل مکمل کل الکلید اور عامل بنتا ہے اور جب دعوت پڑھنا چاہتا ہے کسی ولی اللہ کی قبر پر بیٹھ کر پڑھتا ہے اور جواب باثواب لیتا ہے۔ دعوت کا پڑھنا کوئی آسان کام نہیں اس میں رجعت اور آفات بہت سی ہیں لیکن کامل دعوت والے کو نہ ہی رجعت ہوتی ہے نہ ہی زوال اور نہ ہی اسے حصار کی حاجت ہوتی ہے وہ عارف باللہ، ولی اللہ اور پروردگار سے یگانہ ہوتا ہے۔ کامل دعوت خواں کی نگاہوں میں تمام الٰہی غیبی خزانے موجود ہوتے ہیں اسے کیا ضرورت ہے کہ کسی دنیادار کے لیے دعوت پڑھے۔ جو شخص دنیا یا کسی دنیادار کے لیے دعوت پڑھتا ہے۔ وہ ناقص ہے۔ اسے دعوت کی ابتداء و انتہاء اور اس کا طریقہ ہی نہیں آتا۔ کامل شخص دعوت کو صرف تین باتوں کے لیے پڑھتا ہے کیونکہ الٰہی خزانوں کا تصرف اُسے حاصل ہوتا ہے اس لیے اس کا دل دنیا کی طرف سے سرد ہوتا ہے۔ اس کی نگاہوں میں سونا، چاندی اور مٹی یکساں ہیں وہ تین موقع حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

آتا۔ ہاں مُرشد کامل کی توجّہ اور اجازت سے حاصل ہوسکتا ہے

ہر کہ را مُرشد نہ او شیطاں مُرید

ہر کہ بامُرشد بود گو بایزید

ترجمہ: جس کا پیر نہیں وہ شیطان کا مرید ہے جس کا پیر ہے تو اُس کو کہہ کہ وہ بایزید ہے۔

وہ کونسی راہ ہے جس سے دعوت کا تمام علم وعمل یکبارگی عمل میں آتا ہے اور دعوت رواں ہوجاتی ہے؟

اولیاء اللہ کی قبور پر دعوت پڑھنے سے انسان عامل بن جاتا ہے۔

وہ کونسی راہ ہے جس سے معرفت، توحید، فقر، قرب، مشاہدہ بلا مجاہدہ بالتمام حاصل ہوتا ہے اور فقیر ایک لحظہ میں کامل ہوجاتا ہے۔

اسمِ اللہ ذات کے تصوّر اور استغراق فی اللہ سے۔ یہ فیض اور بخشش الٰہی مرشد کامل سے ہاتھ آتی ہے۔

کامل مُرشد کس عمل اور کس بات سے پہچانا جاتا ہے؟

اس کی بات کنہ کن سے ہوتی ہے۔ ذکر فکر میں مست رہتا ہے۔ طالبوں کو ذکر الٰہی میں مشغول کرتا ہے۔ نور ذات اور حضور کے مشاہدے اور توجّہ اور تصوّر کے سوا اور کسی طرف خیال نہیں کرتا۔

فقیر کی رُوح کی پاکیزگی

جاننا چاہیئے کہ صاحب جوہر فقیر کے قالب، قلب اور رُوح پاک ہوتے ہیں۔ اور اس کا جسم، جان اور وجود رحمٰن کی توحید گاہ ہوتا ہے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قُرب جمعیت عطا ہوتا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ اسم اللہ ذات کے تصور والا فقیر نہ ہی ذکر د

Marfat.com

فکر کی راہ جانتا ہے اور نہ ہی وِرد وظائف پڑھنے کی، نہ ہی مراقبہ مکاشفہ اور مجادلہ کا طریقہ جانتا ہے اور نہ ہی کشف و کرامات کا، نہ ہی دنیاوی عزّ و جاہ کا، وہ تو فنافی اللہ ہوتا ہے اور اسے ذاتِ حق کا عین بعین وصال حاصل ہوتا ہے۔

صادق اور صاحبِ تصدیق طالب کون ؟

جاننا چاہیئے کہ صادق صاحبِ تصدیق اور باتوفیق طالب اللہ وہ ہے جو مرشد سے مشاہدۂ نورِ ذات کی معرفت اور باطن کی معموری طلب کرے۔ طالب صادق ٹھیک حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ اسمِ اللّٰہ ذات کا گویا تصور بے ریاضت راز ہے۔ اس طریق کا قدردان قادری فیض بخش مرشد کامل ہے۔

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

من اراد الدنیا فلہ الدنیا ومن اراد العقبیٰ فلہ العقبیٰ

ومن اراد المولیٰ فلہ الکل۔

"جو دنیا کا ارادہ کرتا ہے اُسے دنیا، اور جو عاقبت کا ارادہ کرتا ہے اُسے عاقبت مل جاتی ہے لیکن جو اللہ کا ارادہ کرتا ہے اُسے سب کچھ مل جاتا ہے۔"

بے نیاز ہونا

جاننا چاہیئے کہ ذات صفات کا درجہ بے واسطہ آتا ہے جس کو کل الکلید توحید لت کے مشاہدات ہاتھ آتے ہیں، وہ لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے کسی سے کچھ حاجت نہیں رکھتا۔

اقسامِ دعوت

سب سے سخت اور غالب دعوت تیغ برہنہ دعوت ہے۔ باتوفیق دعوت پانچ

Marfat.com

پہلا موقع

یہ کہ سلیمان بادشاہ لٹیرے کافروں سے جنگ کر رہا ہو۔

دوسرا موقع

کوئی شخص دعوت پڑھتے وقت رجعت میں آکر دیوانہ ہو گیا ہو۔

تیسرا موقع

یہ کہ کسی عامل عالم وارث انبیاء کو کوئی مہم پیش آئی ہو۔

توجّہ فقیر کے اثرات

جب فقیر عمل دعوت کو ملحوظ رکھے اور اسم اللہ ذات کے تصوّر و تصرّف میں کامل اکمل اور مکمل کل ہو تو اس کی ایک مرتبہ کی نگاہ خلوت، چلّہ اور دعوت کے مجاہدہ اور ریاضت سے ہزار گنا بہتر ہے۔ جس فقیر کو توجّہ، تصرّف اور تصوّر کا عمل ہے۔ اس کی لحظہ بھر کی توجّہ قیامت تک قائم رہتی ہے بلکہ روز افزوں بڑھتی جاتی ہے۔

وارثِ انبیاء کون؟

وارثِ انبیاء علماء کی یہ پہچان ہے کہ اگر اسے علم ظاہری میں کمی، نقص، غلطی یا سہو واقع ہو یا علماء کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت پورا نہ اتر سکے تو ظاہری علوم کی قوت سے حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر نبی اور مُرسل کی رُوح

Marfat.com

سے ملاقات و مصافحہ کرکے اس غلطی کی درستی کرائے اور تحقیق کرائے جو عالم باطن میں اپنے آپ کو مجلس میں حاضر نہیں کرسکتا وہ انبیاء کا وارث کس طرح ہوسکتا ہے وہ تو مردہ دل ڈھور ڈانگر کی مانند ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت کا مالک وہ ہوسکتا ہے جو زندہ دل، زندہ روح ہو نہ کہ نفسانی اور ناسوتی ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

کمثل الحمار یحمل اسفارًا

ایسے علماء اُس گدھے کی مانند ہیں جس پر بڑی ضخیم کتب لدی ہوئی ہوں

علم با عمل است علمش راہبر

عالماں را دل صفا صاحب نظر

ترجمہ:۔ عالم باعمل کا علم رہبر ہے عالموں کا دل صاف اور وہ صاحب نظر ہیں۔

عارف باللہ کی نشانی

عارف باللہ اور فقیر ولی اللہ اُسے کہتے ہیں جو معرفت اور توحید کا لطیف اور شریف جامہ زیبِ تن کرے اور ایک ہی گھونٹ میں توحید اور معرفت کا سمندر پی جائے اور دم نہ مارے اور نہ ہی جوش و خروش دکھلائے۔ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو اور اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہو اور اللہ تعالےٰ اس کے مدِ نظر ہو۔

فقیر حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالیٰ وما ینطق عن الھویٰ اور وہ خواہش سے بات نہیں کرتا بلکہ اللہ کے حکم سے کرتا ہے۔

Marfat.com

ثابت قدمی کی بنیاد

یہ مراتب معرفت، علم، کشف، کرامت، تجرید، تفرید، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، توحید، تصوّر، تصرّف، توجّہ، تفکّر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، قدرت، نورذات، مشاہدہ فی اللہ، فنا اور بقا اور دعوت رویت الٰہی کے ہیں۔ اسم اللّٰہ کے حاضرات سے ان سب کا ایک لحظہ میں حاصل کر لینا بالکل آسان بات ہے لیکن اس مطلب کے لیے حوصلہ وسیع اور مجلس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائمی حضوری درکار ہے۔ جو بڑی مشکل بات ہے کیونکہ اس کے لیے دم ذات الٰہی میں اور قدم حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر رکھنا چاہیئے۔ اور پھر اس پر مرتے دم تک ثابت قدم رہنا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

یہ مراتب اُن اشخاص کے ہیں جو عارف حق الیقین، دین میں پکے اور عنایت الٰہی سے دم باقدم بے غم ہوں۔

اقسامُ النّاس

جاننا چاہیئے کہ لوگ تین اقسام میں منقسم ہیں:۔

پہلی قسم کے لوگ

محجوب یعنی اہل دنیا۔ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ ہوتا ہے نیز علم کا حجاب بھی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ رحمٰن کے مخالف اور نفس، دنیا، اور شیطان کے موافق

Marfat.com

ہو۔ چنانچہ آیا ہے کہ العلم حجاب الاکبر علم بڑا بھاری حجاب ہے۔ ایسے لوگ منافق۔ کافر۔ کذاب اور صاحب نفس امارہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور یوں میں بھی بندہ و بشر ہوں۔ اپنی نسبت نہیں کہتا کہ میں فرشتوں کی طرح پاک صاف ہوں۔ کیونکہ نفس انسانی تو آدمی کو ہمیشہ بدی کے لیے اُبھارتا ہے مگر یہ کہ میرا رب اپنا رحم کرے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری قسم کے لوگ

مجذوب اہل کشف جو ولایت نور اور روشن ضمیری کے شروع میں ڈر کر افسوس عبرت اور حیرت سے رجعت کھا کر نامکمل اور ادھورے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ اہل حجاب ہیں اور معرفت سے محروم رہتے ہیں۔

تیسری قسم کے لوگ

محبوب۔ یہ لوگ روحانی، زندہ قلب، فانی النفس ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو لاہوت کے شروع میں ہی لوحِ ضمیر کا مطالعہ نصیب ہوتا ہے۔ ظاہر و باطن میں مثل آفتاب بے حجاب ناظر ہوتے ہیں اور توحید و معرفت کے ہر مقام اور ہر نبی علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس معلوم کہ اہل نفس کو مردار میں لذت حاصل ہوتی ہے لیکن قلب بیدار کی زندگی، ذکر، فکر، مراقبہ اور مکاشفہ میں ہے۔ اہل رُوح کو راحت، فرحت، نشاط، عیش و عشرت، خوشی و خرمی، جمعیت، لذت، ذوق و شوق، رویت الٰہی میں مستغرق ہونے اور مشرف بہ دیدار الٰہی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ مراتب

Marfat.com

اُس شخص کے ہیں، جسے اسم اللہ ذات کا تصوّر حاصل ہے اور جو روحانی یقین العیانی ہے اور جسے قربِ الٰہی حاصل ہے ایسا شخص جہاں کہیں جاتا ہے دونوں جہان کا نظارہ ہاتھ کی ہتھیلی اور پشت ناخن پر سے کر سکتا ہے۔ اسے لکھنے پڑھنے، دائرے پُر کرنے اور تین اُنگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

دروازۂ رحمت تک رسائی

جو شخص اسم اللہ ذات، اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسم اعظم اور اسماء الحسنیٰ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تیس حروف اور قرآنی آیات کے تصوّرات کی کُنہ کو جانتا ہے اور باکُنہ پڑھتا ہے۔ وہ جس مقام میں چاہے خود کو پہنچا سکتا ہے خواہ مقام فنائے نفس میں، خواہ مقام صفائی قلب میں، خواہ مقامِ رُوح میں، اور خواہ لامکان لقا میں۔ یہ مراتب فقراء کے ہیں۔ اے احمق، بے ادب، بے حیا! اگر تو آئے گا تو دروازۂ رحمتِ الٰہی کھلا ہے۔ اگر نہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

عارف کے لیے پریشانی کا حصول

عارف لوگ عبرت اور حیرت میں پریشان ہیں کیونکہ حساب گاہ اور تماشائے میدان قیامت ان کے مدنظر ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ ہر روز کسی خاص شان میں ہوتا ہے کبھی میدان میں کبھی خوف میں۔

اے عزیز! جاننا چاہیئے کہ ذکر، مراقبہ، خواب، موت، عیاں تمثل، توصل، فنا و بقا، لامکان اور لقاء کی شرح الگ الگ ہے۔ بعض مراتب کو خواب کی تعبیر سے، بعض کو علم تفسیر سے، بعض کو روشن ضمیری سے، بعض کو معرفت مشاہدہ، بعض کو حال کے

Marfat.com

قرب و احوال کے وصال سے، بعض کو علم ازلی کے فیض سے اور بعض کو موتوا قبل آنت مُوتُوا کے دیدار سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ان مراتب میں سے ہر ایک کی تحقیق ظاہری اور باطنی طریق سے ہو سکتی ہے۔ دما توفیقی الا باللہ جو زندہ قلب ہے اُسے وصال لازوال، حال کمال احوال، جمعیت جمال، مشاہدہ عین جمال کے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور جو مُردہ دل ہے وہ طالب دنیا، تارک الصّلوٰۃ، شراب خوری، بدعتی، راگ سننے والا، خام خیال، مصاحب شیطان، تابع نفس ہوتا ہے خواہ وہ عالم و فاضل ہو۔ خواہ جاہل، قلب کا ذکر، روشنی اور جمعیت صرف زندہ قلب کو حاصل ہوتی ہیں۔

علم گوہر ترک حرص و با ہوا
نفس را بگزارد و شو عالم خدا

ترجمہ:۔ علم موتی ہے وہ ترک کرنا حرص اور خواہشات نفسانی کا ہے نفس کو چھوڑ اور عالم ربانی و حقانی بن۔

ہر کہ خواند علم از بہر درم
بے نصیب از معرفت جود و کرم

ترجمہ:۔ جو کوئی حصول دنیا کے لیے علم پڑھتا ہے تو معرفت سخاوت اور کرم میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔

Marfat.com

دعوت کی شرح

عامل دعوت کون؟

دینی مہمات کے لیے دعوت پڑھی جاتی ہے تو اس مطلب کے لیے ناقص دعوت خواں پہلے نماز استخارہ پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کو عامل دعوت کہتے ہیں اور جو شخص اس مطلب کے لیے قوت توفیق سے مراقبہ میں جائے اُسے اہلِ کامل کہتے ہیں اور جو باطنی تقویت سے غیبی فتوحات اور لاریبی واردات حاصل کر سکے اور عین العیانی اور روحانی الہام سے سکے اُسے مکمل کہتے ہیں اور جو اسم اللہ ذات کے حاضرات اور قرب الٰہی سے لوحِ محفوظ کا مطالعہ یا لوحِ ضمیر کا تصور کر سکے اسے اکمل کہتے ہیں اور جو ان سب مراتب پر حاوی ہو وہ دونوں جہان کا بآسانی نظارہ دیکھ سکتا ہے۔

فقیر ناظر کی توجہ کی افضلیت

دعوت پڑھنے سے فقیر ناظر کی ایک مرتبہ کی توجہ ہزار درجہ افضل ہے۔ جو توفیق طریق کی

Marfat.com

ہیں. اس کے مغز اور پوست میں ذاتِ الٰہی کا نور سرایت کرتا ہے اور وہ ذات الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے اور لذات وحیوانات کو ترک کیے ہوئے ہوتا ہے اگر کہیں کھائے تو ذکر الٰہی، قربِ نور اور تجلیات نورِ سلطانی سے جل کر خاک سیاہ ہوجاتا ہے اور ہست سے نا ہست، بود سے نابود ہوجاتا ہے۔ صفائی باطنی کی وجہ سے دنیا وعقبیٰ کی کوئی شے اس سے چھپی نہیں رہتی اس قسم کا عارف باللہ اگر معرفت کا سمندر بھی پی جائے تو نہ ہی ظاہر کرے گا نہ ہی جوش و خروش کرے گا بلکہ وہ ہمیشہ شریعت کا لباس پہنے رہتا ہے اور اسی میں لگا رہتا ہے۔

اقسام دعوت

دعوت چہار اقسام میں منقسم ہے:۔

پہلی قسم:۔ دعوت قفل کامل۔

دوسری قسم:۔ دعوتِ کلید مکمل۔

تیسری قسم:۔ دعوت توحید اکمل کمال باقرب اللہ وصال لازوال۔

چوتھی قسم: دعوت جامع النور غرق فنافی اللہ روشن ضمیر. عالم باللہ اور فقیر فی اللہ دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔

Marfat.com

توجہ سے واقف ہے۔ اسے دعوت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی توجہ ہی سے کام دن بدن ترقی پر ہوتا ہے اور وہ ترقی قیامت تک مسلسل چلی جاتی ہے۔

ملک میں بارش کی کمی ہونا

دعوت کامل کو دعوت قفل بھی کہتے ہیں۔ اس دعوت میں بذریعہ تصوّر قرآن مجید پڑھا جاتا ہے چنانچہ جو اہل دعوت رُوئے زمین پر ہوتے ہیں پہلے دعوت قفل پڑھنے سے ان کے قفل اس طرح پر بند کر لیے جاتے ہیں کہ دعوت کا ایک حرف بھی رواں نہیں ہوتا اس رجعت سے یا تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں یا اُس ملک میں بارش کی کمی ہو جاتی ہے یا غلّے کا قحط پڑتا ہے یا لوگوں میں وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

قُفل کا کُھل جانا

دعوت مکمل کلید دعوت۔ اس میں قربِ الٰہی سے مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں با منظوری قرآن مجید پڑھا جاتا ہے جس سے ازل، ابد، دنیا و عاقبت، اور معرفت کے دروازوں کے قفل کُھل جاتے ہیں اور یہ کہ سب کچھ عین بعین دکھائی دیتا ہے۔

اَرواح سے جواب باثواب کا حصول

دعوت توحید اکمل۔ اس میں اولیاء اللہ کی قبور پر دعوت پڑھی جاتی ہے جس کے ذریعے ہر ایک رُوح سے جواب باثواب حاصل کیا جاتا ہے۔

ہستی سے نیستی کا حصول

دعوت جامع النور۔ اس دعوت کے پڑھنے والے کے تصرف میں دونوں جہان ہوتے

Marfat.com

شرح دعوت کل الکمال عین الجمال

غنی فقراء کی شانِ فقیری

اس دعوت والا پارسا اور اس کے ہاتھ میں سنگِ پارس ہوتا ہے اور لا یحتاج ہو جاتا ہے اسے رجعت نفس لاحق نہیں ہوتی چنانچہ کہا گیا ہے ان اللہ یحب الفقراء الغنی اللہ تعالیٰ غنی فقیروں کو پیار کرتا ہے۔ مکار پارسا کسی ادھورے اور نامکمل کے چیلے چانٹے ہوتے ہیں۔

بنیادِ دعوت

دعوت کی بنیاد علم اکثیر کیمیا اکسیر ہے۔ علم کیمیا بغیر اکسیر کام نہیں دیتی۔ علم دعوت میں رجعت، راندگی جنونیت، حوادث، آفات، رنج و بلا، دیوانگی، بے قراری اور بے جمعیتی بہت ہے۔ کاملوں کو نہ رجعت کا خوف نہ حصار کی ضرورت۔ وہ بلا و مصیبت سے فارغ اور صاحب احوال لازوال ہوتے ہیں۔ ناقص دعوت، خواں

Marfat.com

دعوت پڑھ کر اُلٹا خراب ہوتا ہے۔

اَرواح فقرا سے ملاقات کا حُصول

مرشد کامل کی اجازت سے دعوت کے عمل میں اور کل وجزو کا قبضہ میں لانا بالکل آسان ہے لیکن اگر ناقص تمام عمر میں بھی کوشش کرتا رہے تو بھی اس کے لیے دعوت کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو دعوت میں کامل ہے وہ گدا نہیں بلکہ وہ حکمِ الٰہی اور اجازت حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملک و ولایت کا حاکم ہے۔ اہل اللہ صاحب دعوت تیغ برہنہ ذوالفقار قاتل کفار ہاتھ میں لیے دین بالیقین کا یکتا ہوتا ہے۔ جب فقیر کاملیت کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو سب سے پہلے طالب کو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے باطن میں حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخرت تک کے تمام انبیاء، اولیاء، مومن، مسلمان، غوث، قطب، فقیر اور درویشوں کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے اور ہر ایک کے نام اور صورت سے آشنا کراتا ہے اور کامل شخص طالب کو دعوت کے شروع میں ولی اللہ کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے اور تمام اہلِ ذکر و فکر، اہل ذکر و فکر، اہل مجاہدہ و مشاہدہ، اہل نفس وہوا، زندہ قلب، اہل روح بقا، اہل درویش اور فقیر جو مختلف ممالک ولایتوں، صوبوں، پرگنوں، شہروں اور گھروں میں رہتے ہیں۔ سب سے ورد وظائف کی قوت کے ذریعے آشنا کراتا ہے۔ اسی واسطے کامل واکمل اہل دعوت کی اجازت ہر مشکل و مہم کو آسان کرنے والی ہوتی ہے۔

Marfat.com

تشریحِ دعوت

ارواحِ مومنین کا قرآن خوانی کرنا

صاحب عمل دعوت، عامل، کامل اکمل مکمل اور کل الکلید ہوتا ہے۔ صاحب دعوت کی انتہا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے۔ یہ دعوت ہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن مجید، درود پاک پڑھا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تک کے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی اَرواح کے ساتھ مل کر قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلسِ اقدس میں صحابہ کرام، امام، شہیدین، معصومین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور تمام صحابہ کرام سے لے کر قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اور اس میں ہر ایک فقیر درویش، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، ولی اللہ، عارف باللہ، واصل الی اللہ، صاحب

Marfat.com

منصب و مراتب، مومن اور مسلمان کی اَرواح قرآن مجید پڑھتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ سے باترتیب دور مدوّر قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو ایک دم میں کئی ہزار الہام ہوتے ہیں اور گرد اگرد ایک ہاتھ کے فاصلے پر تمام انبیاء و اولیاء اور اہل اسلام کی اَرواح صف بصف اور ان کے گرد ملائکہ کی صفیں کھڑی ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک سے روحانی حکم و اجازت اور روحانی قرب لے کر رات کے وقت دعوت پڑھنے کے لیے کسی تیغ برہنہ ولی کی قبر پر جا کر دعوت پڑھتا ہے جس سے جواب باثواب اور ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق کا علم ہوتا ہے اس قسم کا عامل اہلِ دعوت، دعوت پڑھنے کے لائق ہے وہ بخشا ہُوا وجود ہوتا ہے اسے نہ حصار کی ضرورت نہ رجعت کا خوف، دعوت کا پڑھنے والا عارف باللہ لازوال اور فقیر فقر الوصال ہو جاتا ہے۔ پھر جس مقام پر بیٹھے گا دونوں جہان کو ہاتھ کی ہتھیلی یا ناخن کی پشت پر مشاہدہ کرے گا۔ اسم اللہ کے تصوّر سے دعوت قبور کا عامل اسی قسم کا ہوتا ہے۔

غیبی خزانوں کا مشاہدہ کرایا جانا

حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور

"جب تم کسی معاملہ میں حیران ہو جاؤ تو قبروں والوں سے نصرت طلب کرو۔"

کیونکہ تصرف دعوت میں انسان کو تمام غیبی خزانے دکھائی دیتے ہیں اور وہ ان پر متصرف و قابض ہو جاتا ہے۔ جس وقت اس قسم کی دعوت اور اسم اللہ ذات کا تصور ہو جاتا ہے تو صاحب تصور دعوت اللہ تعالیٰ کا منظور نظر، با جمعیت، مستغرق فی اللہ، ولی اللہ، متوجہ ہو کر توجہ، تفکرّ اور مراقبہ سے مقام محبت و معرفت اور مشاہدۂ ذات حق میں آتا ہے تو عرش اکبر جنبش کھا کر کہتا ہے کاش کہ میں زمین کے فرش پر ہوتا اور مجھ پر قرآن مجید پڑھا

Marfat.com

جاتا اور عبادتِ الٰہی کی جاتی اور ملائکہ رو رو کر اور پُکار پکار کر کہتے ہیں کہ افسوس ہم انسان ہوتے تو ہمیں بھی ان جیسے مراتب حاصل ہوتے۔ یہ علم محض ازلی فیض، عطا و فضل الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اُسے معلوم نہ تھا۔

گفت باھُو گوش کن بہر از خدا
طلب کن حق معرفت وحدت لقا

ترجمہ:۔ باہو نے کہا خدا کے لیے غور سے سن اللہ تعالیٰ سے معرفت اور توحید کی لقا طلب کر۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:۔

انا عند ظن عبدی بی فلیظن مایشاء و انا مع حین یذکر فی نفسی و اذا ذکرنی فی الملاء ذکرته فی الملاء خیر منه و من یقرب الی شبرا فقد تقربت الیه ذراعًا و من تقرب الی ذراعًا فقد تقربت الیه باعا و من جاء الی یمشی جئت الیه هرولة۔

"میں اپنے بندے کے خیال کے نزدیک ہوں پس جو چاہے وہ میرا خیال کرے، جس وقت وہ مجھے یاد کرے گا میں اس کے پاس ہوں اگر وہ خفیہ اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کروں گا اگر وہ مجھے کُھلم کُھلا یاد کرے گا تو میں اُس سے بڑھ کر کُھلم کُھلا یاد کروں گا جو میری طرف ایک بالشت بڑھے گا تو میں اُس سے بھی زیادہ بڑھوں گا۔ اور اگر کوئی میری طرف آہستہ چل کر آئے گا تو میں اُس کی طرف بھاگ کر آؤں گا۔"

ہر کہ فی اللہ گشت فانی با خُدا
نورِ نورِ ذات فی اللہ شد لقا

ترجمہ:۔ خدا کی قسم جو کوئی فنا فی اللہ ہو گیا اس کا نور اللہ کی ذات کے نور سے ملاقاتی ہوا۔

Marfat.com

علمِ لدنّی کا ورود

جو فقیر فقر کے سلطان الایام کے ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے اسے قربِ الٰہی سے علوم کی وحی اور الہام کا مرسل قدرتِ الٰہی سے ہزارہا بلکہ بے شمار پیغام پہنچاتی ہیں اور علمِ لدنّی اور وارداتِ غیبی اس پر وارد ہوتی ہیں۔

جمعیت کا حصول

عارف باللہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ایک دم میں ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں مقامات طے کرتا ہے اور جو کچھ غل و غش، غلاظت، کدورت اور خناس خرطوم کے واہمات و خطرات کا زنگار دُور کر دیتا ہے۔ اس کا دل اسم اللہ ذات اور دائمی حضوری کے سوا اور کسی طرف مائل نہیں ہوتا اس مقام پر پہنچ کر دل کو جمعیت حاصل ہوتی ہے اور روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔

فقرِ محمدی سے دوری کا سبب کیوں؟

فقیر فی اللہ کو یہ توفیق حاصل ہے کہ ایک نگاہ سے جہاں چاہے پہنچا سکتا ہے اور کسی ذاکر وجود میں نگاہ کرے تو اس کی تاثیر سے اس کے قلب و قالب میں اسم اللہ ذات سرایت کر جاتا ہے اور تمام بدن میں اسم اللہ کا نقش خوشخط لکھا ہوا دیکھتا ہے لیکن یہ مراتب ناقص ہیں۔ اگرچہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ذکر کی گرمی ہوتی ہے اور مردہ دل میں بھی گرمی آجاتی ہے لیکن جب تک اسے مشاہدہ اور معرفتِ الٰہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری حاصل نہ ہو تب تک اس پر یقین نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ مبتدی کیلئے اس قسم کے مراتب فقرِ محمدی اور معرفتِ الٰہی سے دوری کا سبب ہیں۔

Marfat.com

دعوت کی شرح

وہ کون سی دعوت ہے جس سے دونوں جہان کے مطالب حل ہوتے ہیں اور وہ کون سی دعوت ہے جس کے پڑھنے سے کافر، کاذب، قاطع الطریق، منافق اور زندیق دشمن کے ہزارہا لشکر حیرت وبحرت میں آتے ہیں، اور بے دل ہو کر حاضر ہو جاتے ہیں اور دینِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختیار کرتے ہیں اور وہ کون سی دعوت ہے کہ قرآن مجید اور اسمائے الٰہی پڑھنے سے تمام دشمن اندھے ہو کر حاضر خدمت ہوتے ہیں اور صلح کر کے روشن چشم بن جاتے ہیں۔ وہ کون سی دعوت ہے کہ قرآن مجید پڑھنے سے دشمن کا تمام لشکر بے خود اور دیوانہ ہو جاتا ہے انھیں نہ اوزاروں خیال رہتا ہے اور نہ گھر کا پتہ، نہ ہی بول سکتے ہیں بلکہ جب تک اس عامل کو نہ دیکھ لیں حیران و پریشان اور خراب رہتے ہیں ہوشیاری اور صحت حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ کون سی دعوت ہے کہ جس میں قرآن مجید پڑھنے کے شروع میں ہی جن وانسان اور ملائکہ مسخر ہو جاتے ہیں، وہ دعوت حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے روضۂ انور پر قرآن مجید کا حسب ذیل طور پر پڑھنا ہے کہ قبر مبارک پر انگلی سے پہلے محمد بن عبد اللہ لکھے اور پھر اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ

Marfat.com

عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا لکھے اور قبر مبارک کے گرداگرد سورہ مزمل یا سورۂ انا فتحنا پڑھے اور متوجہ ہو کر مراقبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مقصد حاصل ہو جائے گا۔ یہ روضہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعوت عظیم ہے۔

وہ کون سی دعوت ہے جس سے تمام الٰہی غیبی خزانے نکال کر خرچ کر سکتا ہے اور مشرق سے مغرب تک تمام بادشاہ اس کے مسخر حلقہ بگوش، غلام، مرید اور تابع ہو جاتے ہیں۔

وہ کون سی دعوت ہے جس سے دنیا اور عقبیٰ کی محبت دل سے جاتی رہتی ہے اور دل سیر ہو جاتا ہے، دنیا اور عقبیٰ کو اختیار نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ معرفت دیدار الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے فقر کی گدائی اور باطنی درجے کی صفائی اور نفس خلاف سے جدائی بہت بہتر بات ہے۔

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

الدنیا قوس وحوادثہا سہام والانسان فیہا ھدف ففروا الی اللہ حتی نجات الناس۔

"دنیا کمان کی طرح ہے اس کے حادثات تیر اور انسان ان کا نشانہ، پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو حتیٰ کہ تم ان سے نجات حاصل کر لو"

ارشاد باری تعالیٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ ہم نے تمھیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تم ہماری جانب اکیلے اکیلے آؤ۔

Marfat.com

دعوت

ایک لحظہ میں مشکل کا حل ہونا

زندہ دل دعوت میں کامل اگر دعوت پڑھے تو قرآن مجید کی برکت سے ایک دم میں ہر مشکل حل کر دیتا ہے اور مہمات سرانجام ہوتی ہیں۔ زندہ قلب، زندہ دل اور دعوت میں مکمل شخص کو ابتدا میں الہام ہو جاتا ہے اور تمام مہمات اچھی طرح سے سرانجام ہوتی ہیں۔ صاحبِ آواز، وحدانیت واحد اور کل الکلید سے ایک لحظہ میں رُوح کلی کے سبب ہر مہم اور ہر مشکل حل ہو سکتی ہے اور ہر حقیقت کا وصال جمال حاصل ہو سکتا ہے۔ جذبِ دعوت اور قرب اللہ کی دعوت کے تصوّر سے مطلب و مقصد برآمد ہوتا ہے لیکن یہ تمام دعوتیں سراسر بُت خانہ ہیں اور ان کا عامل تیز اُڑنے والے پرندے کی مانند ہے۔ مطالب کا تیر زبان کی کمان سے نکلتے نشانے پر بیٹھتا ہے اور ارواح کے وسیلے کام کی قوت و توفیق حاصل ہو جاتی ہے اور تمام مطالب حاصل ہو جاتے ہیں لیکن یہ بھی کچھ نہیں۔ کامل اور عامل دعوت خواں وہی ہے جو قرب و توحید الٰہی سے

Marfat.com

توجہ، تصوّر، تصرّف، تفکّر اور اشتغال کے ساتھ وصال حاصل ہوا۔ اس قسم کا صاحب دعوت دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہے اور ہر وقت اُس کی آنکھوں کے سامنے حاضر رہتے ہیں۔ منتہی عامل کامل اہلِ دعوت قرب حضور سے آگاہ ہوتا ہے اور قربِ الٰہی سے قوت جمعیت اسے حاصل ہوتی ہے۔ دعوت سے ہر کام توجہ کے ساتھ آسان ہو سکتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے جب وہ توجہ کرتا ہے تو اُسے لب ہلانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ صرف عمل توجہ سے دعوت پڑھتا ہے۔ اگر کسی شخص کو دعوت کے پڑھنے، نقش و دائرہ پُر کرنے، موکل، جنونیت اور آسیب سے رجعت لاحق ہو تو اس کا علاج صرف اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے تصوّر سے دعوت پڑھتا ہے وہ اہل دیدار ہے، ناسوتی اہل مراد سے یہ کام نہیں ہو سکتا ہے

دل بیدار حق دیدار جوید
بہر سخنے زحق دیدار گوید

ترجمہ: زندہ دل اللہ کا دیدار تلاش کرتا ہے بات بات پر اللہ سے دیدار کی آرزو کرتا ہے۔

زندگی دل روا باشد گواہی
کشش از وے کشش بادل آگاہی

ترجمہ: دل کی زندگی کو اللہ کی گواہی کافی ہے اس کی طرف سے کشش دل آگاہ کی کشش ہے۔

دلم را باز شد از راز اللہ
خطے برکش بگردِ ماسوے اللہ

ترجمہ: میرے دل پر اللہ کے رازوں میں ایک منکشف ہوا اللہ کے سوا ہر چیز پر خطِ تنسیخ پھیر دے۔

کے از خود فنا شد آنچہ نام است
فنا فی اللہ تعالیٰ باتمام است

ترجمہ: جس کا نام ہے وہ خود بخود کب فنا ہوا جو فنا فی اللہ وہ تمام سے بلند ہے۔

Marfat.com

چو اخگر آتشے یک رنگ نام است
دلے گردے بخاکستر تمام است

ترجمہ: جیسے چنگاری آگ کے ایک رنگ کا نام ہے اگرچہ وہ اس میں مکمل خاکستر ہوگیا ہے۔

چناں حباب بر آبش نمودن
شود با آب در آبش ربودن

ترجمہ: جیسے کہ بلبلہ پانی پر ظاہر ہوا۔ وہ پانی میں جاکر پانی ہوجاتا ہے۔

جسم فی اللہ نور کردہ بحر وش
ذکر نورش نور زد در ہر درش

ترجمہ: جسم اللہ میں فنا ہوکر ہر طرح نور ہوگیا اس کا ذکر نور ہوا ہر طرف سے قید ہوگیا۔

منم بیدل کہ دل بامن نماندہ
کہ وردِ روز و شب دیدار خواندہ

ترجمہ: میں بے دل کہ دل میرے پاس نہ رہا کہ دن رات کے ورد میں دیدار ہی طلب کیا۔

بپرسیدم ز دل دیدار دیدہ
بگفت دیدہ دمے دیگر ندیدہ

ترجمہ: میں نے دل سے معلوم کیا کہ تونے دیدار دیکھا اس وقت اور کچھ نہ دیکھا۔

کسے بیند ز دل دیدار دایم
روا باشد کہ دل با رُوح قایم

ترجمہ: جو شخص دل سے ہمیشہ دیدار کرتا ہے تو اس کا دل روح کے ساتھ قائم ہوگیا۔

کہ نفسے شُد فنا با اقرب اللہ
دلم شُد رُوح روح غرق فی اللہ

ترجمہ: قرب خدا سے جس کا نفس فنا ہوگیا۔ یہ دل رُوح ہوگیا اور رُوح اللہ میں غرق ہوگیا۔

Marfat.com

دو عین یک نظر عینک نماید
حضوری معرفت از دل کشاید

ترجمہ: عینک سے دونوں ذاتیں ایک نظر آتی ہیں معرفت کی حضوری دل پر ظاہر ہوتی ہے۔

ازل تا ابد با دیدار بودم
ز ابد دیده با دیدار بودم

ترجمہ: ازل سے ابد تک میں دیدار میں تھا۔ ابد سے دیکھ رہا تھا دیدہ میں تھا ہیں۔

دو دیم یک گشته در یک روز بینم
ز حق منکر نیم هر روز بینم

ترجمہ: ایک دن میں نے دیکھا دونوں ایک ہو گئے ہیں اللہ کا منکر نہیں ہوں ہر دن دیکھتا ہوں۔

ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہو گا جو غیر سے قطع تعلق کر کے محو مشاہدہ حق ہو معرفت کی آنکھ کھلی ہو تو تمام نور راز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من کان فی ھٰذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ

"جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ عاقبت میں بھی اندھا ہی رہے گا"

پس معلوم ہوا کہ ہر ایک دعوت میں اس کے علم، اس کی اجازت۔ اور اس کی رد جابت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کیونکہ دعوت میں پانچ چابیاں ہیں جو حکم حضوری سے ہیں ان سے بے خبر ناقص اور اہل تقلید ہے، کوئی قفل ہو وہ ان کے ذریعے کھول سکتا ہے۔

دعوت کی پانچ چابیاں

پہلی چابی:۔ کلید فیض الفضل

دوسری چابی:۔ لوح محفوظ کے مطالعہ سے ازلی نصیبہ معلوم کرنا۔

Marfat.com

تیسری چابی :۔ نعم البدل۔
چوتھی چابی :۔ رجعت خطرات اور خلل کو دور کرنے والی۔
پانچویں چابی :۔ اس سے عامل ایک نگاہ ہی میں ہر ایک دعوت پڑھ سکتا ہے۔

ایک لاکھ تئیس ہزار رجعتوں کا حصول

یہ چابیوں کا گچھا توحید الٰہی کے حصول سے ہاتھ آتا ہے۔ دعوت کا پڑھنا اور موکل کو مسخر کرنا آسان کام نہیں۔ دعوت کے پڑھنے میں ایک لاکھ تئیس ہزار رجعتیں ہیں۔ بعض کے وجود میں علم و وظائف کے غلبات سے دیوانگی، فقر، ہلاکت اور بے اعتباری آ جاتی ہے۔ بعض کو انانیت کی رجعت لاحق ہوتی ہے۔ بعض کو رجوعات اور مسخرات خلق کی، لیکن کامل اور عامل مرشد صاحب دعوت وہ ہے جس کا طالب ہر مرتبے، ہر رجعت اور ہر مقام پر غالب ہو۔ دعوت کاملیت قرب دیدار۔ دل بیدار۔ رُوح نظارہ اور مشاہدۂ اسرار سے رواں ہوتی ہے۔ رجعت کے معنیٰ ہیں غیر حق کی طرف رجوع ہونا جو کہ باطل ہے ؎

دعوتے کامل بود کامل کرم
کامل شیر است با ادب و شرم

ترجمہ :۔ کامل کی دعوت مکمل کرم ہوتی ہے۔ کامل دودھ ہے باادب و باشرم ہے۔

ناقصے خونی بود خانہ خراب
بہر اللہ دعوتش خواندن ثواب

ترجمہ :۔ اگر غلط پڑھے گا تو خانہ خراب ہوگا اگر اللہ کے واسطے درست پڑھے گا تو ثواب ہوگا۔

بعض اہل دعوت کسی صاحب علم دعوت کی اجازت سے پڑھتے ہیں۔ سو اُن کو مبارک ہو۔ اگر عام شخص پڑھے تو انہیں لذت حیوانات ترک کرنی پڑتی ہے لیکن اگر

Marfat.com

عامل پڑھیں تو وہ پڑھتے بھی ہیں اور گوشت وغیرہ بھی کھاتے ہیں اور جو ملے وہ پہن بھی لیتے ہیں، ایسا شخص جس طرح چاہے پڑھے دعوت رواں ہو جاتی ہے، جو شخص دنیاوی مال یا دنیادار کی خاطر پڑھتا ہے، وہ احمق اور ناقص ہے اسے دعوت پڑھنے کا ٹھیک ٹھیک با توفیق طریقہ آتا ہی نہیں کیونکہ صاحب دعوت لا یحتاج ہوتا ہے، اسے کسی کی ضرورت نہیں ہوتی، اگر قہر سے قرآن مجید پڑھے تو کعبہ اور عرش اکبر کو ہلا دیتا ہے۔ اس اہل دعوت پر ہزار آفرین ہے، جو لوگوں کی تکالیف کو رفع کرتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں دیتا ۔

ہم عالم ہم کامل رہبر خدا
ہم عارف درویش بافقر ولقا

ترجمہ: میں عالم ہوں کامل ہوں رہبر خدا ہے میں عارف بھی ہوں فقر ولقا کا درویش ہوں۔

اَللّٰہ بس ماسوی اللہ ہوس

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَ زِیْنَتِ فَرْشِہٖ وَ مَالِکِ مُلْکِہٖ وَ قَاسِمِ رِزْقِہٖ وَمَظْہَرِ لُطْفِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَ اَوْلِیَآءِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

Marfat.com

تصانیف حضرت سلطان باھُوؒ

رئیس الدارین امیر الکونین اردو ترجمہ	فتاح العابدین مفتاح العارفین اردو ترجمہ
عین البقاء فضل اللقاء اردو ترجمہ	زین الفقر عین الفقر اردو ترجمہ
حب الابرار محبت الاسرار اردو ترجمہ	روح النظار قرب دیدار اردو ترجمہ
نصاب الشفاعت توفیق الہدایت اردو ترجمہ	خزینہ حیدری اسرار قادری اردو ترجمہ
سراج السالکین شمس العارفین اردو ترجمہ	سر اظہار عقل بیدار اردو ترجمہ

مترجم محمد شریف عارف نوری میروالی

Marfat.com